



اسلامی فتوحات کی عہدِ بہار سے تائید اٹلس فتوحاتِ اسلامیہ

معارفِ اسلامی نے خلافتِ عثمانیہ کے فروغ تک وسط ایشیائے مرکزی و اٹلس اور وسطِ یورپ تک

دارالاسلام
کتاب خانہ اسلامیہ، لاہور

تألیف: احمد عادل کمال
ترجمہ و اضافہ: عثمان فاروقی



اپنی تاریخ سے نا آشنا قومیں اپنے جغرافیے سے بھی نا آشنا و حیثیتی میں

خطاب بہ جوانان اسلام
علامہ اقبال

کبھی اسے لو جوں مسلم! حذر بھی کیا تو نے؟ وہ کیا گردوں تھا، تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا؟
 تجھے اُس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سردار
 تمدنِ آفریں، خلاقِ آئینِ جہاں داری وہ صحرائے عرب، یعنی شہزادوں کا گہوارا
 ماںِ الفتورِ فکری کا رہا شانِ امارت میں بہ آب و رنگ و خال و خط چہ حاجتِ رُکے زیبارا
 گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے کہ شمع کو گدھا کے ڈر سے بے بیش کا نہ تھا پارا
 غرض میں کیا کہوں تھ سے کہ وہ صحرائیں کیا تھے جہاں گیر، جہاں دار و جہاں بان و جہاں آرا
 اگر چاہوں تو ہنسی کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں مگر تیرے عقلی سے فزوں تر ہے وہ نظارا
 تجھے آیاء سے اپنے کوئی نسبت نہ نہیں سکتی کہ تو گفتار، وہ کردار، تو ثابت، وہ سیارا
 گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراثِ پاکِ قبی نہیں دینا کے آئینِ مسلم سے کوئی چارا
 مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیارا
 (بالک دہا)





اسلامی فتوحات کی عہد بہ عہد سہری تاریخ

اسلامی فتوحات اسلامیہ

خلافتِ صدیقی سے خلافتِ عثمانیہ کے درمیان طویل تاریخ سے مکمل اسلام اور وسطی و پس منظر

■ 150 تصاویر اور نقشے ■ تاریخی مقامات کی 300 تصاویر ■ گورنرہات سے آراء

ترجمہ و اشعار: شمس قاری

دارالسلام



کتاب خانہ کی طرف سے شائع کیا گیا


 وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه
 جمهوری اسلامی ایران

4021659: فیکس 00966 1 4043432-4033962: فون 11416: سوری عرب: فون 22743: الفیکس: 4021659
E-mail: darussalam@awnline.net.sa • Riyadh@dar-us-salam.com
Website: www.darussalam.com

00971 6 5632623 • امریکہ • مریضی ڈی. 713 7220419 • نیویڈیڈ • 716 6255925 001

تلفون: 0044 208 539 4889 آملر بلبلر: 0061 2 9758 4040

پاکستان (ہیدالین و فنککری شوزوم) 36 نورال، میکروزیٹ شاپ، لاہور

7354072: 0092 42 7240024-7232400-7111023-7110081
7320703: 7120054 0322 8484569-0321 4212174
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

گماچی طارق دؤدو القائل فری پورٹ شاپنگ مال، فون: 4393936، 21 0092 فیکس: 4393937
اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون: 2281513، 51 0092 ایم ایف: 5370378، 0321

٣١٢٨ مكية دارالسلام: ١١٢٨ م
قصة مكية السالك هذه الوعية أثناء السفر

كشمال، احمد عادل

ص: ٢٩٩ مثاق ١٧٠٢٩ سم

١. الفتوحات الإسلامية ٢. التاريخ الإسلامي أ. المنوال

١٤٣٨/١٢٠٢ هـ
١٤٣٨/١٢٠٢ هـ

ردمك: ٢-٤-١١٩٨-٩٩٨



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو کلمات میرا جان بہت نرم کرنے والا ہے

انتساب

ہر اس مسلمان مرد اور عورت کے نام جو اس پر فتنہ دور میں، دنیا کے کسی بھی خطے میں، اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی سر بلندی اور امت مسلمہ کی ”نشاۃ ثانیہ“ اور عظمت رفیعہ کی بحالی کا عظیم الشان فریضہ سر انجام دے رہا ہے۔

مضامین

مضامین کتاب

23	مضامین کتاب
31	مضامین کتاب
39	مضامین کتاب
43	مضامین کتاب
48	مضامین کتاب
49	مضامین کتاب
50	مضامین کتاب
52	مضامین کتاب
52	مضامین کتاب
53	مضامین کتاب
54	مضامین کتاب
55	مضامین کتاب
56	مضامین کتاب
57	مضامین کتاب
58	مضامین کتاب
59	مضامین کتاب
60	مضامین کتاب
61	مضامین کتاب

مضامین کتاب

1. عرب کی مہجور دیہاتیں

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

مضامین کتاب

62	عالم سوم	تقسیم	معلومات اضافی
63	جزیرہ نما کے عرب:		
64	جزیرہ نما کے شمالی اقلیتیں		
65	1 جزیرہ نما کے عرب		
66	2 جزیرہ نما کے عرب		
67	3 جزیرہ نما کے عرب		
68	4 جزیرہ نما کے عرب		
69	5 جزیرہ نما کے عرب		
70	6 جزیرہ نما کے عرب		
71	7 جزیرہ نما کے عرب		
72	8 جزیرہ نما کے عرب		
73	9 جزیرہ نما کے عرب		
74	10 جزیرہ نما کے عرب		
75	11 جزیرہ نما کے عرب		
76	12 جزیرہ نما کے عرب		
77	13 جزیرہ نما کے عرب		
78	14 جزیرہ نما کے عرب		
79	15 جزیرہ نما کے عرب		
80	16 جزیرہ نما کے عرب		
81	17 جزیرہ نما کے عرب		
82	18 جزیرہ نما کے عرب		
83	19 جزیرہ نما کے عرب		

صفحہ	عنوان اسناد حوالہ	توضیح	عنوان اسناد کتاب
84		<u>14</u> شہداء و شہداء	
		<u>15</u> سرسریہ و شہداء	
85	» اُرشاب	<u>16</u> معرکہ شہداء	جنگ شہداء
			نئی و اُرشاب کے معرکے
86		<u>17</u> گی اور اُرشاب کے معرکے	معرکہ اُرشاب
			نادر میں دلیہ کا اُرشاب سے شام پہنچنا
67		<u>18</u> خاندان اُرشاب سے شام تک سفر	
88			2 خاندان دلیہ کا اُرشاب سے اُرشاب کے اُرشاب پہنچنا
89	» جیہانگیر	<u>19</u> عراق میں خاندان کے معرکے	
90	» اہم چوہان سرحد میں اُرشاب		3 معرکہ جیہان
91		<u>20</u> جنگ جیہان	
92		<u>21</u> معرکہ جیہان (2 اور 1)	
93	» اُرشاب » جنگ جیہان	<u>22</u> معرکہ جیہان (3)	4 معرکہ جیہان
94		<u>23</u> معرکہ جیہان (4)	
95		<u>24</u> معرکہ جیہان (6)	
96		<u>25</u> معرکہ جیہان (6)	
97		<u>26</u> سولہ خاندان اُرشاب کی جنگ	
98	» سواد	<u>27</u> سولہ خاندان اُرشاب کی دعا	
99	» کربلا » صلح » شہداء		معرکہ جیہان کے اُرشاب و اُرشاب
100	» جیہان		
101		<u>28</u> اُرشاب کی جنگ میں اُرشاب اور اُرشاب	
		عراق اور اُرشاب (خلافت راشدہ میں)	
102		<u>29</u> جیہان کے اُرشاب کے اُرشاب	
103		<u>30</u> اُرشاب کی جیہان کے اُرشاب	
104		<u>31</u> صلح جیہان کے اُرشاب کے اُرشاب	
105			دلیہ دوم
105	» اُرشاب		کا دلیہ اور اُرشاب کے اُرشاب کے اُرشاب
106		<u>33</u> کربلا	1 جنگ کربلا
			اسلامی لشکر کا دلیہ میں شامل اُرشاب کے اُرشاب
			اسلامی لشکر کا دلیہ میں شامل اُرشاب کے اُرشاب
107	» شہداء » شہداء » شہداء	<u>34</u> معرکہ جیہان کے اُرشاب کے اُرشاب	

صفحہ	عنوان کتاب	تفصیل	عنوان کتاب
108	عنوان کتاب	35۔ فقہ رحمہ اللہ کی 9 ویں آہ	اسلامی اقلیت کا وسیع سے اہل اہل کے لحاظ
109		36۔ میدان 15۔ سید کریم 37۔ چاند ہادیانی ہجوم	
110		38۔ احمد انیل کے قلم میں	پسوانہ آراء
111		39۔ مبین کا جامعہ مسئلہ 40۔ ایم اے اے	
112		41۔ ایم اے اے 42۔ ایم اے اے	
113		43۔ چاند کے قلم 44۔ چاند کے قلم	
114		45۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	دوران آراء
115		46۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	نمبروں کے قلم
116		47۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
117		48۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
118		49۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
119		50۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
120		51۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
121		52۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
122		53۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
123		54۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
125		55۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
126		56۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
127		57۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
128		58۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
129		59۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
130		60۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم
131		61۔ چاند کے قلم اور چاند کے قلم	چاند کے قلم اور چاند کے قلم

صفحہ نمبر	عنوان کتاب	نقشہ	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
132	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
133	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
134	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
135	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
136	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
138	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
138	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
139	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
140	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
141	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
142	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
143	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
144	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
145	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
147	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
148	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
149	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
150	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
151	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
152	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
153	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر
154	2	عنوان کتاب	عنوان کتاب	صفحہ نمبر

صفحہ	موضوعات کتاب	نقشہ	موضوعات کتاب
155	» شرابان	54	آرمینیا اور آذربائیجان کی کتابیات
156	» چارچٹا		
157	» جمیل دامن » بکھرے کاسود		
159	» ماوراء النہر » کردستان » باغوز		6
	» ترمین		
	» زرخ زادہ خواف۔ اسطوئین، ارمینیا اور اوشیر		
160	» چگون » زرخ » ہست		
	» کابل » بکیر		
161	» بخارا » مقد		
	» سرکرد		
162	» کاش » طبرستان (کتابستان)		
	» پیچیس » اٹل		
163	» غرورہ (کتاب) » طالقان » نصف		
164	» شاش » فرغانہ » بکیر		
	» کاشان » کاشغر		
166			
166			
168		85	شام و لبنان (جدید)
169		86	اردن و فلسطین (جدید)
170	» اردن » حمص » بقاء		2
171	» دمشق		
172	» لبنان » جبیل » بیروت		
	» اسکندریہ		
173	» بحیرہ کرم » اقطاعیہ » دریائے نیل		
	» عکا » حیفا		
174	» دریائے اردن » بحیرہ مردار » بلرہ		
175	» فرود کوزہ	87	جنگ مژد
176		88	عرب و اردن کی کتابیات
177	» فلسطین، اعلیٰ و کم زمین		
178			
179	» شام » اقلیہ و کثرت کے آئینے میں		
180	» اقلیہ » فلسطین (اقبلیہ) » دست برد		

صفحہ	موضوعات کتاب	نقشہ	موضوعات کتاب
181	» بحیرہ قدیم		
182	» اُچڑا زین » باقلا (کلیا بیب)		فتح شام کے واقعات
183		» مسلمانوں کی شام پر فکرتی	
184		» اسلامی مسلمانوں کے عداوتیں	
185	» شرح المکر » نیربان		
186	» نہ تر (پاکیرا) » خردان » جہنم		
187	» طرہ (مانات) »		
188	» ملب » تول » درعا (اورعات) »		ماریوں کی سب سے بڑی لغات
189	» پکس » حسنس » دیاؤب »		
	» صیاد »		
	» فرق » خلیل » منڈیلچ (ماسرو) »		
	» لذ » ہنس » گلووس »		
	» جہنم جہنم » رنج »		
190	» بہت لمبوں میں صہاقت کی نثر » پتھرین		
192		» 21. شام کی جنگوں سے پہلے اسلامی فتح کی کارروائیوں	
193	» صفر		3. مصر، ایتھوپیا
194		» 22. مصر کا ایتھوپیا (1)	
195		» 23. مصر کا ایتھوپیا (2)	
196		» 24. مصر کا ایتھوپیا (3)	
197		» 25. مصر کا مشرق	
198		» 26. اسلامی مسلمانوں کی فتح کی طرف سے فتح	
199	» چاند تھری		4. مصر کی فتح ویتان
200		» 27. رومیوں کی ویتان آہ	
201		» مصر کی فتح ویتان (1 اور 2)	
202		» مصر کی فتح ویتان (3 اور 4)	
203		» مصر کی فتح ویتان (5 اور 6)	
204		» مصر کی فتح ویتان (7)	
205		» 85. فتح کے وقت ویتان اور اس کے رہائے	
206		» 86. ویتان کا مصر اور فتح	
207			5. مصر کی رومیوں
208		» 87. مصر کی رومیوں کی فتح ویتان	

صفحہ	عنوانات کتاب	تقریب	عنوانات حواشی
209		96 معرکہ یرموک (2)	
210	خاندان عباسی کی بانی کا دستِ مہم		
211		96-99 معرکہ یرموک (3 اور 4)	
213		92-94 معرکہ یرموک (5 اور 6)	
214	جنگ یرموک کی خصوصیات	93 معرکہ یرموک (7)	» نظریہ کاسٹو » نظریہ قلبِ پارست
215		94 فلسطین سے دہائیوں کا مسئلہ 95 لبنان کی قومیت	
216	باب ششم:		
	فتح مصر		
216	1 نبی (ع) کا نام نہ ماریٹ خاں (عقرب) (شاہ مصر)	96 مصر اور دوسرے ممالک (پہلے)	
218			
219	2 مصر پر عربی حملے		» یکویں ہمارا گن، خاں بہ امر عبدون، بخت نصر چاکر کو سحر لائی، عجمی پادشہ سے دور و مکمل اسیر لائی
221			» مصر پر پہلی حملے
222		97 فلسطین سے مصر پر غارت	
223	3 ماریٹ خاں کی اسلام کی سرور دہائی		» وہابیہ کی دین اور عربی
224			» مصر کی طرف سے فتح شدہ کی کا تیرے کچھ دھند
225			» قریا » قیروہ
226			» ام زینب » شہر » پاپا ہون
227			» شہر » دہلی » اہرام
228			» اہلیہ » نوسا
229		98 پاپا ہون سے ماریٹ خاں تک	
230	4 بخت نصر کی شہر (پاپا ہون)	99 معرکہ یرموک (8)	» مصر کی شہر
231		100-101 معرکہ یرموک (9 اور 10) 102 قسطنطین	» روضہ
232	5 قسطنطین پاپا ہون		» ڈیڑھا » خیرا
233			» عربیہ ان میں سے کچھ کلم » خیرہ
234	6 قسطنطین		
235			» قسطن » 5 » پاپا
236		103 قسطنطین اور دوسرے ممالک	
237		104 اسکندریہ کی طرف سے فتح شدہ کی اور اہل ان کی فتح	
238		105 اسکندریہ (شہر) 106 اسکندریہ کی فتح	

صفحہ	عنوانات حوالہ	نوع	عنوانات کتاب
239	» دکنور » دمسس		7 فتح اسکندر
240	» قسطنطنیہ » شیخ میرالمومنین		
242		107 لیبیا (ج ۱)	
243			باب اول فوجیات اسلامیکا دور امر صلیب (۱۰ویں صدی اسلامی دور)
244	» یروشلم » فلان » زولج		1 نوب (لیبیا) اور صرب لیبی فوجیات کا طرارت
245	» طرابلس مغرب	108 یروشلم اور طرابلس کی فوجیات	2 طرابلس
246	» بمرت » صیرات » دذیان	109 طرابلس، ایجوڈا اور مراکش کی فوجیات	3 طرابلس، ایجوڈا اور مراکش کی فوجیات
247			
248	» مشحہ » شہلاہ » توج		
249	» قیروان، صلیب، رسول کا آوارہ رہنما		
250	» کزارست » قلعہ جندہ لار طاق		
251	» مراکش » العرب	110 طرابلس کی فوجیات	
252	» جگہ تودا	111 ایجوڈا اور مراکش کی فوجیات	
253	» مرقی بن سیر	112 مراکش کی فوجیات	
254			باب ۱۱۵ اندرس (انگلیز) کی فوجیات
254	» انکین » سہد		1 فوج اندرس، بائیس، سیر
	» گنجلند » علیہ ایلیہ کا خط		فوج اندرس، سیر کا آیت جو کین کا کردار
255			
256	» شیلیا، طاق (جزیرہ)		2 طاق، سیر، زراکی، طاق
257		113 وادی، کین، کین	
258	» جزیرہ، انظر، اہ		
259	» قریط، اسلامی اندرس کا سیر، ایو، سلطانوں کے قودو		
260	» وادی، کین، کین، کین		
261	» بیت، سیر، کین، اور طاق کا ایمان، لرو، کین		وادی، کین، کین، کین
	» مہوان، کین		
262	» انجیل، کین		
263	» باخ، وادی، کین، کین، کین		

[illegible]

389	صلی	تقدیر	عقوبات کا سب
390	موتوبات اور آفات		
391	میتھ: ہر ایک کی تفسیر کا مجموعہ		اصول کے بارے میں حاکم
392	موتور		
393	موتور (یا) موتور		موتور (یا) موتور
394	موتور = موتور = موتور (یا) موتور		موتور (یا) موتور
395	موتور		
396	موتور	121	موتور (یا) موتور
397	موتور		
398	موتور		
399	موتور		
400	موتور		
401	موتور		
402	موتور		
403	موتور		
404	موتور		
405	موتور		
406	موتور		
407	موتور		
408	موتور		
409	موتور		
410	موتور		
411	موتور		
412	موتور		

صفحہ	عنوانات حوالہ	انتیضہ	عنوانات کتاب
313		126 سلطنت عثمانیہ کی وسعت	
314		127 یورپ (جدید)	
315	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		3 ندرتانی نو حاکم کا سلسلہ جاری رکھتا ہے
316	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ	128 سلطنت عثمانیہ اور اولیٰ کے بعد میں	
317	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		4 سلطان مراد اول کی تخت حاکم
318	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
319		129 عثمانیہ اور زنگیہ (جدید)	
320	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
321	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
322	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
323	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
324	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
325	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		5 باغچہ اولیٰ (جدید) کی تخت حاکم
326	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
327		130 سلطنت عثمانیہ اور زنگیہ کے وقت	
328			بابہ خود
328	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		سلطنت عثمانیہ اور زنگیہ کی تخت حاکم
329		131 عثمانیہ سلطنت اور زنگیہ میں	1 سلطان زنگیہ کی تخت حاکم
330	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		شیخ عبداللہ اور زنگیہ کی تخت حاکم کے باقیوں اس کا نتیجہ
331		132 عثمانیہ سلطنت اور زنگیہ کی تخت حاکم کے وقت	
332	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		2 سلطان مراد اول کی تخت حاکم
333	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
334	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		
335	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		عثمانیہ کی تخت حاکم کے وقت کے لیے یہ ہے کہ
336	» قسطنطنیہ » قسطنطنیہ » قسطنطنیہ		دوسری تخت حاکم

صفحہ	عنوانات کتاب	نقشہ	عنوانات حوالہ
337		133	الہامیہ (ج ۱)
338			
338	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح
339	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح	134	قسطنطین اور قسطنطنیہ
340	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
341	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح	135	قسطنطین اور قسطنطنیہ
342	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
343	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
344	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
345	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
346	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
348	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
350	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
351	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
352	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
353	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
354	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح	136	قسطنطین اور قسطنطنیہ
355	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
356	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
357	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
358	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
359	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
360	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		
361	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح	137	قسطنطین اور قسطنطنیہ
362	۱۔ قسطنطنیہ کی فتح ۲۔ قسطنطنیہ کی فتح		

صفحہ	تقریب	عنوانات و مآخذ
363		== سلاویجا == ایسٹریا == کروشیا
364		== لیچنٹو == ڈراڈو
364		
365	1338	سلطنت عثمانیہ سلیم اول کی تخت نشینی کے وقت
366		== شہر یز == مغربی سلطنت
367	1339	ایشیا 1520ء میں
368		== پالادریاں == فارس
369		== مریتہ واقع ==
370		== صلیبیہ ==
371		== طلائعہ کی مجموعی تعداد ==
372	1440	سلطنت عثمانیہ سلیم اول کی وفات کے وقت
373		== عثمانی فوج کی تعداد ==
374		== عباسیہ روضہ == شہر فارس کی درباری دست
375		== جنگہ موہن == چارس بھیم
376		== افسر == یڈا
377	1441	برصغیر سلیمان اعظم کی وفات کے وقت
378	1442	مرد و طاقت کے بعد میں اناطولیہ کی ولایت
379		== الجزائر == یاز و سار اور بیانیہ مسلمان
380		== اترانز == کیردوان پاشا == چارس میں سکن
381	1443	برصغیر افریقہ 1506ء میں
382	1444	پارسیہ سما کی گریہ مہمات
383		== قرمانان و قرمانان == صادر و صان
384	1445	عثمانی سلطنت سلیم ثانی کے عہد میں
385		== قرمانیہ عثمانیہ کی تعمیر و ترقی ==
386		== گراڈکی == چارون و اناطولیہ کے وسط
		== ہیک == ترک

عنوانات کتاب

فتح سلطان و کروشیا

باب چہارم:

سلطنت عثمانیہ و روم

1 سلطان سلیم اول اور لوغات شرقیہ

1338 سلطنت عثمانیہ سلیم اول کی تخت نشینی کے وقت

1339 ایشیا 1520ء میں

سلطان سلیم اور عثمانیہ کی اتحادی

(مصر میں روم و ایران)

2 تمام افسر اور روم و عثمانیہ کی جس افسر

چار و کر عثمانیہ میں جس افسر

3 سلطان سلیم اول اور اس کی وفات

فتح سلطان

روضہ اور فوج کی فتح

فتح سوارس کے بعد کی عثمانیہ مہمات

1441 برصغیر سلیمان اعظم کی وفات کے وقت

1442 مرد و طاقت کے بعد میں اناطولیہ کی ولایت

4 عرب و اناطولیہ اور الجزائر و یاز و سار کی گریہ مہمات

5 سلطان سلیم ثانی کی وفات

فتح فارس

فتح سکن

صفحہ	تاریخ	عنوانات کتاب
387	۱۱۳۱ھ = ۱۷۱۸ء	سلطان مراد اول کی فتوحات
388	۱۴۸۹ء	سلطنت قاآن شاہی قلعہ دارا کی فتح
389	۱۴۸۷ء	دولت عثمانی کی ترقی اور مشرقی افراط
390	۱۴۸۷ء	تیمور لنگ
391	۱۴۸۸ء	۱۴۸۸ء
392	۱۴۸۹ء	۱۴۸۹ء
393	۱۴۹۰ء	۱۴۹۰ء
394	۱۴۹۱ء	۱۴۹۱ء
395	۱۴۹۲ء	۱۴۹۲ء
396	۱۴۹۳ء	۱۴۹۳ء
400	۱۴۹۴ء	۱۴۹۴ء
401	۱۴۹۵ء	۱۴۹۵ء
414	۱۴۹۶ء	۱۴۹۶ء
420	۱۴۹۷ء	۱۴۹۷ء
421	۱۴۹۸ء	۱۴۹۸ء
422	۱۴۹۹ء	۱۴۹۹ء
424	۱۵۰۰ء	۱۵۰۰ء
426	۱۵۰۱ء	۱۵۰۱ء
428	۱۵۰۲ء	۱۵۰۲ء
430	۱۵۰۳ء	۱۵۰۳ء
436	۱۵۰۴ء	۱۵۰۴ء

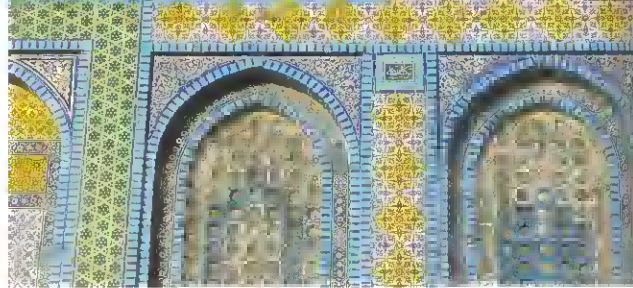
صفحہ	مواضع و اشارے	تفصیل	مواضع کتاب
438			خبر مرانی کی فوجیات کے بعد
440	■ غنیمت		مہر و کرم کا نام
441			زنگی کے چہرہ کی لاج
			طیارہ اور مقامات اعلیٰ
442	■ واقعہ (یا فوج)		جنگل اور دور دورہ میدان
444	■ اسکا دور میں دہلیوں کی طاقت اور ان کی آبادی		خبر مرانی کے چہرہ کی لاج
			دہلی خانی کے حضور میں
446			مہر و کرم کا نام
450			طیارہ اور مقامات اعلیٰ
456			مہر و کرم کا نام
459	■ مہر و کرم اور دہلی	181 مہر و کرم کی فوجیات	
461			باب دوم
			خبر مرانی کے بعد (مہر و کرم کی لاج)
			مہر و کرم کا نام
462			مہر و کرم کا نام
			مہر و کرم کا نام
463			مہر و کرم کا نام
464			مہر و کرم کا نام
465	■ افغانیوں کے دور میں		مہر و کرم کا نام
			مہر و کرم کا نام
466			مہر و کرم کا نام
468			مہر و کرم کا نام
469			مہر و کرم کا نام
471	■ خیر و خیر		مہر و کرم کا نام
472			مہر و کرم کا نام
473			مہر و کرم کا نام

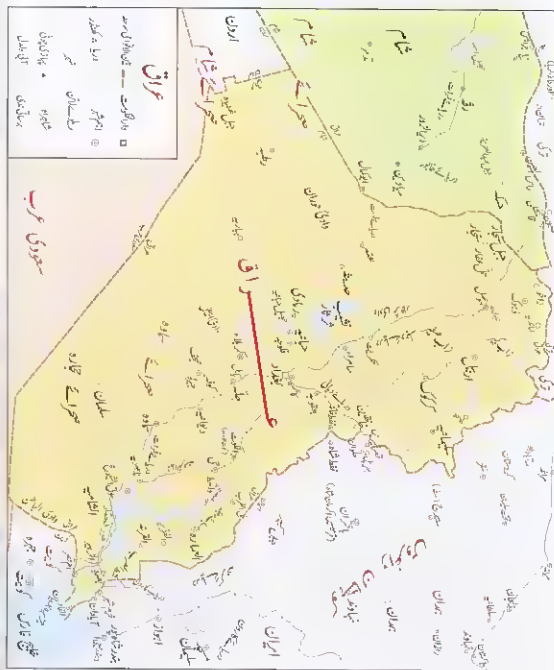
صفحہ	عنوانات حواشی	تقریب	عنوانات کتاب
474	■ کرنگوئی کا فنر		انٹرویو بے خبری
475	■ اپرلختی سلطنت		نظروں کی پادشاہی، اہل طہرہ اسلام کی چٹنگی
477			برٹس رائل
478	■ فیصلہ کر سکتی		فیصلہ مردم کی کال پگھلائی گئی
479			ظاہرین، مصر پر ایرانی قبضہ
480			سرکاری کا فورہ اور برٹس کی جال
481			برٹس ایرانی دارالحکومت میں
482			اسلامی فوجی طاقت اور روس کی ہتھیائی
			برٹس اور اس کی اواز دکان احیاء
			پچھلی سٹیٹس بکس کا قاتل
			ہرگز کی کورائی، ڈاکو
	■ سائنس پسند		سائنس
			سائنس پر رشتہ کی کورس
			سائنس پر رشتہ کی کورس
483	■ نیٹو		سائنس پر رشتہ کی کورس
484	■ سائنس پر رشتہ کی کورس		سائنس پر رشتہ کی کورس
485			سائنس پر رشتہ کی کورس
487			سائنس پر رشتہ کی کورس
488	■ عربی سائنس		سائنس پر رشتہ کی کورس
489			سائنس پر رشتہ کی کورس
490			سائنس پر رشتہ کی کورس

حصہ دوم

عہد صدیقی سے عہد فاروقی و عثمانی تک

- باب اول فتوحات کا پہلا مرحلہ (خلافت راشدہ)
- باب دوم کادس اور مدائن کے قبیلہ کن مصر کے
- باب سوم مسلمان بادشاہان میں داخل ہوتے ہیں
- باب چہارم فتوحات کا دائرہ پھیلتا ہے
- باب پنجم شام و فلسطین کی فتح
- باب ششم فتح مصر





نقو حات کا پہلا مرحلہ (خلافت راشدہ)

۱

عراق پر ابتدائی حملے

عراق کا طبعی جغرافیہ

عراق کو اپنے وقوع کی بنا پر تہذیبی اور سرکاری لحاظ سے بڑی اہمیت حاصل تھی اور یہ ایشیا، یورپ اور افریقہ کے مابین پل کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ بڑا عظیم ایشیا اور افریقہ کے ان ممالک میں شامل ہے جو بحر ہند اور بحیرہ روم کے درمیان واقع ہیں۔

عراق ایک کینٹینی میدان ہے جو مشرق میں چپالہ کاس (ذخروں)، شمال میں آرمینیا و آذربائیجان کے پہاڑوں، مغرب میں صحرائے ماہود اور جنوب میں نجد و عروص اور خلیج کے مابین گھرا ہوا ہے۔ یہ ملک دو تاریخی دریا کی دلدرا فراغت کی دایروں پر مشتمل ہے اور یہی دو دریا اس کی سرسبز و شادابی اور زرخیزی کا باعث ہیں۔ دریائے دجلہ^۱ ترکی کی جنوب مشرقی سطح مرتفع سے نکلتا ہے۔ اس میں کئی غلیاں آکر ملتی ہیں۔

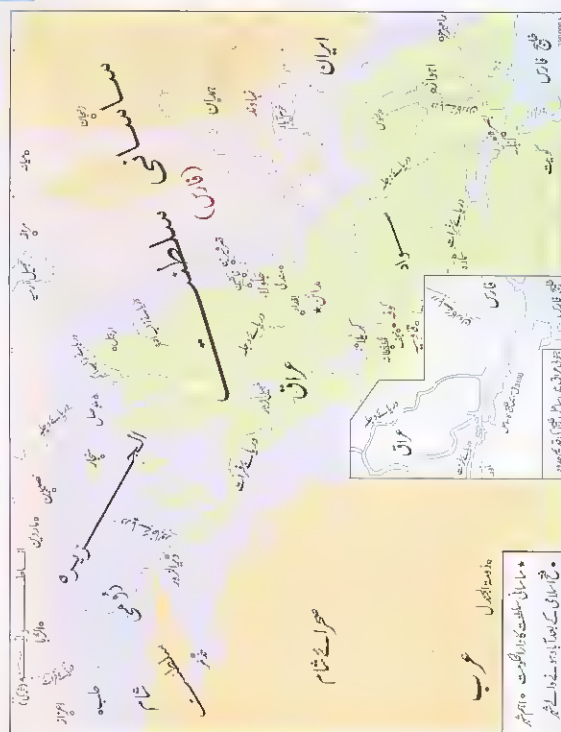
دریائے فرات^۲ شمال مشرقی ترکی کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ اس میں سے بعض شاخیں نکل کر دریائے دجلہ میں گرتی ہیں حتیٰ کہ دجلہ اور فرات دونوں مل کر شط العرب بناتے ہیں^۳۔ خلیج فارس میں جا گرتا ہے۔ (مذکورہ شاخیں تک پہنچا اسکے قسط نمبر 20 اور 26 میں دیکھیے)

۱ دریائے دجلہ: دجلہ مشرقی ترکی کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب مشرق میں شط العرب کی طرف بہتا ہے۔ دجلہ کے معاون دریا اب کیبڑا ب صحیر اور دجلہ ہیں۔ نومیل، بخت، سامراء اور بغداد کے تاریخی شہر اور سامانی دارالحکومت۔ آئن کے کاراسی دریا کے کنارے واقع ہیں۔ انچھنی الاطام کے مطابق مدائن ان جوں سلطان پاک کھاتا ہے۔

۲ دریائے فرات: یہ ترکی سے جنوب کی طرف بہتا ہوا شام میں داخل ہوتا ہے۔ شمال مشرقی شام میں سے گزر کر فرات جنوب مشرق کا رخ کرتا ہے۔ شام کا تاریخی شہر دس کے کنارے آیا ہے۔ مابکمال کے مقام سے فرات عراق کی سرزمین میں بہتا ہے۔ حدیث و روایت کے مطابق قحط، دجلہ و حجاب اور تاسرہ کے شہر اور باقی کے مکمل فرات کے کنارے واقع ہیں۔ اگرچہ ان کو نہ دریائے فرات کی طرہی شام کے مغرب میں آیا ہے۔ فرات کے مقام پر دجلہ اور فرات مل کر شط العرب بناتے ہیں۔ بھرو کا تاریخی شہر شط العرب ہی کے کنارے آیا ہے۔ بھرو سے آگے ایمان سے آگے والا دریا کے کاوان شط العرب میں آتا ہے، چارسط العرب کا باقی قحط عربی (خلیج فارس) میں جا گرتا ہے۔ بھرو کے تھوڑا جنوب میں ماضی کا شہر ابلہ ہے۔ جبکہ فرات کے باقی کنارے پر آگے تاسرہ کے باقی و دریا پار لڑیم تا دینی شہر "از" اور "کے مکمل" ہیں جو ان طرہی بھیر کھاتا ہے۔

۳ دریائے فرات سے تین شاخیں جنوب مشرق کی سمت بہتی ہوئی دریائے دجلہ میں جا گرتی ہیں۔ ان کے نام بھرا ملک، بھیر گئی اور بھرا مل ہیں۔ بھیر گئی کے کنارے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے پیدائش مانی جاتی ہے۔







دریائے فرات کے کنارے گھوڑوں کا پاش

دریائے فرات کے کنارے گھوڑوں کا پاش

دریائے فرات جنوب میں دو شاخوں میں بٹ جاتا ہے۔^۱ مغربی بڑا دریا ماراجیرہ (موجودہ نجف) کے پاس سے بہتا ہے۔ فرات اور درجلہ دونوں کے دھاراں سے کئی دھاراں ریزہ میں آئی ہیں جو اس سرزمین کے ایک بڑے حصے پر پھیلی ہوئی ہیں۔ سب سے بڑی دھاری بچاس میل چوڑی اور دو سو میل لمبی ہے۔ یہاں سلطنت سامانیہ کے عہد اور عربوں کی دلدل نما جھیلیں بن گئی تھیں۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جنگ قادسیہ کا عملی اثر جان کر سنے ہوئے حضرت عمر بن خطابؓ کو جو خط لکھا اس میں ان دھاریں اور جھیلوں کا ذکر کیا ہے۔ (تکثیف: 4)

فتح عراق کے لیے خلیفہ اول ابو بکر صدیقؓ نے جنگوں کے اقدامات

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دریائے فرات کے مغرب میں دو لشکر بھیجنے کی منصوبہ بندی کی تھی۔ پہلا لشکر ہیراہ سے خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں لکھنؤ کی طرف بھیجا گیا جو شیعہ العرب کے کنارے آباد تھا۔ وہاں سے انھیں ہیرہ کا رخ کرنا تھا۔ دوسرا لشکر عیاض بن غنمؓ کی سپہ سالاری میں عراق سے بھیجا گیا جو بایج اور حجاز کے مابین واقع تھا۔ اس لشکر کی منزلت صحرا (عراق) تھا اور انھیں پہلے دوسرا ابجد ل اور ہجر ہیرہ پہنچنا تھا۔ ان میں سے جو پہلے ہیرہ پہنچا، اسی کو متحدہ لشکر کا سربراہ ہونا تھا۔ پھر ان میں سے ایک کو ہیرہ کو مرکز بنا کر دوسرا اور دوسرے کو مدائن کا رخ کرنا تھا۔ خالدؓ جنگوں نے 78 ہزار کے لشکر کے ساتھ یلغار کی اور چالیس دنوں کے اندر وحر و فتح کر لیا۔ اور عیاضؓ نے جنگوں دوسرا ابجد ل میں ٹھہرے رہے تھے کہ خالدؓ وہاں پہنچ گئے اور اس کی فتح مکمل میں آئی۔ (تکثیف: 7)

۱ فرات سیب ہیرہ کے مغرب دو شاخوں میں بٹتا ہے۔ شرقی شاخ "نہر الفلج" یاں اور بیلہ کے نزدیک سے بہتی ہے اور زمیہ کے جنوب میں بہے دھارے سے چلتی ہے۔ سبب عراق میں پہلی فرات پر واقع ہے اور صوبہ یاں کا دار الحکومت ہے۔ (المستند فی الاعلام: 633، فصل البیت والطریش الہیب)

۲ آنبلہ: رچرٹر دریائے دجلہ (شع العرب) کے کنارے نصرہ غفری سے جنگ کی جانب اڑتے ہیں۔ کربلا کے دو دنوں میں ایک فوجی چوکی تھا جہاں پہ سالار رافضی ہمارے ساتھ مقیم تھا۔ آنبلہ کے مقامی گجراتی زہری باقری کے ہیں۔ (معجم البلدان: 774)



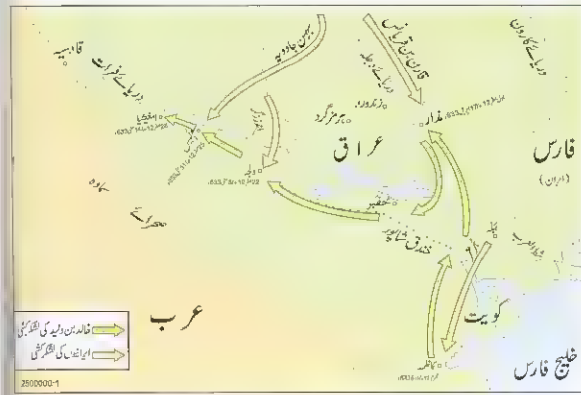
نقشہ 7

خالد بن ولیدؓ اور عیاض بن غنمؓ کے لشکروں کی عراق پر یلغار

خالد بن ولیدؓ کا جنوبی عراق پر حملہ
خالدؓ نے مقدمہ پیش پر، یمن میں عارضہ نیکیا کی اطلاع کو سامہ لیا تھا۔ یمن پر عاصم بن عمر، حبشی قبیلہ اور مصر پر ہدی بن حاتم طائی کا اقتدار تھا۔ خالد بن ولیدؓ نے حیرہ قبیلہ سے چھپے ہوئے چھپنے سے پہلے باغی معرکہ کر کے:

- ① ذات السلاسل (محرم ۱۲ھ / مارچ اپریل 633ء)
- یہ جنگ کا نام ۱ کے مقام پر لڑی گئی اور ہجری کی قیادت میں ایرانیوں نے شکست کھائی۔ ہر حضرت خالدؓ کے ہاتھوں شہداء ہوئے، شاید فارس کی دیر (پھر شہر ہے) نے اس کی مدد کے لیے ایک لشکر بھیجا تھا مگر وہ لشکر اسی مذہبی ہنگامہ پر تھا کہ اسے ذات السلاسل کی شکست کی خبر مل گئی۔
- ② ذار (مارچ ۱۲ھ / ۱۲۷ اپریل 633ء)
- اس جنگ میں ایرانی سپہ سالار ران بن قریاش تھا۔ خالدؓ نے اسے لڑ کر دیا اور ایرانیوں کو شکست دلائی۔ ایرانی فوج کے 30 ہزار سپاہی میدان جنگ میں گھٹے رہے۔

۱ کا نالہ: یہ قہر بحرین سے لے کر ہمسایہ سندھ پر آتا ہے اور پھر وہاں سے وسطی علاقے (مصر، شام، لبنان، فلسطین) کے لیے آتا ہے۔ اس کی جائے وقوعہ شام کی قربت پر موجود ہے، جہاں قبیلوں کے درمیان جدوجہد اور اندھیرا ہے، جہاں جی۔



خالد بن ولیدؓ کی جنوبی عراق میں لشکر کشی

تقریباً 8

① اب حکومت ہماًن نے ایک اور لشکر اندر زگر کی سپہ سالاری میں بھیجا اور اس کے پیچھے مہم بن چادڑ پ کی قیادت میں ایک اور لشکر روانہ ہوا۔ اندر زگر دلچسپ تک چلا آیا اور مہم بن نے دہلی عراق سے یطفا کی تاکہ وہ وہاں خالدؓ کو ڈھار سے دیکھی پر آگھیریں۔ لیکن خالدؓ تیزی سے زمیں دہلے اور پھر صحرا کی طرف کل آئے اور چھپاؤ کی جنگی حکمت عملی استعمال کی، پھر انہوں نے پلٹ کر اندر زگر کے لشکر پر چھاپہ مارا اور اسے شکست دی۔ اس جنگ میں عرب قبیلے مہم بن داک کے لوگوں نے ایرانیوں کا ساتھ دیا۔

② دریں اثناء مہم بن چادڑ نے اپنا مقدمہ انجش اٹیس روانہ کیا جس کی قیادت جابان کر رہا تھا۔ خالدؓ نے ان پر اس وقت حملہ کیا جب وہ کھانا کھا رہے تھے اور لشکر کا صف بکریا کر دیا۔ یہ معرکہ 25 صفر 12ھ / 11 مئی 633ء کو پیش آیا۔

③ پھر خالد بن ولیدؓ اسیطیا کی طرف بڑھے۔ یہ ایک بڑا شیر خا۔ یہاں کے لوگوں نے ایرانیوں کی مدد کی تھی۔ حضرت خالدؓ نے 28 صفر 12ھ / 14 مئی 633ء کو اس شہر کی لہنت سے لہنت بھا دی۔ (تقریباً 8)

دُنیا کا معرکہ کارزار

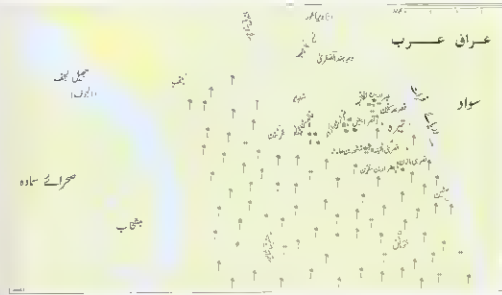
اس جنگ میں خالد بن ولیدؓ نے اپنے لشکر کی اس طرح صف بندی کی کہ دو سے عقب میں رکھے۔ ایک دستہ مہم بن ابی نمر کی قیادت میں مہم بن کے پیچھے اور دوسرا معید بن غزوہ کی سر قیادت پیچھے، خدیجہ لڑائی ہوئی جس میں مسلمان غایت قدم رہے۔ اس دوران میں

نوحہ (عراق) میں خالد بن ولیدؓ کی جنگی حکمت عملی

خالد بن ولیدؓ ہذا دنیا لکھے ہوئے دریا درختی کے راستے اعلیٰ مقامات روانہ ہوا اور ان کے خیر و برکت پہنچنے کے لیے تمام اسلامی دہستے آگے آگے اور پیچھے آگے (گورنر) زاد بہر مغرب اور قریب ایش کے رہنماؤں کے ذریعے ڈالے گئے تھا۔ جب اسے خالدؓ ہذا کے قریب پہنچنے کی خبر ہوئی تو وہ سب کا دربار اسے فرمائے گزرتے کے پار چلا گیا اور جہرہ کے عربوں کو ان میں چھوڑ گیا کہ اگر جہت ہو تو خود بخود اپنا ذکر کریں۔ ان لوگوں کے چار ہتے تھے۔

- ⑤ ضرار بن قطاب: جنہوں نے حصن عرسین کا محاصرہ کر لیا۔
- ⑥ ضرار بن ازور: جنہوں نے قسریٰ اعلیٰ کو جا گھیرا۔
- ⑦ مثنیٰ بن حارث: جو نصر بن ابیہ کو حصار میں لے لیا۔
- ⑧ ضرار بن مقرن: جنہوں نے قسریٰ مازن کے گرد گھبراؤ ڈال لیا۔

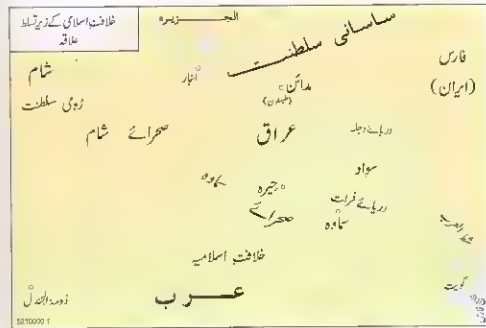
جبرہ بن لوی بن ہاشم کا دار الحکومت خماجن کے آمار عراق میں کوئٹہ اور نجد کے درمیان پائے جاتے تھے۔ (آغاز اسلام کے وقت) یہاں اسطوری یہاں آہ آہ تھے۔ (نعمان بن منذر کے نام پر) اس کا نام حیرہ و اشقان بن گیا۔ خمر و افغانہ دینی جیسے شمر و ادریس سے وابستہ رہے۔ (المجد فی الاعلام)



نقشہ (دریچہ اول ۱۲ء / ۶۳۳ء) (نقشہ ۱۰)

ان قباہوں کے اور گرد جنگ جاری رہی اور ان پر ہر طرف سے پھیلنے لگی تھی کہ انھوں نے جیسے اور مسلمانوں کی طاعت میں آنے کی شہادت
 صلح کر لی۔ یہ واقعہ دریچہ اول ۱۲ء / ۶۳۳ء میں پیش آیا۔
 فتح حیرہ کے نتائج

⑤ حیرہ و مسلمانوں کے صدر مقامات میں سے پہلا صدر مقام تھا جو مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ اس سے اہل فارس کی ہیبت جاتی رہی اور قریبی علاقوں
 کے سردار مسلمانوں سے صلح کرنے لگے۔



جنوبی عراق میں خلافت اسلامیہ کی توسیع (دریچہ اول ۱۲ء تک) (نقشہ ۱۱)

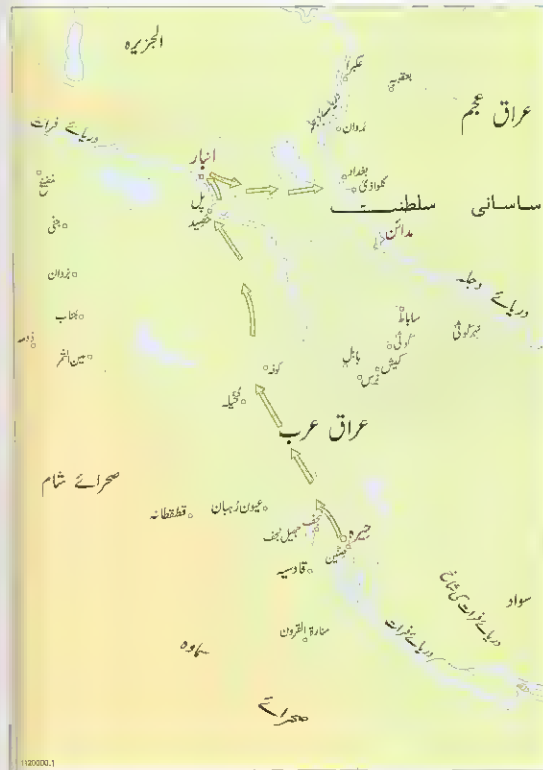
- انبار کی فتح



میں اکثر یہ قبضہ

(21/5/1433ھ بمطابق 633ء)

فہم کے اعتلاّج بھی ہیں۔ (الحمد في الاعلام) (نقشہ 10)





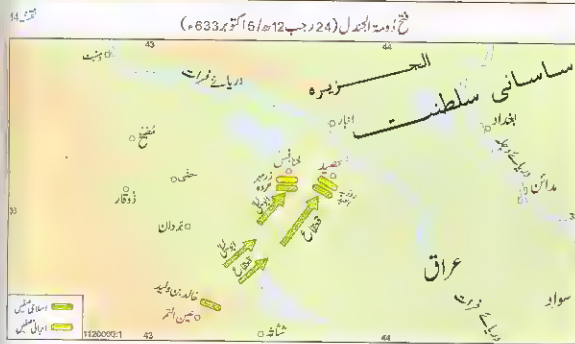
ذمہ اچھال کی فتح

(14) (6)

مترک: حبیب و خنایس



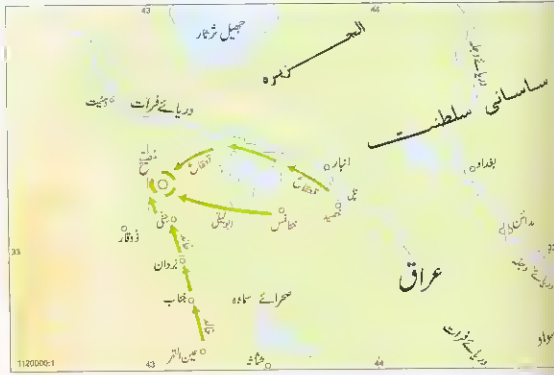
اس دوران میں بغداد سے دو ایرانی لشکر روانہ ہوئے تاکہ اس نگر کا قبضہ واپس لے سکیں۔ دونوں لشکر صہبہ و حسانینہ پہنچے۔ امیر ابن فہر بن عمرو بن جہر باقی کے آگے بڑھ کر ان کا راستہ روکے کھڑی ہو کر خالد بن ولید کو خط دیا کہ وہ تیرا لشکر لے کر آئے۔ انھوں نے یمن اتھر پہنچ کر کھڑے ہوئے اور یحییٰ بن کوفہ کی طرف روانہ کیا۔ کھڑے ہوئے نہ صہبہ کے ایرانی لشکر کو شکست دی اور ان کے شکست خوردہ لوگ یحییٰ بن کوفہ سے ہائے، پیچھے واپس بل کر کشمکش کی طرف فرار ہو گئے اور فیر مسلم اعراب یحییٰ بن کوفہ سے ہائے، پیچھے واپس بل کر کشمکش کی طرف فرار ہو گئے اور فیر مسلم اعراب



معركة صيد وختافس (10/11/12 شعبان 1202/20/21 اکتوبر 633ء)

میں جانتا ہوں ہوں جو وہاں جمع ہو چکے تھے۔ یہ واقعہ 10 اور 11 شعبان 12ھ / 20 اور 21 اکتوبر 633ء کو پیش آیا۔ (فتشہ 16)

اب قتلا بن ابی سہید سے، ابی بکر نے خنافس سے اور خالد بن ولید بنی امیہ سے جس قیدی کی اور صحابہ کرام نے اس کے اطراف سے اس کا حاصرہ کر لیا۔ پھر انہوں نے دھاوا بول کر ایمانیوں کی ہجرت نکا کر دی۔ (19 شعبان 12ھ / 29 اکتوبر 633ء) (فتشہ 16)



معرکہ کربلا (19 شعبان 12ھ / 29 اکتوبر 633ء) (فتشہ 16)

فتح و ذہول کے سر کے

خالد بن ولید بنی امیہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اور رات کے وقت کئی کئی گھبراہٹوں نے دشمن کا صف بکرا دیا اور اس کے فوراً بعد اسی جگہ پر ہجرت کر گئے۔ ان سے پہلے کے بعد خالد بن ولید بنی امیہ نے روضہ اے دہلی کی راہ اختیار کی۔ (23 شعبان 12ھ / نومبر 633ء) (فتشہ 17)

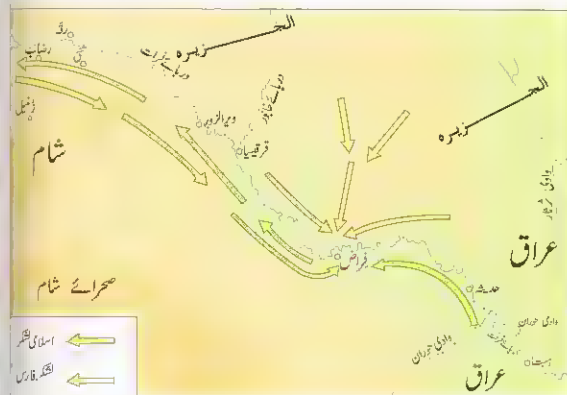
1 روضہ: روضہ (خبر) دانوں سے بھرپ کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے روضہ ہی کی جگہ بعد میں خلیفہ بنی امیہ نے روضہ اے دہلی کی راہ اختیار کی۔ (مجمع البلدان: 50/3)

معمر کے فبراض

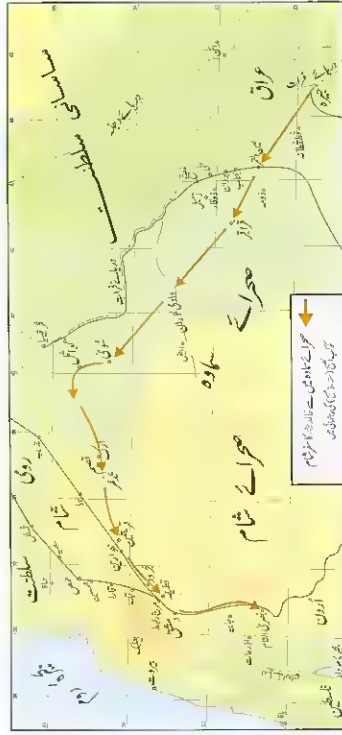
اس دوران میں ایرانی اور ملحقہ علاقے کے رومی اور مقامی عرب اس راستے پر جمع ہو چکے تھے۔ بعد میں حضرت خالد بن ولیدؓ جو کہ واپسی کا سفر کر رہے تھے، انھیں شکست دے کر خالد بن ولیدؓ کے صبر کی راہ لی اور پھر راستے ہی سے کھمراؤ نہ کیا۔ (جو ادا کرنے کے بعد وہ اپنے لشکر سے جا ملے جو اس وقت حیرہ پہنچ چکا تھا۔) (تفسیر 17)

خالد بن ولیدؓ کا عراق سے شام پہنچنا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فتح شام کے لیے جو جیوش مامور کیے تھے ان کے مقابلے میں ہولناک عدوی برتری کے باعث انھیں مکہ بھیجنے کی ضرورت



شہنشاہ اور فرائض کے معرکے



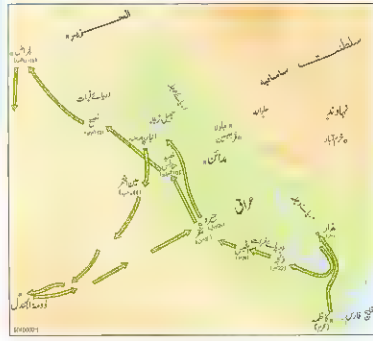
خالد بن ولید کا عراق سے شام تک سفر

تقریباً 15

انکسارات کے مطابق نصف فوج عراق میں مٹھی ڈالنے کے پاس پھرتی اور شام کا رخ کیا۔ راستے میں انھوں نے صحرائے باد کو پورا کیا جو کمال درجے کی جہالت تھی۔ ہم نے اپنی کتاب: الطريق إلى المدائن (مدائن کی راہ پر) میں خالد بن ولید کے صحرائے باد کو پور کرنے کی تاریخ اور دن کے بارے میں حقائق اپنی تحقیق ورج کی ہے۔ خالد بن ولید بن خالد بن جزار کا لشکر ستر ہزار 13 عہد 1 ہجری میں 634ء میں عراق سے شام روانہ ہوئے تھے۔ یہاں حضرت خالد بن ولید کے اس سفر کو ہم نے بزرگ سے ظاہر کیا ہے۔ یہ خط سفر تاریخی روایات، ذرا لفظی تحقیق اور ساری تاریخ (سیرۃ نبرہ) سے لگی استدلال کی بنا پر سمجھا گیا ہے جیسا کہ ان کے سفری احوال میں سترہ سو سے زائد لکھنے کا ذکر آتا ہے۔ یہ راستہ ہم نے نقشے میں درج نہیں کیا ہے۔ یہ گزرتا دکھایا ہے۔ جبرہ، مین اختر، ودرہ، ذفرہ، شوی، سکران، اربک، قنص، جبرہ، قرین، ملو، مرج، رطب، غوطہ، دمشق، جابہ اور لہجہ شام۔



لہجہ شام کی ایک تصویر



19 نقشہ

عراق میں خالد بن ولیدؓ کے سفر کے

اُنہیں قوم داروں سے پہلے اور ان کو اختیار سے آواز دے تھے۔

① خالد بن ولیدؓ کی فوج کے تیز رفتار حملے کے سامنے ایرانی اعلیٰ منصبی ناکام رہتی تھی کیونکہ اسلامی لشکر کی ترقی و حرکت کی خبریں ایرانیوں تک پہنچانے کے لیے جو لوگ مامور ہوئے ان کے خیریں پہنچانے سے پہلے خالدؓ کی سرعت کے ساتھ دشمن کے سر پر جا پہنچے تھے۔

② ایرانی فوجی کچھوں میں سالاروں اور سپاہیوں دونوں میں روحانی اور اخلاقی زوال در آیا تھا اور ان کا مورال بہت ہو گیا تھا جس کا مظاہرہ سقوطِ چردہ سقوطِ اہار اور عینِ الفتر ۹ سے ایرانیوں کے خلاف کے وقت دیکھنے میں آیا۔

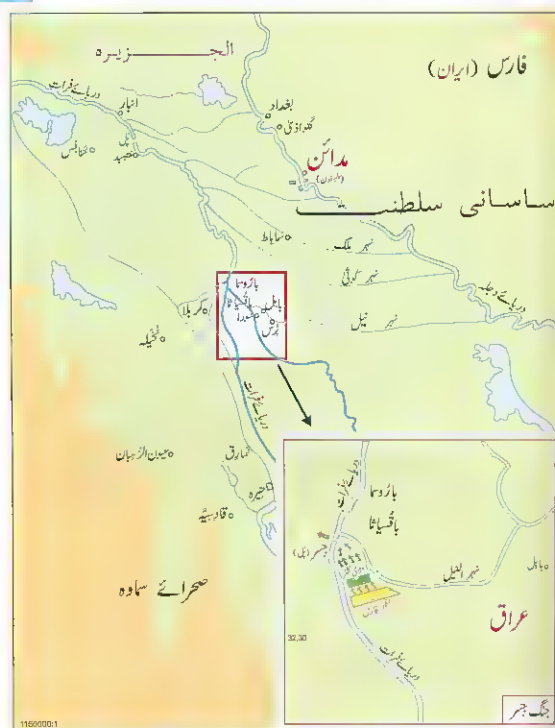
ہم جانتے ہیں کہ دشمن کا نفسیاتی اور دینی توازن و برم بزم ہو جانے کی مکمل پاکست کا چٹن خیر ہوتا

جسے اسلامی کیمپ کی صورت حال اس کے برعکس تھی۔ عموماً جنگ کا نتیجہ میدان جنگ میں ملے ہوئے سے پہلے فریقین کے حدودی قنات ہی سے معلوم ہو جاتا ہے لیکن مسلمانوں کی روحانی اور اخلاقی برتری نے اس تصور کو پلٹ دیا تھا۔

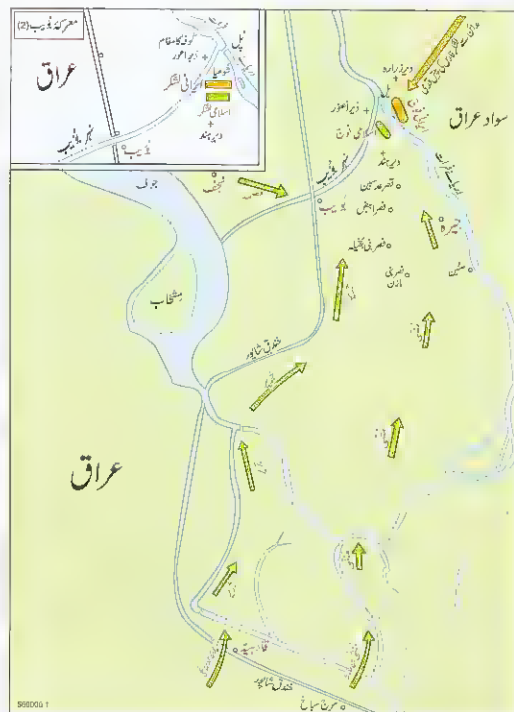
③ ایرانیوں میں ہم آہنگی نہیں تھی۔ ان میں لشکرِ فارس، لشکرِ اہواز، لشکرِ گیلان، اہلِ سواد اور اہلِ حمیرہ الگ الگ تھے اور ان میں باہمی ربط و عتبات قنات کی روایاں بھی مختلف تھیں۔ ایرانی اپنے عربِ طینوں کو تھارت کی لڑائی سے دیکھتے تھے۔ ان میں سے بعض بہت منہ زور تھے، اسی طرح ان کی تربیت بھی ناقص تھی۔

④ ایرانیوں کی آبادی زیادہ تھی اور وہ میدان جنگ میں بھی زیادہ فوری لاتے تھے۔ ان کے لشکر میں جنگی باجی بھی ہوتے تھے۔ انہیں یہ فائدہ بھی حاصل تھا کہ وہ اپنی سر زمین اور اپنے علاقے میں لڑتے تھے۔ ان کی سر زمین اپنی دفاعی حیثیت اور آبی رگاؤں کی بدولت مازگاہ تھی اور مزبور دشمنانِ بادلوں میں ہوائی کی قلت سے وہ چاروں طرف سے تھے گرد و لوگ کمزور، بزدل اور غیر تربیت یافتہ تھے اور ان کے سالار فکر و عاری اور غماخت سے نہ تھے۔ اس کے برعکس مسلمان لشکر و اہلِ ایمان والے اور اعلیٰ تربیت یافتہ تھے اور اللہ کی راہ میں شہادت پانے کی آرزو رکھتے تھے۔

۹۔ عینِ الفتر: ہرگز کے مغرب میں اہلِ کرب کے قریب ایک قصبہ ہے۔ عینِ الفتر (12ھ) کے موقع پر جو فوجی خالیے گئے ان میں امام محمد بن حنفیہ کی والدہ سیمہؓ بیچا اور عمران بن یاسنؓ شامل تھے۔ (مصحف البلدان: 178/4)



ابوعبید بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کا حملہ (جنگ ہمر)



نقشه 21

مركزه کربلا (۱) (در رمضان ۱۳۰۳ هـ / نوامبر ۱۹۱۴ م)

[illegible]

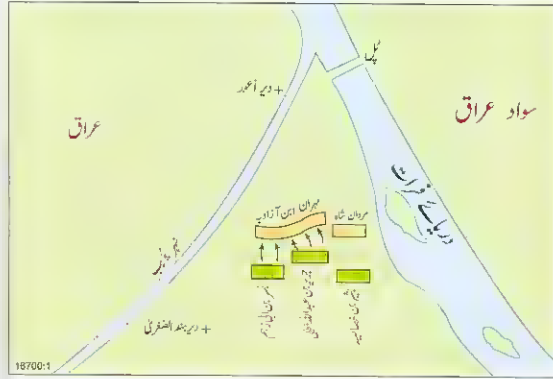
معزکہ ۱۰۰ (3)

93

ہو یہ ایک مہر کا نام تھا جو دریائے فرات سے نکل کر الجوف میں جا گرتی تھی۔ یہ ایک سیلابی نہر تھی جو آس پاس کی زمین کو زیر آب آنے سے بچانے کے لیے تعمیر کی گئی تھی۔ مسلمان شہیا میں آئے تھے تو انہوں نے جبکہ ایرانی ہوسیدہ میں ڈیرے ڈال چکے تھے۔ ان دونوں کے درمیان دریائے فرات جاگ رہا تھا۔ حضرت منشی جٹنڈا کو مسرکہ حیر سے ملنے والا پہلی یاد تھا، لہذا انھوں نے دریائے پار کرنے سے انکار کر دیا اور ایرانیوں کو اس طرف آنے کی دعوت دی، چنانچہ دو فرات کے پار چلے آئے۔ (نقشہ 21)

حضرت منشی جٹنڈا نے مہند پر پتھر بنی خاصا صیہ جٹنڈا کو مامور کیا اور تیسروں پر ہنر بنی اہم تختی جٹنڈا کا تخت بنایا۔ قلعہ میں تیرہ بن محمد اللہ علی جٹنڈا کو رکھا۔ ہیران کے مہند پر امین آزاد پرورد تیسروں پر مردان شاہ جٹنڈا قلعہ کی قیادت خود ہیران کے پاس تھی۔ رمضان کا مہینہ تھا مگر مسلمانوں نے جنگ کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا تھا۔ انھوں نے پہل کی اور فرار ہائی ایرانیوں پر دھاوا بول دیا۔ (نقشہ 22)

دونوں فوجوں کی آگلی میں ایک دوسری سے ٹکرائیں اور دیکھتے دیکھتے کھٹکوں کے پھٹے لگ گئے۔ اس دوران میں حضرت منشی جٹنڈا ہیران پر حملہ آور ہوئے اور اسے ایرانی مہند کی طرف بچھاڑ دیا۔ مسلمان ایرانی جیش کے قاب میں تھیں گئے، دشمن کی سلیک فائر دیں اور انھیں پیچھے دھکیل دیا۔



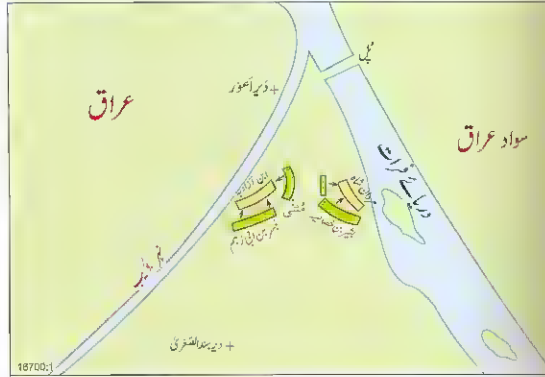
نقشہ 23

مہند پرورد (4)

میرا ان بار گیا اور اس کا لشکر دوسروں میں بٹ گیا۔ مسلمان اطراف سے بڑھ کر ان پر حملہ آور ہوئے رہے حتیٰ کہ انھوں نے ایمانیوں کو پہاڑی پر پھونک کر دیا۔
ایرائیوں نے راد فرار اختیار کی لیکن حضرت حبشیؓ نے ایک دستہ کے ساتھ جبل قدیمی کی اور رویا کا چلی تو زکریاؑ کے فرار کا راستہ مسدود کر دیا۔ ایرانی داعیوں نے انہیں کھڑے اور مسلم گھڑ سوار انہیں موت کے گھاٹ اتار دے۔ اس جنگ میں ایرانی عسکرین کا اندازہ ایک لاکھ لگا پایا گیا۔ جب حبشی لڑائے جنگ جسر میں حصہ لینے والے 4 ہزار عجمین اور قبیلہ بنیہ کے 2 ہزار افراد کو بھانستے ہوئے ایمانیوں کے تائب کا گم دیا۔ انہوں نے ساہل تک چلنے کا بیچپا کیا اور انھیں کثیر مال قیمت حاصل ہوا۔ معزز چمر کے بعد ایک ہی ماہ کے اندر معزز بنو یس نے مسلمانوں کا کھنڈا بڑھ کر مال کر دیا۔ (تفسیر 25، 24، 23)

مسلمانوں کی کامیابی کے اسباب درج ذیل تھے:

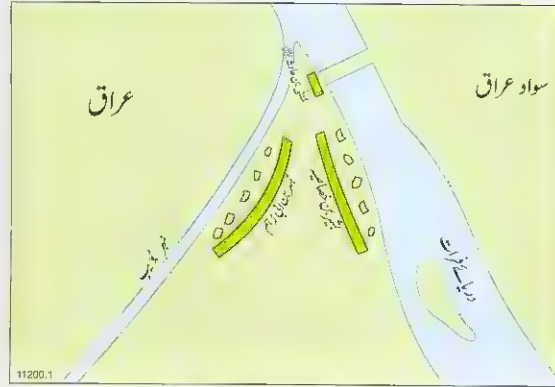
① مسلمانوں نے جنگ کے لیے وہ تمام تہیہ کیا جو ان کے لیے نکلا تھا جبکہ ایمانیوں کے لیے ننگ تھا۔



تفسیر 24

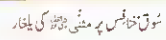
معزز بنو یس (5)

- ① حضرت منشی ٹانڈے کا جنگی منصوبہ بہت کارآمد ثابت ہوا اور ایرانی "ہوتل کی گردن" میں اس طرح پھنس گئے کہ ان کے لیے رادفرار نہ رہی۔
- ② حضرت منشی ٹانڈے نے مرکزہ حصر سے سبق حاصل کیا اور ایرانیوں کو اس کے برعکس اس اقدام پر آمادہ کیا جس سے مسلمان نقصان اٹھائے گئے۔ اس طرح یہ جنگ پچھلی جنگ کی تکرار تھی مگر اس میں فوج اور متوجہ بدل گئے تھے۔
- ③ مسلمان ایران والے تھے اور ان کے جذبے بلند تھے۔
- اس جنگ سے حضرت منشی ٹانڈے نے جو سبق حاصل کیا، جنگ کے بعد، اس کے ثبوت اور حقیقی پہلوؤں پر چاروں میں سے تارلئے نمایاں کیا۔ یہ انہی کا فیصلہ تھا کہ انہوں نے ایرانیوں کی دایہ کی راستہ مسدود کر دیا تھا اور یہ انہی کا کام تھا کہ انہوں نے مسلمانوں کو مرنے مارنے پر آمادہ کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنگ کے شدید نقصانات سے محفوظ رکھا۔
- اس جنگ نے مسلمانوں کے لیے سرزمین عراق کے دروازے اس طرح کھول دیے کہ ان کی افواج جنوب سے شمال تک پہنچنے میں توجہ حاصل کرتی چلی گئیں۔
- مرکزہ بویب میں ایرانیوں کا مورال بہت گر گیا۔ ابھر ہر سال ان کے پیلے (نوق) منتشر ہوتے تھے۔ بعض پیلے گزر چکے تھے جبکہ جناس اور بغداد کے پیلے ابھی منتشر ہونے لگے اور ان کی تاریخیں قریب آ گئی تھیں۔ ان دونوں سطحوں میں اموال کی فراوانی ہوتی تھی۔ حضرت منشی ٹانڈے نے



نقشہ 25

مرکزہ بویب (6)





نقشہ 27

نقشہ بغداد پر مشنٹی ڈیلٹا کا دھارا

راستوں کا چاکہ لایا اور ان دونوں مقامات اور عمارت کے مابین فاصلوں کا اندازہ کر کے مسافروں کے وقت کا حساب لگایا، پھر انھوں نے سواد عراق کے گرد و خاں میں دو فوجی دستے بھیجے جنھیں معرکہ ابویب کے بعد دشمن کے قبا قب کا کام سونپا گیا تھا۔ سواد عراق میں اس کارروائی کا مقصد دشمن کو غلط فہمی میں ڈالنا بھی تھا۔

اب حضرت مشنٹی ڈیلٹا کی حیثیت اور بنی جمل قبائل کی طرف نکلے اور ان کی یہ خوش قدمی بھی امیر انبوس کو غلط فہمی میں ڈالنے کے سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ انھوں نے حیرہ سے نکل کر جنوب مشرق کی طرف آگئیس کا رخ کیا، پھر وہاں سے مغرب کو چلے آئے اور صحرا کے اندر غائب ہو گئے، پھر شمال کی راہ لی تھی کہ دشمن میں جتن بیٹے کے دن سچ ہو تے ہی جا چھاپے مارا۔ (نقشہ 26)

امیر انبوس کا سیر لوٹ کر مشنٹی ڈیلٹا نے تیزی سے اپنا کارخا کیا (شوال 13ھ 634ء)۔ انبار سے سامان رسد اور گائیٹ لے کر انھوں نے بغداد کی طرف نصف مسافت، یعنی تین کلومیٹر طے کر کے قیام کیا تاکہ سب اکٹھے ہو جائیں، کھانسی لیں اور ہوا صاف لیں۔ اسی دوران میں راستوں پر پیہرے لگوا دیے تاکہ ان کے بارے میں دشمن کو کوئی خبر نہ لگے، پھر رات کے آخری پہر انھوں نے دھجلا پار کیا اور ساق بغداد جا پہنچے جبکہ سپیدآب شہر خوددار ہو رہا تھا۔ مسلمانوں نے خوب تلوار چلائی اور سونا چاندی لوٹ کر واپس ہو گئے۔ دو ٹوٹ کر انبار آئے اور

۱ سوار: اس سے مراد عراق کا آباد جزیرہ علاقہ ہے۔ اس کا نام سرگزری فسلوں، سمجھوروں اور درختوں کی کثرت کے باعث سواد (نیچ) رکھ دیا گیا۔ سواد کی حد درجہ طویل میں مدینہ المدینہ صل سے حد درجہ (امریکی) تک اور غرض میں لڑے بہ تہہ سب سے طوائف (ایران) تک ہیں۔ (معجم البلدان 272/3)



بغداد میں دریائے دجلہ کا ایک منظر



عصین کی مسجد بغداد میں باہر

وہاں سے کھاٹ^۱، مصنفین^۲، تفسیر شافعیہ اور مسکن^۳ اور فخر بنی^۴ کی طرف چھاپے مار کا ردہ لگایا گیا۔

مصر کے یوسف کے اثرات و نتائج

① یہ چھاپے مار کا ردہ لگایا گیا، فتح کا یوسف کا شاندار اور نفع بخش نتیجہ نہیں ہے۔ مصنفین کا اس قابل ہونے کے کہ چار سو بیس ہزار سال تک دھوا ہوا لکھنؤ کیس جبکہ جنوب میں انھوں نے قزاق سوار تک چھاپے مارے۔ ان سے مسلمانوں کو غیر ممالی حیثیت حاصل ہو اور دشمن اس سے محرم ہو گیا۔ اسلامی دھنوں کی ان کا ردہ لگایا گیا نے دشمن کا بے پناہ غم بھرا کر اسے کمزور کر دیا۔

② مصنفین میں عارضہ ٹائف نے اپنے دشمن کو منتشر اور پریشان کر دیا اور ایرانی حکمرانوں کی اپنی رعایا کے سامنے کوئی وقعت نہ رہی اور اُرد اور تک کو لوگوں کو یقین ہو گیا کہ سامانی سلطنت اب انھیں جیتنے فراہم نہیں کر سکتی۔

③ مصنفین کا ٹائف نے اپنے جنگی منصوبوں کی اساس میں ماز داری کے ساتھ ناگہانی غلوں پر رکھی تھی۔ یوں وہ سامانی دار الحکومت مدائن کے قریب پہنچ گئے۔ وہ وقت کے قیمن کے ساتھ جوش قدمی کرتے، دشمن پر جانچ تک ٹوٹ پانے پھر چلت آتے اور اس شام میں آرام کرتے اور سامان رسد کا بندوبست کر لیتے تھے۔

④ مصنفین کا ٹائف اپنے لشکر میں بیٹھے اور انھیں گھبراہٹ اور جنگی امور کی وضاحت کرتے۔ یقیناً یہ مثالی جرأت جان کی بازی لگانے کے سزاؤف ہے اور مصنفین جدید ملبوم کے اعتبار سے چھاپے مار جنگ کا اسلوب اپناتے تھے۔

۱) کھاٹ: الجوزہ کی پہنچی، توحید ہے آباؤ کر کے کھی۔ (معجم البلدان: 433/4)

۲) مصنفین: نظام کا یہ تمام رد ہونے فرات کے دائیں کنارے پر رہنے کے پانچواں واقعہ ہے، یہاں 37/807 میں علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان کے لشکروں میں جنگ ہوئی تھی جس کے اثر میں واقعہ گھبراہٹ ہوئی۔ اس کے بعد غزوہ جاندی کے خلاف بغاوت کردی (الفتح فی الارحام)۔ یہ فرقہ اور باس کے درمیان ایک مونس ہے۔ یہاں 37/807 میں علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان کے لشکروں میں جنگ ہوئی جس میں 70 ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔ (معجم البلدان: 414/3)

۳) مسکن: یہ دو لفظی کے باس خیمہ و خلیل کے کنارے (4) کے قریب ہے، ایک قصبہ ہے جہاں ابوالکعب بن مردانہ اور مصعب بن زہر میں جنگ ہوئی جس میں مصعب نے شہادت پائی اور مسکن مذن ہو گئے (معجم البلدان: 127/5)۔ خیمہ و خلیل، ابھرا اور تحریک کے مابین دریا ہے۔ جلد سے نکلی تھی۔ (معجم البلدان: 443/2)

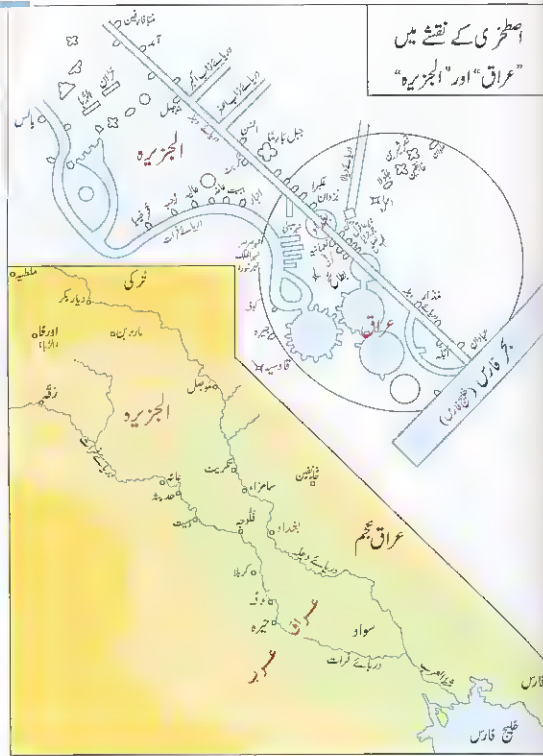
۴) فخر بنی: یہ قبیلہ بغداد کے شمال میں بغداد اور کعبہ کے درمیان واقع ہے۔ (معجم البلدان: 371/4)

(۱) ابراہیم کی قیادت کا اپنی پانچ بیویوں کے باقیس ہونے کا احساس ہوا تو انھوں نے اتفاق رائے سے درگزر ہو کر کوجاں دیتے ہیں کہ لوور قسم اور غیر ذرا ن سے در طلب کیا۔ انھوں نے فکھر جارا کو جارا کے خروماں کی اوکان کے کسانے پر اعلیٰ حوالے مسلمانوں سے کیا ہوا عہد تو ڈیا۔

(۲) ابراہیم کے مقابلے میں مصلحتی لڑنے کا آٹھ ہزار کا فکھر بہت کم تھا، اس لیے انھوں نے صحوا کی طرف پہنچی مناسب جانی، چنانچہ مسلمان اپنے گھر سے صحوا میں ۵۰۰۰ تک قبائل گئے۔

یہ واقعات ۱۱ مئی ۱۹۳۵ء کو ہوئے۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھ کر انہیں تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ تب امیر المومنین جیلانے انہیں آجڑہ کے قادیانہ ^۱ کے لیے مسلمانوں کو جہاد کی دعوت دی۔

[illegible]

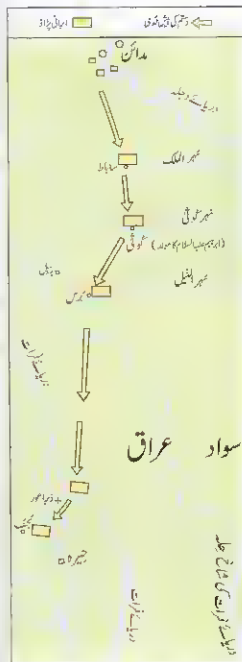




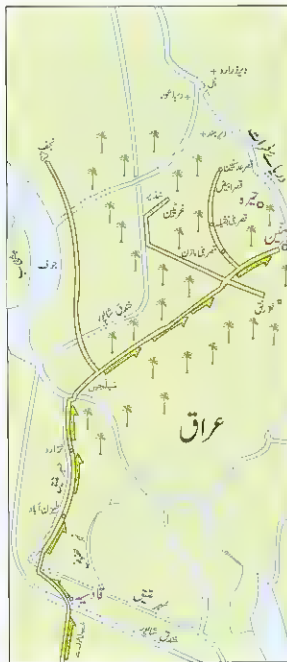


نقشہ 30

جزیرہ نمائے عرب سے تہاں کے لشکروں کی قابو سیر و داغی



رسم کی پیش قدمی معائن سے تادیب کی طرف نقشہ 32



مسلمانوں کی سمتیں کی طرف پیش قدمی نقشہ 31

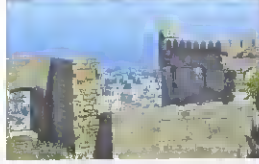
قادیسیہ اور مدائن کے قبیلہ کن معمر کے

1

جنگ قادیسیہ

معمر کا قادیسیہ کا آغاز قریشیت کی لام بنی، جھگم اور جنگی حیداریوں سے ہوا۔ ماویٰ و زومانی ذرائع اور راستوں کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں اور طریقہ کی فنی قوت اور زمینی احوال کے واسطے سے کمزور اور اہمیت پرستی کی گئیں۔

اہم اتحاد کی فوج میں 60 ہزار گھڑ سوار، 60 ہزار پیادہ، 30 ہفتی اور 80 ہزار ان کے خدمت گزار تھے۔ ان ایرانیوں کی کل تعداد 2 لاکھ تھی۔ ۱۱ ہجری ان آہستے سے تھے۔ یہ سالار و قہم بن فرخ زاور تھا جسے جنگی اور سیاسی حوالے سے ایرانی میں بہت شہرت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ ہرمزان، چالیوں، بہمن، جاد، یہ، ہرزان، ہرات اور کازاری وغیرہ ایرانی دستوں کی کمان کر رہے تھے۔ سلطنت کے داخلی حالات محکم کے گنبد، جس میں اپنے شیروں کے قریب ہی لڑائی اور پیش تھی۔



دربند (الباب) کا قلعہ اور شہر

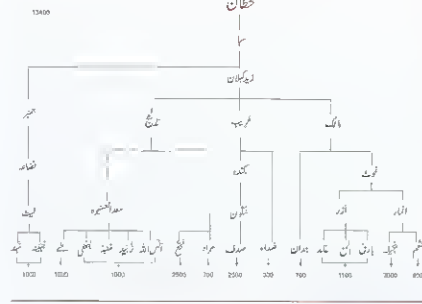
مسلمانوں کی قیادت سعد بن ابی وقاص چلا کر رہے تھے۔ ان کا مقصد: فوجیں فوجوں بن کر پہنچنا کی کمان میں 60 سپہ سالار رکھ کر چلا گیا۔ سعد چلائے اسی رات میں کھڑے سواروں کا دستہ کھڑے بن کر پہنچا، لیکن پہنچنا کی سالاری میں جبر و کی طرف بھیجا۔ انھوں نے منہ بیکس کا پلے ہو کر کر کے گھروں کے چھوٹے میں کھات لگائی۔ وہاں انھیں حاکم جبر و آڑا، یہ کی پٹی عرس ملی جو والی پٹیلیں کی طرف جاری تھی۔ کبیر نے اسے حراست میں لے کر اس کے ہی انکوں کو ستر چکر دیا، اور اس کے قدم، بڑھ کر دھا کر لیے اور گدے پالیا تاکہ اس کے تمام پر سعد چلائے سے آئے (قتل 32)۔ سعد چلائے کا لشکر ۱۵ صفر ۱۵ھ 301 مارچ 636 کو قادیسیہ پہنچ گیا۔

اور حراست کے مدائن سے نکل کر ساہل میں ۱۵ برس سے ۱۵ سالے۔ اس نے فوج کی صف بندی اس طرح کی،

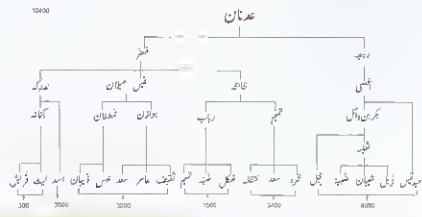
۱۔ مقدمہ فوج میں 40 ہزار سپاہی رکھے۔ یہ الباب ۱ کا لشکر تھا جس کا سالار چالیوں تھا۔

۱۔ الباب اس کے بارے میں واقعہ نویں لکھتے ہیں: باب الا باب کو الباب اور "دربند" اور "دربند" بھی کہتے ہیں۔ یہ "دربند" (شجر و خرز) پر جائے ہے۔ یہاں فوج مدائن سے چلا اور پہنچنے کی زیادہ پہاڑوں سے مندرجہ فوج کرانی تھی (مصحف البلدان 304, 303/۱)۔ یہاں اہل مروی لکھتے ہیں: "دربند اور درہیل کے درمیان ۱۵۰ فوجی قواں کے چھوڑنے کے لیے 50 میل تھے، 280۰ فوج ہند اور ۱۵۰ فوج چوڑی، ہارینائی کی۔ مسلمان تو گھنٹے اور غزالہ دان اسی کو سدا (دھڑکنے) قرار دیتے ہیں۔" وہ مزید لکھتے ہیں: "مرواؤں کی فوج کی فوج کر ۱۵۰۰ فوج کے چھوٹے فوجیوں میں چھوٹے فوجیوں کے ساتھ ہے کہ اس سے مرواؤں کی فوج ہے، ہارینائی (دراصل مرواؤں کی فوج کے علاقہ دھضیان میں درہند اور دارہاں کے درمیان ٹھانی تھی) "کتاب التقرآن 77۶۱3: 2)۔ ان دنوں درہند کی جگہ دھضیان کی جگہ ہے جو "خرز" (شجر و خرز) کے ساحل پر واقع ہے۔ طبرستان (106-125) کے پہاڑی شہر نے درہند سے چلا تھا۔ دوسرے 1806 میں درہند میں مستقل شہر بنایا گیا۔ دھضیان آذربائیجان کے شمال میں ہے۔ وہاں کے درمیان فوج (کوہ قاف) واقع ہے۔ (طیلس بلقان (اروہ) ص 229)

اسلامی لشکر کا وسیع میں شامل قحطانی و سہ



اسلامی لشکر کا وسیع میں شامل عدنانی و سہ



- * یہاں 30 ہزار فوجی تھے۔ ان کا ناکہ پہلے لشکر ہرمزان کے زیر قیادت تھا۔
- * پھر 90 ہزار فوجی آئے اور یہاں سے آئے تھے اور ان کا سالہا ہرمزان
- * ان کا نام تھا۔
- * 20 ہزار سپاہی عقب میں آئے۔ یہاں وہ اور یہاں کے اس لشکر کی قیادت
- * 80 ہزار سپاہی پرے لشکر کی خدمات سنبھالنے پر مامور تھے۔

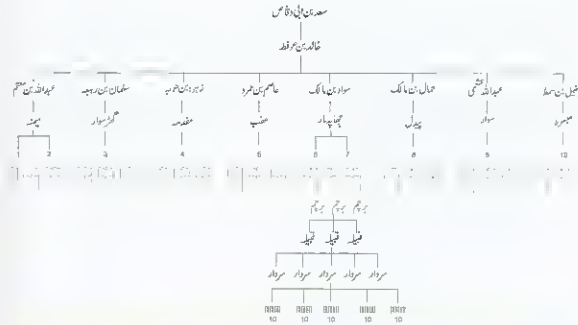


(المسجد في الأندلس) - جزء ١ - ١٩٩٩

اس دوران میں رستم منہاج میں اس عقیم بواہ جانپاس آگئے گا۔ قادیس کے پنا
لی طرف بڑھا اور زہرہ منہ جس کے باطن میں لڑکا۔ یہیں نے جانپاس کی جگہ
لی۔ رستم، میرزا حسن، میرزا اور میرزا حسن جادو کی جگہ فراہم کی گئی۔ جبکہ
یہیں جانپاس کیلئے حقیقت پر اور چار دین کی طرف کا رخ کر کے "قادیس" کے
باطن میں آخرا کر ایک کیمیا خانہ کا نام تھا جس میں سعد بن جعفر (قرن 10) شیعہ
1286ھ (1870ء) میں اس طرح ایرانی شکل شکل سے آئے۔ دوسرے اور رستم

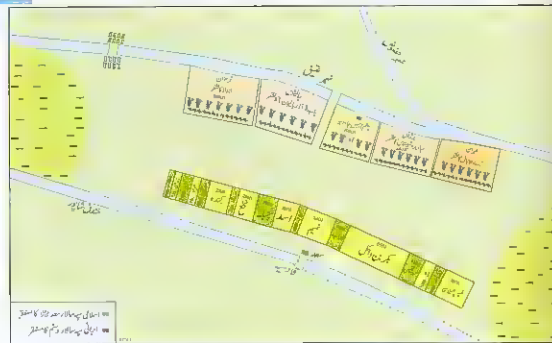
- [illegible]

اسلامی لشکر قادیسیہ کے دستے اور ان کے کمانڈر



نقشہ 35

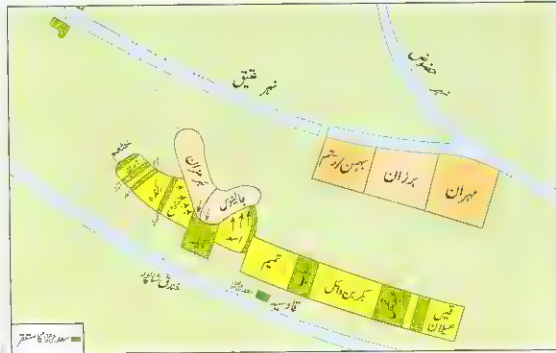
لشکر برترحمی قادیسیہ



نقشہ 36: قادیہ کے میدان میں مسلمان اور ایرانی آئینے سامنے



نقشہ 37: قبیلہ کے دستے پر ایرانیوں کا ہجوم (قادیہ 2)



قبیلہ قصبیہ کی جگہ کا نشانہ کرتا ہے (قادیسیہ 3)

انہیں ان کی مناسب جگہوں پر قیادت کرتا رہا۔
 سہ ماہی نے ایرانیوں کو اس وقت تک نہر قتیق کا پل پار کرنے کی اجازت نہیں دی جب تک کہ کھیتی باڑی کی ضروریات نہیں کر لیے۔ اس دوران میں ایرانیوں نے قادیسیہ کے باغیچوں کی کھیتی باڑی کر مارت کے وقت نہر قتیق پل پر دی گئی گج پہنچی اور وہ نہر پار کر آئے، پھر فریقین نے ان مقامات پر صف بندی کر لی جن کی وضاحت نقشہ 36 میں کی گئی ہے۔
 مگر کادیسیہ چاروں اور چھوڑا نہیں چاری رہا۔ اس میں 2 لاکھ ایرانیوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی تعداد 33 ہزار کے لگ بھگ تھی، البتہ وہ ایمانی چاہے، جماعت اور اپنی تربیت سے بہرہ ور تھے۔

پہلا دن: اُرمات (جمہرات 13 شعبان 15 ھ 201 ستمبر 633ء)

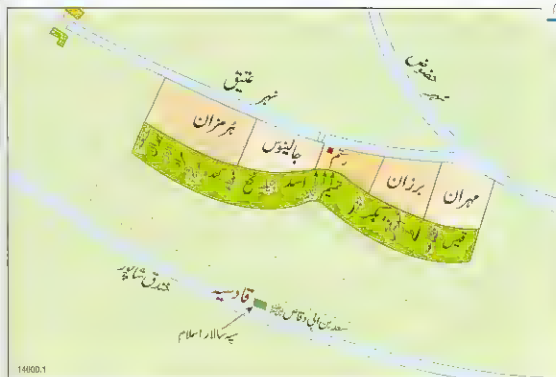
رستم نے ہرمزان اور چالیس کو 13 ہجریوں 26 ہزار گھڑ سواروں اور 26 ہزار چاہوں کے ساتھ آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ ان کا مقابلہ قبیلہ قصبیہ کے 2 ہزار چاہوں اور کئی سواروں کے ساتھ ہوا۔ 5 ہزار چاہوں نے کیا۔ لڑائی کا بازار غریب گرم ہوا اور کشتیوں کے پھٹنے لگ گئے۔ تب سہ ماہی نے ہرمزان کو حکم دیا کہ 13 ہجری کی ہفت کو چاہوں نے چاہوں کے دے پر بل دیا۔ یہ دیکھ کر رستم نے چالیس اور بہمن چاہوں کی مدد کو 11 ہجری اور 4 ہزار چاہوں کو بھیجے تاکہ ہرمزان کا مقابلہ کریں۔ 13 میدان جنگ میں مسلمانوں کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ (نقشہ 39، 38، 37)
 تب سہ ماہی نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ رستم کی فوج پر فوج چڑھ، چنانچہ مسلمان ہندو اکبر کے خیرے لگتے ہوئے دین سے 11 چاہوں نے لگے (نقشہ 40)۔ یہ ستر کھنڈ کے وقت شروع ہوا تھا۔ اس دوران میں جوہیم جان کی بازی لگا کر ہاتھوں کو میدان جنگ سے نکال باہر کرنے میں



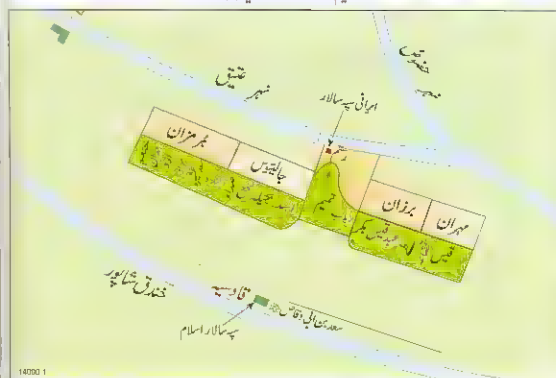
مہینہ جاویں کا بنواسد پر حملہ قادیان (4)



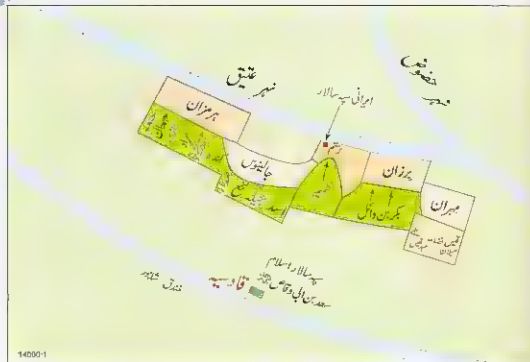
نیم ارمات... تاوسیہ (5) 40 نقشہ 111



پہم انکوائٹ قادیہ (۵)



پہم انکوائٹ قادیہ (۶) (نقشہ اسلام کا ایراتوں پر چار حاکمہ)



پہلا دور حجاز کی پہلی (تاریخ 8)



پہلا دور حجاز کی پہلی (تاریخ 9)

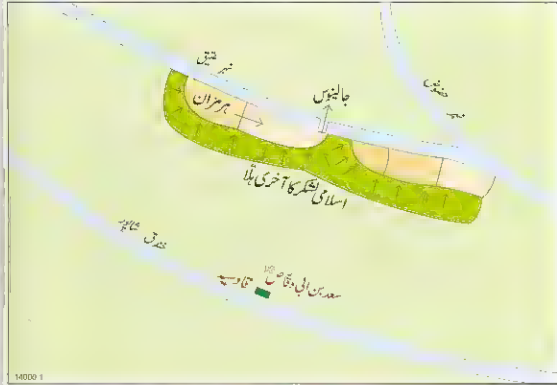
کامیاب رہے۔ عشاء کے بعد لڑائی رک گئی اور رات بھر میدان جنگ پر خاموشی چھائی رہی۔

دوسرا دن: 14 شعبان 15ھ / 21 ستمبر 636ء

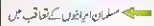
اس روز پیش فائدہ کے 6 ہزار مجاہدین شام سے حمّاز عراقی پر پہنچا شروع ہو گئے تھے جن کے سپہ سالار قحط بن ابی وقاص (سعد بن ابی وقاص کے بھائی) تھے اور ان کے مقدمہ انگیز کے سالار قحط بن عمرو بن قحطان تھے۔ اس دن ایرانی باغی میدان میں نہیں آئے کیونکہ ان کی ستارچوں کی مرمت کی جارہی تھی۔ کثیر کے بعد مسرکہ کا رزار گرم ہوا۔ مسلمانوں نے ایرانی کلب پر شدید حملہ کیا اور ان کے گھوڑوں کے منہ پکیر دیے اور قریب تھا کہ مسلمان دشم کے تخت تک پہنچ جاتے، اسے میں ایرانی گھڑسوار پلٹ آئے اور دوبارہ اپنی اپنی پوزیشنوں پر وٹ گئے۔ فریقین آدمی رات تک لڑتے رہے پھر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ (نقشہ 41)

تیسرا دن: تھمّاس (بغداد 15 شعبان 15ھ / 22 ستمبر 636ء)

اس دوران میں ایرانی باغیوں کی تعداد بڑھ رہی تھی، لہذا باغی اس روز بھر میدان جنگ میں آئے۔ انیس میدان جنگ سے نکال باہر کرنے کی ذمہ داری ایک بار بھر جو جیم بنہ اٹھائی۔ انھوں نے باغیوں کی آنکھوں کو کھٹکھٹایا اور ان کی سونہیں کاٹ ڈالیں، چنانچہ ظہر سے پہلے باغی ہٹکارے ہوئے میدان سے نکل گئے۔ لڑائی رات تک جاری رہی حتیٰ کہ فریقین اپنی اپنی لشکروں میں پلٹ آئے۔ تھمّاس کاٹا اور ان کے ساتھی



سحر کے قاصد کا آخری مرحلہ..... (قاصد 10)۔ رستم قحط اور جالیوں کا اور ہرمزان کا شمار



46 نقشه

ایمان آنا اور القابیر (10، 16، 17، 23، 24، 25، 26، 27، 28، 29، 30، 31، 32، 33، 34، 35، 36، 37، 38، 39، 40، 41، 42، 43، 44، 45، 46، 47، 48، 49، 50، 51، 52، 53، 54، 55، 56، 57، 58، 59، 60، 61، 62، 63، 64، 65، 66، 67، 68، 69، 70، 71، 72، 73، 74، 75، 76، 77، 78، 79، 80، 81، 82، 83، 84، 85، 86، 87، 88، 89، 90، 91، 92، 93، 94، 95، 96، 97، 98، 99، 100، 101، 102، 103، 104، 105، 106، 107، 108، 109، 110، 111، 112، 113، 114، 115، 116، 117، 118، 119، 120، 121، 122، 123، 124، 125، 126، 127، 128، 129، 130، 131، 132، 133، 134، 135، 136، 137، 138، 139، 140، 141، 142، 143، 144، 145، 146، 147، 148، 149، 150، 151، 152، 153، 154، 155، 156، 157، 158، 159، 160، 161، 162، 163، 164، 165، 166، 167، 168، 169، 170، 171، 172، 173، 174، 175، 176، 177، 178، 179، 180، 181، 182، 183، 184، 185، 186، 187، 188، 189، 190، 191، 192، 193، 194، 195، 196، 197، 198، 199، 200، 201، 202، 203، 204، 205، 206، 207، 208، 209، 210، 211، 212، 213، 214، 215، 216، 217، 218، 219، 220، 221، 222، 223، 224، 225، 226، 227، 228، 229، 230، 231، 232، 233، 234، 235، 236، 237، 238، 239، 240، 241، 242، 243، 244، 245، 246، 247، 248، 249، 250، 251، 252، 253، 254، 255، 256، 257، 258، 259، 260، 261، 262، 263، 264، 265، 266، 267، 268، 269، 270، 271، 272، 273، 274، 275، 276، 277، 278، 279، 280، 281، 282، 283، 284، 285، 286، 287، 288، 289، 290، 291، 292، 293، 294، 295، 296، 297، 298، 299، 300، 301، 302، 303، 304، 305، 306، 307، 308، 309، 310، 311، 312، 313، 314، 315، 316، 317، 318، 319، 320، 321، 322، 323، 324، 325، 326، 327، 328، 329، 330، 331، 332، 333، 334، 335، 336، 337، 338، 339، 340، 341، 342، 343، 344، 345، 346، 347، 348، 349، 350، 351، 352، 353، 354، 355، 356، 357، 358، 359، 360، 361، 362، 363، 364، 365، 366، 367، 368، 369، 370، 371، 372، 373، 374، 375، 376، 377، 378، 379، 380، 381، 382، 383، 384، 385، 386، 387، 388، 389، 390، 391، 392، 393، 394، 395، 396، 397، 398، 399، 400، 401، 402، 403، 404، 405، 406، 407، 408، 409، 410، 411، 412، 413، 414، 415، 416، 417، 418، 419، 420، 421، 422، 423، 424، 425، 426، 427، 428، 429، 430، 431، 432، 433، 434، 435، 436، 437، 438، 439، 440، 441، 442، 443، 444، 445، 446، 447، 448، 449، 450، 451، 452، 453، 454، 455، 456، 457، 458، 459، 460، 461، 462، 463، 464، 465، 466، 467، 468، 469، 470، 471، 472، 473، 474، 475، 476، 477، 478، 479، 480، 481، 482، 483، 484، 485، 486، 487، 488، 489، 490، 491، 492، 493، 494، 495، 496، 497، 498، 499، 500، 501، 502، 503، 504، 505، 506، 507، 508، 509، 510، 511، 512، 513، 514، 515، 516، 517، 518، 519، 520، 521، 522، 523، 524، 525، 526، 527، 528، 529، 530، 531، 532، 533، 534، 535، 536، 537، 538، 539، 540، 541، 542، 543، 544، 545، 546، 547، 548، 549، 550، 551، 552، 553، 554، 555، 556، 557، 558، 559، 560، 561، 562، 563، 564، 565، 566، 567، 568، 569، 570، 571، 572، 573، 574، 575، 576، 577، 578، 579، 580، 581، 582، 583، 584، 585، 586، 587، 588، 589، 590، 591، 592، 593، 594، 595، 596، 597، 598، 599، 600، 601، 602، 603، 604، 605، 606، 607، 608، 609، 610، 611، 612، 613، 614، 615، 616، 617، 618، 619، 620، 621، 622، 623، 624، 625، 626، 627، 628، 629، 630، 631، 632، 633، 634، 635، 636، 637، 638، 639، 640، 641، 642، 643، 644، 645، 646، 647، 648، 649، 650، 651، 652، 653، 654، 655، 656، 657، 658، 659، 660، 661، 662، 663، 664، 665، 666، 667، 668، 669، 670، 671، 672، 673، 674، 675، 676، 677، 678، 679، 680، 681، 682، 683، 684، 685، 686، 687، 688، 689، 690، 691، 692، 693، 694، 695، 696، 697، 698، 699، 700، 701، 702، 703، 704، 705، 706، 707، 708، 709، 710، 711، 712، 713، 714، 715، 716، 717، 718، 719، 720، 721، 722، 723، 724، 725، 726، 727، 728، 729، 730، 731، 732، 733، 734، 735، 736، 737، 738، 739، 740، 741، 742، 743، 744، 745، 746، 747، 748، 749، 750، 751، 752، 753، 754، 755، 756، 757، 758، 759، 760، 761، 762، 763، 764، 765، 766، 767، 768، 769، 770، 771، 772، 773، 774، 775، 776، 777، 778، 779، 780، 781، 782، 783، 784، 785، 786، 787، 788، 789، 790، 791، 792، 793، 794، 795، 796، 797، 798، 799، 800، 801، 802، 803، 804، 805، 806، 807، 808، 809، 810، 811، 812، 813، 814، 815، 816، 817، 818، 819، 820، 821، 822، 823، 824، 825، 826، 827، 828، 829، 830، 831، 832، 833، 834، 835، 836، 837، 838، 839، 840، 841، 842، 843، 844، 845، 846، 847، 848، 849، 850، 851، 852،

ہم اہل اہل اور یوم انوارات کو اڑھائی ہزار مسلمانوں نے شہادت پائی اور لیلۃ الہدیہ اور یوم القادسیہ کو بھی اڑھائی ہزار شہید ہوئے، نیز یوم ناس کے شہداء نے اسلام کی تعداد ساڑھے تین تھے۔ آخری ہزار اہل اہل فقیر میں غرق ہوئے یا اس سے پہلے اور نئے مسند جیلہ نے امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام کو سہارے

معمر کے قادیسیہ کے اہم پہلو

① مہران قادیسیہ کی جائے وقوع بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ یہ حدود صحرا پر واقع تھا اور پاس ہی ارض سواحی شے نہروں کے پانی اور زرعی فصلوں نے سرسبز و شاداب بناد رکھا تھا۔ جنگ کا پانسہ مسلمانوں کے خلاف پلٹتا تو وہ صحرا کی طرف پھپھکا سکتے تھے تاکہ جنگی چال چل سکیں، اپنے لشکر سے چاہیں جی کر ان کے لیے جراثیمی حملہ ممکن ہو۔ اور اگر جنگ کا پانسہ ایرانیوں کے خلاف پلٹتا تو ان کے پیچھے آبی دلدلیں تھیں جہاں ان کے لیے قتل و حرکت دشوار تھی۔

② یہ میدان جنگ خندق شام پر¹ اور مشرق کے درمیان گھرا ہوا تھا۔ اس کے دائیں طرف اور شمال میں پانی کے دھارے تھے۔ مسلمانوں نے جوش قدمی کر کے حصن قدیس پر قبضہ کر لیا تھا جہاں ان کے سپہ سالار سعد بن ابی وقاصؓ لشکرِ یوسف فرما تھے۔ مسلمان اس زمین پٹی پر قابض ہو کر اپنی ضروریات حسبِ خواہش پوری کر سکتے تھے اور انھوں نے ایرانیوں کے لیے ننگی سی جگہ چھوڑی تھی جس سے ان کی عددی برتری سے فائدہ نہ لے سکی تھی۔ اس ننگی محاذ پر ایرانیوں کے لشکر ہزاروں کے لیے آسانی سے قتل و حرکت ممکن نہیں تھی، بھروسہ سوراخ ایرانیوں کے سامنے تھا اور ہوا کا کڑخ بھی ان کے مخالف تھا۔

③ رستم نے جنگ سے پہلے مسلمانوں کو اس پوزیشن سے ہٹانے کی کوشش کی تھی لیکن سعدؓ ٹانڈوٹن کے اس ارادے سے بھڑکی آکاہ تھے۔ انھوں نے سواروں کے علاقے میں ایرانی لشکر کے خلاف چھاپہ مار کارروائیاں کر کے رستم کو اپنے سامنے آنے پر مجبور کر دیا یہاں تک کہ اس کے ساتھی چٹا آٹھے گھران کے لیے کوئی اور چارہ دہی نہیں تھا۔ یوں معمرؓ قادیسیہ میں مسلمانوں کی کامیابی ایک سو بڑی جنگی لشکر کا نتیجہ تھی۔

④ مسلمان مجاہدین اعلیٰ ہمسائی و عربی ممالک میں رکھتے تھے۔ تختہ اتردا اور عراق میں اویسین لڑائیوں سے انھیں جو تجربہ حاصل ہوا تھا وہ اس معرکہ میں کام آیا تھا۔

⑤ مسلمانوں کا ایمان پختہ تھا اور وہ ہر آن شہادت کی طلب رکھتے تھے جیسے کہ ایک روایت میں ہے کہ مساکر اسلام میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جو لوٹ کر اپنے اہل و عیال کے پاس جانا چاہتا ہو۔ انھیں اس آیت قرآنی پر پورا پورا یقین تھا:

﴿لَا تَحْزَنْ جُنْدُ اللَّهِ لَأُولَٰئِكَ عَلَيَّتْ حُتْلَةٌ كَثِيرَةٌ ۚ يَأْذِنُ اللَّهُ﴾

”سننے والے گھبراؤ کہ اللہ کے حکم سے کثیر گروہوں پر غالب آئے۔“ (البقرہ 2: 249)

1 خندق شام پر: یہ خندق شام اور عراق (عربی میں ”ساور“) سے منسوب تھی۔ تیسری اور چوتھی صدی مسیح میں شام پر نام کے جن حکمران ہوئے۔ یہ خندق قانا شام پر اہل (240 تا 271 م) نے کھودی تھی۔ (اسٹیکلہ پمپٹا، تاریخ عالم، 128/2 تا 129)

دُش کا واپائی

پرنس قاس کا معروف جھنڈا تھا جو سلطنت سراسیمہ کے آٹاز سے سرکاری جھنڈا چلا آ رہا تھا۔ اس کی چوڑائی 8 ذراع اور لمبائی 12 ذراع تھی۔ اس کا پھیلاؤ تقریباً چار مربع فٹ تھا۔



قاس (قاس) کے سامانی پرستانوں کا پرچم "دُش کا واپائی"

بلجی کہتے ہیں کہ اس سے پہلے ایرانی تمام جنگوں میں کامیاب رہے تھے جن میں دُش کا واپائی لہرا رہا ہوتا تھا۔ یہ پرچم مرکزِ دُش میں کنج بادشاہ کے پاس بھی تھا۔ وہ لوگ ہر جگہ کے بعد اس پر جواہر چھاد کر دیتے تھے۔ اسے سونے، چاندی، جواہرات اور موتیوں سے سجایا جاتا تھا۔ انھوں نے علمِ نجوم کے حساب سے اس پر ایک طسم بھی نقش کر رکھا تھا۔ وہ لوگ اس سے برکت حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے تھے اور مہلتے کے ساتھ اس کی خرید و بیچ کر جاتی تھیں حتیٰ کہ اس نالاب اور اچھوتے جھنڈے کے لیے پانچ سو دھان (جوئی پر دہست) مقرر رہے جو اسے اٹھانے والے کے آگے چلتے تھے۔

فریدی طوی لکھتا ہے: "اس پرچم پر سورج کی عینکی رنگ کی شبیہ تھی جس کے اوپر شہری چاند لپایا تھا۔" اور مسعودی کہتے ہیں: "قادیانہ کے دن وہ (دُش کا واپائی) بزرگ بن خطاب لٹکا لے ہاتھ لگا۔ لیکن عینکی کا کہنا ہے کہ یہ جھنڈا قبیلہ شیخ کے ایک آدمی نے اٹھایا تھا، پھر سعد بن ابی وقاص لٹکا آئے شاہِ روم کی ایشیائے گراں مایہ کے ساتھ امیر المومنین عرب بن خطاب دُش کی خدمت میں مدینہ لے آئے تھے۔

دُش کا واپائی کا شہر گیارہ کسری میں ہوتا تھا جو قصرِ مدائن سے حاصل ہوئے تھے۔ ان میں بزرگروں کی ملکہ شہریں، بادشاہ کا سپاہی گھوڑا شہر، اس کا سپاہی اور کسری کی "بہار" نامی فرشِ شمال تھے جو نوے کڑ لہا اور دس کڑ چڑا تھا۔ اس میں پھول پنجاں، درخت، شہریں، تصویریں اور شیے سب ہوتے، چاندی اور جواہرات سے بنائے گئے تھے اور موسمِ بہار گزرنے پر اس کی یاد میں اس فرش پر بیٹھ کر بادشاہ اور اعیانِ حکومت شراب نوشی کرتے تھے۔¹

¹ دُش کا واپائی "کا دُش" کو پار کا پلایا جاتا تھا جس کے باعث مہدیہ پر فردوس (ظالم بادشاہ) نے خاکہ پرچم حاصل کی تھی۔

(حسن المقاتل (قاسی) ص 383)

قادسیہ سے مدائن تک

فتح قادسیہ کے بعد سپہ سالار باغلی سعد بن ابی وقاص بن کلاب نے ڈیرہ بن حویہ کی قیادت میں متعدد الجوش جبرہ اور کوفہ کی طرف بھیجا جہاں خزرجان کے دو رہنما ایک امیر باغلی لشکر ڈیرہ سے ڈالے ہوئے تھا۔ خزرجان نے روفو راہ اختیار کرنے ہی میں غایت جاتی۔ پھر لشکر اسلام نے جیل قدی کی اس کے بعد کے سالار عبداللہ بن مسلم بن کلاب سے جنگ شروع کی۔ سعد بن ابی وقاص نے پیچھے ہٹ کر مدینہ پہنچے۔ پھر سپہ سالار ہاشم بن جبہ تھے جس نے حضرت سعد بن ابی وقاص نے اپنا نائب بنایا تھا۔ آخر میں عقب کے سالار خالد بن عرفطہ بن کلاب (شوال 16ھ / نومبر 636ء) اسلامی لشکر ایمانوں کا مالی قیادت ملے کے بعد اب تمام لشکر سواروں پر مشتمل تھا۔

عبداللہ بن مسلم بن کلاب نے کوفہ جا کر قیام کیا اور ڈیرہ سے ’نہرس‘ پہنچ کر دشمن کی ایک جمیعت کو شکست دی جس کی قیادت بھیری کر رہا تھا۔ باغلی باغلی کی طرف فرار ہو گئے۔ ڈیرہ نے وہاں تک ان کا پیچھا کیا جہاں خزرجان، بھیری، امیران اور ہرجان وغیرہ اکٹھے ہو چکے تھے۔ سعد بن کلاب نے بھی ’نہرس‘ کی طرف جنگ قدی کی، پھر تمام اسلامی لشکر باغلی کی جانب بڑھا اور امیران، بھیری و کھنہ تہر ہو گئے۔ (تفسیر 47)

اس دوران میں امیر المؤمنین عمر فاروق بن کلاب نے مدینہ کو روانہ کر دیا۔ دسے کے ساتھ ایک کی طرف بھیجا تاکہ وہ ایمانیوں کو مصروف رکھیں اور ان کی جنگی کوششوں میں رکاوٹ نہ لیں۔ اسے میں ہرجان پیچھے ہٹ کر اپنے وطن امداد چاہا۔ فرزانے نے اپنے مستقر بنالہ کی دہلی اور خزرجان اور ہرجان لپکا ہو کر مدائن میں ڈٹ گئے۔ وہ شہر بارگاہ ایک بیانی فوج کے ساتھ پیچھے چھوڑ گئے جس میں الہاب (دوبند، آذربائیجان) کے لشکر شامل تھے۔ ہرجان کے باقی دسے کوئی اور دیر کب کے درمیان خیر دن تھے۔

1. خزرجان (خارجان): لپکا ہوتے امیرانوں کے خلاف انہوں نے 11ھ میں امیرانوں کا تختہ توڑا۔ ان کا خزانہ بھی ان کے ہاتھ آ گیا جو عمروں کے ہاتھ پہنچ گیا۔

2. ہمدان: امیران کا پرچم کرمانشاہ (ہمدان) کے سرخی میں واقع ہے۔ آدھی 25 ہزار ہے (الحمد، فی الحاحیہ)۔ ہمدان صوبہ ہمدان میں اس کے دار الحکومت ہمدان سے تقریباً 70 کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ ہمدان کے 60 ہزار شہریوں میں تقریباً 80 کلومیٹر اور مشرقی طرف 20 کلومیٹر ہے۔ (ریفرنس آف دی

ولڈس، 148) ہمدان کرمانشاہ سے اسطہان جانے والی شاہراہ واقع ہے۔ شمال اتر لیبہ پر مشرقی طرف آٹھ سے پچھلے سو سو ہزار کلومیٹر ہے۔ (ولڈس آف دی ماسائی، 10) میں ایک آٹھ وکی قلم قادی میں جنگ کرمانشاہ کی طرف کے بارے میں مختلف بات چیت ہے۔ جنگی صوبہ بن کر 18/639ء یا 19/640ء اور اس آٹھ (ایسٹرن، ولڈی اور کیٹی (Caalon) 643ء کے ہمدان کا علاقہ پہلے ہمدان (ہمدان) کا نام ویا کرکلا تھا۔ آٹھ دسے ہمدان کے قیامات میں شامل کر دیا گیا۔ 998ھ 1589ء میں ہمدان اس وقت مغربی میں یہاں پتلا لڑا دے ایک کلمہ خیر کیا (پھر اس پر حوالہ نہیں ہو گئے)۔ خلیفہ اور اہل کے انتقال کے بعد ہمدان کی قدر و قیمت میں بکارت ہوئی اور شہر کو چھان سے نکال دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں 1072ھ 1603ء میں ترک سے دوبارہ لڑائی ہوئی۔ 1146ھ 1730ء میں تاتاریوں نے ان کو اسے ہمدان کی بارگاہ خیر کیا (اردو وائومعارف اسلام: 528/22)



نقشہ 47

عراق کی فوج کی تاریخ

زیر رہنمی حیدر علی خان اور ان کے لشکر نے ہمدانہ صوبہ کے دشمن پر دھاوا بول دیا۔ زبردست لڑائی میں شہریار حیدر کے خادم پاش کے ہاتھوں مارا گیا اور اس کی فوج بکرا گئی۔ مسلمانوں نے بہرہیر کی طرف پیش قدمی کی تو سلاطین اولوں نے ادا سے جزیرہ کی طرف پستل کر لی۔ زبردست سلاطین کے فوج میں یوران کے زیر مکان شامی کھانہ آئے کرکست دی۔ ادھر امامتوں نے مسلمانوں کو قتل و کھنڈ کرنے کے لیے ہستان کسری سے ایک پانچو شیر مسلمانوں کی طرف چھوڑا جسے سعد علیا کے بھتیجے پاشا بن جبران علی داس لٹکانے کو اسے مار ڈالا، پھر لشکر اسلام نے بہرہیر کی طرف کوچ کیا اور اس کی فیصل کے سامنے چا پانڈ ڈالا۔ بہرہیر عراق کی سات ہستیوں میں سے ایک تھا اور یہ راجہ کے مغربی کنارے پر واقع تھا۔

بہرہیر زعفری میں اسے نوبہر کہا جاتا ہے۔ یہ قوت مملکت تھی۔ یہ ان سات ہستیوں میں سے ایک ہے جن کے جوئے کا نام عائن ہے۔ یہ وہ آزد ہے جو کہ آزدیہ کا صوبہ ہے جس کے مملکت ہیں۔ اور یہ کہ گالہ "یا" اور یہ کہ بھیر ہیں "یا" (معجم البلدان: 515/1)



مسلمانوں کے ہاتھوں بہر سیر (مغربی مائن) کی فتح



دجلہ پاراسطانیہ اور مشرقی مدائن (مشرقی مدائن) پر طیار

81766-1
نقشہ 40

سقوطِ مدائن

(صفر 16ھ / مارچ 637ء)

مدائن ایک بڑے شہر کا عربی نام تھا۔ یہ جن مساتہ بستوں پر مشتمل تھا، ان کے نام یہ تھے: دجلہ کے مشرقی ساحل پر طبلون، اسفاہن (شاہی محلہ)، اور رومہ¹ آباد تھے۔ انہیں مدائن القموٹی (بڑے والا مدائن) کہتے تھے۔ دجلہ کے مغربی کنارے پر بہریرہ، باس آباد، سلقہ² اور ساباط نامی بستیاں تھیں۔ انہیں مدائن الدیلم (قرمبی مدائن) کہا جاتا تھا۔ دریا کے دونوں کناروں پر یہ بستیاں متصل یا قریب قریب واقع تھیں۔

عراق کے غزوہ آقا قدس کے چار کروہ قدیم نقشے میں بہریرہ کو دجلہ کے جنوبی کنارے پر رومہ اور اسفاہن کے باہم واقع دو بڑے شہروں کے اندر دکھایا گیا ہے۔ لیکن جگہ "سومر" شمار 27 (1979ء) میں درج ہے کہ آقا قدس کی کھدائی سے ثابت ہوا ہے کہ بہریرہ دجلہ کے مغرب کی طرف۔ دو درختوں کے اندر واقع تھا جس کے بارے میں پہلے خیال تھا کہ یہ سلقہ کے گرد اگرچہ جبکہ سلقہ کی جائے وقوع بہریرہ کے مغرب کی طرف بتائی جاتی ہے۔ ہم نے 48 اور 49 نمبر نقشوں میں یہی دکھایا ہے۔

بہریرہ کی فتح

سپہ سالار اسلام مسجد بننے والے تھے جس میں صفحہ نہیں ہوا کہ بہریرہ کے ارد گرد نصب کرادیں۔ ان کے ذریعے سے فصیل پر شکاری کی جاتی رہی اور یہ محاصرہ وہاں جاری رہا۔ اس کے نتیجے میں ایرانی دجلہ پار کر کے اسفاہن اور طبلون کی طرف چلے گئے۔ انہوں نے دریا کا پل جلا دیا اور تمام کشتیاں اپنی طرف جمع کر لیں۔ مسلمان رات کی تاریکی میں بہریرہ کی فصیل پر چڑھے اور شہر کی گلیوں میں سے گزرتے ہوئے دریا تک جا پہنچے جہاں سامنے شاہان فارس کا مستقر اسفاہن رکھائی دیا تھا (صفر 16ھ / مارچ 637ء)۔ انہیں رات کے اندھیرے میں ایمان کرنی کا مضبوط پلہ دیا گیا۔ غزوہ آقا قدس مسلمانوں نے اسے دیکھ کر غرور سے بغیر پلہ کرنے شروع کیے تھے کہ صبح ہو گئی۔ بڑا گرم تھا۔ گھبرا کر اپنے خزانے پیچھے ہٹنے شروع کر دیے۔ اس وقت دجلہ شہرانی میں تھا۔ مسجد بننے والے گھوڑوں پر تیرتے ہوئے دجلہ عبور کرنے کی تدبیر اختیار کی۔

مسلمان دجلہ عبور کرتے ہیں

600 مسلمان کھڑکسواروں کا دستہ کھینچ کر آٹھواں بیڑوں کی آٹھیاں باندھ کر آگے بڑھا، ان کی قیادت عاصم بن عمروؓ تھی کہ رہے تھے۔ دجلہ سے

۱ سلقہ یا سلیو کی: سلیو کی یا سلیو ہوں نے اس نام کے کئی شہر باندھے جن میں سب سے مشہور شہر (سلیو کی) دیا ہے۔ دجلہ کے کنارے واقع ہے جسے سلیو کی (پانچویں صدی عظیم) نے آباد کر کے مملکت سوریا کا دار الحکومت بنایا تھا اگرچہ بعد میں اس نے اٹھارہ گوارا حکومت بنالیا۔ ۶۹0 ق م میں اس پر پانچویں (قدیم پارس) قابض ہو گئے۔ بعد میں سلیو کی اور پانچویں فون کے کنٹرولوں پر مدائن آیا ہوا۔ (المصنف فی الاعلام)

[illegible]

دشت نو دشت ہیں دربا بھی نہ چھوڑے ہم نے

پھر یہود باطنی (مخفی) 817ھ تک تھے جس وقت اسے کفر خواہ اس کے کیا کیا کہے۔
 ان کی بات ہے ان کفر خواہ باطنی اور کائنات کے ناموس (الحقیقہ، مادیات، عرصہ)
 کے آخر میں آئندہ جو کہہ رہے ہیں اسے حاصل ہے۔ مصر میں جو شیطان کے ہاں بھی
 (62)۔ آج کل طوائف اہل ان میں میں واقع ہے۔ اور اوراد و معارف اسلامیہ کے مطابق
 جو کہہ رہے ہیں۔ شریکے جیسے کہ ابولہریرہؓ کے جواب میں ”مطلوبان عین“ نامی غافل
 اور (437-438) اور (466) میں جو کہہ رہے ہیں ان کے سرکاری میں
 ناہنجہ اور نہ ہلکا ہے۔ (ابوہریرہؓ معارف اسلامیہ: 561/560)

ایمان کسریٰ کا سقوط

اس کی توقع ہی نہ تھی، لہذا وہ فرار ہوتے وقت اپنے بیشتر اموال بیچنے

پھر سیدنا ابراہیمؑ کے ہمراہ مسلمان قہرا پیش ہیں داخل ہوئے اور اس فتح عظیم پر اللہ کے حضور میں نماز شکرانہ ادا کی۔ اس وقت سیدنا ابراہیمؑ نے یہ آیات تلاوت کیں:

كَلِمَاتٍ كُنَّ لَكُمْ حَيَاتٍ وَمَوْتًا ۚ فَتُحْكَمُونَ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْأَنْحَامِ ۚ
كَذٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝٤٠

”وہ کہتے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے، اور کھیتیاں اور شاندار محل، اور آرام کی چیزیں جن میں وہ عیش کر رہے تھے۔ اس طرح ہم نے ان سب کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔“¹

اسی قصہ انجیل میں مسیح عیسیٰ دوم نے نبی سلیمان کا نام مبارک چاک کیا تھا اور پھر وہ نبی سلیمان کی پیروی کے مطابق نہیں قتل ہوا تھا، اور کہیں یزید موسم اور سعد بن ابی وقاص کے قصوں کے ایسے نکالے گئے تھے۔ ان قصوں نے فرمایا:

﴿قُلِ اللَّهُمَّ مِلْكَ الْمُلْكِ تَوَكَّلْ عَلَى الْمَلِكِ وَنَافِعُ الْمَمْلِكَ مِنْ تَشَاءُ وَنُجَاةُ الْمُنْكَ مِنْ تَشَاءُ﴾

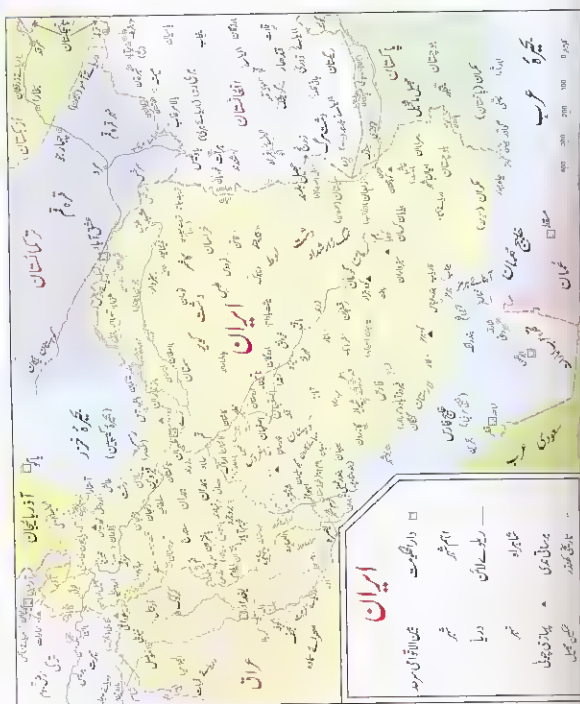
”کہہ دیجیے: اے اللہ! اے تمام بادشاہی کے مالک! تو مجھے چاہے باوشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے باوشاہی جھین لیتا ہے، اور تو ہی جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔ میرے

عمری ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں۔ بے شک کوثر جیز پر خوب قادر ہے۔²⁴

حضرت سعدؓ نے دین ایک سلام سے نماز پڑھ کر کی اٹھ کر کشیاں اٹکیں۔ اس سے کھان کا دن تھا۔ قعر اخیل میں جس جگہ کربئی کا تختہ تھا وہیں منبر رکھا گیا اور اسی قعر میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ یہ پہلا جمعہ تھا جس سرزمین میں ادا کیا گیا۔ اس روز 16 جمادی الاول 637ء کی 29 تاریخ تھی۔

1 الدخان 25:44-28.

2 إلى عصره 26:3.



حصہ دوم باب سوم

مسلمان بلاد فارس میں داخل ہوتے ہیں

1

محرکہ جولو اء

(اول ذی قعدہ 16ھ / 24 نومبر 637ء)

اہل فارس کا نیا بیابان

ہمدان اور ہمدان^۱ کے درمیان جہلی شاہ اور جہلی جو جلولاء^۲ اور رطلوان سے گزرتی تھی جبکہ یزید کو روئے سقوط ہمدان کے بعد ہمدان کو خارجی دارالحکومت بنالیا تھا۔ جلولاء، ہمدان سے 150 کلومیٹر شمال مشرق میں تھا اور میران بن بہرام نازی کی بیٹی پڑاؤ ڈالے ہوا تھا۔ اس نے تاحہ بندہ ہو کر خندقیں کھدوا رکھی تھیں۔ ہمدان سے پہلے ہوئے والا لشکر اور ایلیاب، آذربائیجان اور کوہستان (جہاں) اور اہواز کے مشرق میں واقع اندرون فارس کے علاقوں سے آئے والے اہل اہل فکر اس کے درمیان جمع ہو چکے تھے۔ یوں ایرانیوں کو ہر روز نئی کلمہ پڑھنی رہی تھی۔



ہمدان (ایران) کا خوبصورت منظر

ہاشم بن عقبہؓ جنگ کی کمان کرتے ہیں

سپہ سالار سعد بن ابی وقاصؓ نے ہاشم بن عقبہؓ کی قیادت میں 12 ہزار مجاہدین روانہ کیے۔ متعدد الجیش کی قیادت قطعاً بن عمرو بن عبد اللہ کرتے رہے تھے۔

۱۔ ہمدان: ایرانی کا یہ شہر ایرانی کے جنوب مغرب میں (کوہ القم کے دامن میں) واقع ہے۔ مملکت ہمدان (ہمدان) کے عہد (قبل مسیح) میں جو اکبر بن کیکاؤ تھا۔ یہاں سلجوقی دور کے آثار ملتے ہیں۔ اس کی آبادی ایک لاکھ 75 ہزار ہے (المستجد فی الامصار)۔ یہ مسیحیوں کا دارالحکومت ہے۔ مسلمانوں (۶۳۰ تا ۶۳۷ء) 1220ء میں ہمدان کو فتح و تاراج کیا۔ 4789۰۰ میں گمناں کاہار نے غارت خانہ سمارکاں دیا اور اس کے محفل، جو اب اللہ آباد کہلاتے ہیں، یہاں شہر سرحد بنا۔ یہاں مشرقی عربی کی کچھ رہگس ہے۔ (امروزہ صرافہ اسلامیہ: 187، 188/23)

2۔ جلولاء: عراقی کا یہ شہم نائنین کے جنوب میں واقع تھا (ہمدان سے ہوا)۔ کے کنارے واقع ہے۔ ان دنوں اسے قزل لڑاؤ کہتے ہیں (المستجد فی الامصار)۔ جلولاء دراصل ایک یونانی ندی ہے جو جھوٹا کی طرف بہتی ہے۔ اس کا نام جلولاء اس لیے رکھا گیا کہ یہ یہاں مقتول ایرانیوں کی لاشیں سے بھر گیا تھا۔ جلولاء آخر بخ (توس) کا ایک شہر بھی ہے جو آج کے ہمدان سے 24 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ (معجم البلدان: 2/156)

یہ لشکر چار دنوں میں حلوہ پہنچ گیا۔ سات ماہ میں ان کی ایرانیوں سے آتی (80) لڑائیاں ہوئیں جن میں بیشتر مسلمان غالب رہے اور ہزار ہا ایرانیوں نے ہمارے کشتوں کے چھپے پناہ لی۔
حلوہ وہ جگہ ہے جہاں دریائے دجلہ کے کنارے واقع تھا۔ اس کے دائیں جانب دفاعی استحکامات دریائے دجلہ کی قدرت بہت مضبوط تھے۔ اور اس کے سامنے ایک بڑی کھج اور بڑی خندق مائل تھی جس سے کچھ فاصلے پر کھڑی کی شاخ دار رکاوٹیں نصب کی گئی تھیں تاکہ کھڑسواروں کا حملہ رکا جاسکے۔ خندق کے درمیان آنے والے کے لیے راستے چھوڑے ہوئے تھے۔

سقوط حلوہ

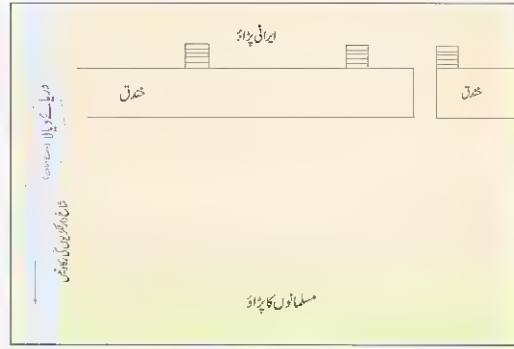
آخری خونریز معرکہ کے بعد ایرانی چھپے ہوئے مسلمانوں نے ان کا چھپا کر کے دے چنی رکاوٹوں کے اندر نہیں گھیر لیا۔ درمیانی گزرگاہوں میں خونریز لڑائی ہوئی۔ ایرانی چھپے ہوئے خندق میں گرسے تو وہ اس میں بڑھیاں بنا کر اپنی جانب کھینچ گئے۔ اب یہ خندق ان کے مضبوط دفاع کے لیے کارآمد نہ رہی۔ مسلمانوں نے صورت حال بہانہ لی اور پلٹ کر دشمن پر رات کے غلطی کی صف بندی کر لی۔ ایرانیوں نے یہ دیکھا تو انھوں نے خندق اور چنی رکاوٹوں کے درمیان شاخ دار رکاوٹیں نصب کر دیں اور ان کے درمیان گزرگاہ درگاہیں بنائیں جہاں سے کھڑسوار مسلمانوں سے دو دو ہاتھ کر سکتے تھے۔ اس دوران میں رات چھاگئی اور درختوں لکڑی کا ٹکڑا ہونے لگا۔ مسلمان یوٹس کے خندق میں داخل ہونے کے راستے تک پہنچ گئے اور ایرانیوں کو پسپا ہو کر خندق میں چلے جانے سے روک دیا۔ ایرانی دائیں اور بائیں جانب پہنچنے والی شاخ دار رکاوٹوں میں چھپتے چلے گئے۔ مسلمانوں نے انہیں غصے میں کرکٹ کیا۔ اس معرکہ میں ایک لاکھ ایرانی ہلاک ہوئے یہ حلوہ حلوہ، صبح دہائی کے آٹھ ماہ بعد اول ذی قعدہ 16ھ 24 نومبر 637ء کو ختم ہوا۔

سقوط حلوہ

سپہ سالار سعد بن ابی وقاص نے چاروں مسلمان علوان کی طرف روانہ کیے۔ راستے میں حلوہ اور حلوہ کے درمیان غنائیم کے مقام پر ہران کے لشکر سے تصادم ہوا جس میں ہران مارا گیا۔ اس دوران میں ہرگز و غنائیم شرق میں زے کی طرف راہ فرار اختیار کی۔ حلوہ ان کا سقوط تصادم بن عمر و حلوہ کے ہاتھوں میں آ گیا۔ یہاں سے مسلمانوں کو بغیر مال غنیمت ملا۔ یہ مال غنیمت مدینہ پہنچا تو اسے دیکھ کر امیر المومنین عمرہ رقیہ حلوہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ کہیں اس سے مسلمان ہتھے میں نہ پناہ لیں۔

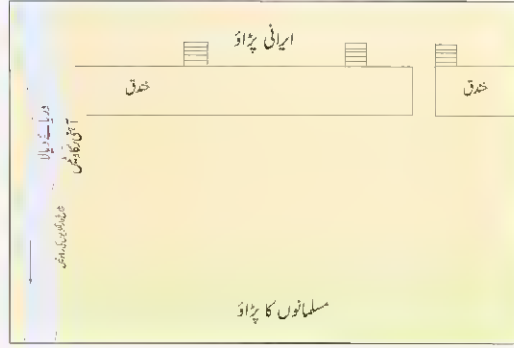
حلوہ کے اور گرد کی فتوحات

سعد بن ابی وقاص سے فارغ ہوئے تھے (ذی قعدہ 16ھ 24 نومبر 637ء) اس وقت سے قبل بنی قریظہ نے ہران کے فوج میں چھاپا مارا۔ کارروائیوں کے ذریعے سے ایرانیوں کو مصروف رکھا تھا۔ امیر المومنین عمرہ رقیہ نے اب عبد بن غزوہ ان کے حلوہ کو، صومر کیا کہ وہ فارس کے دوسرے حلوہ پر شریک بنادیں اور وہاں کی ایرانی فوجوں کو روکے رکھیں تاکہ دوسرا میدان میں حصر نہ لے سکیں اور جب تک کہ وہ نہ ہوں تو ایرانیوں کا دفاع کمزور رہے۔ یہ حلوہ آگے بڑھ کر اس علاقے کو فتح کر لیں۔ عبد بن ابی وقاص کے ہمراہ 500 تا 800 غلامین تھے۔ ان کے مقابلے میں لکھنے والے ایرانیوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ اس کے باوجود لشکر اسلام نے ایرانی فوج تباہ و برباد کر دی۔ پھر انھوں نے حلوہ کے دفاع پر مامور ہونے کو شکست دی۔



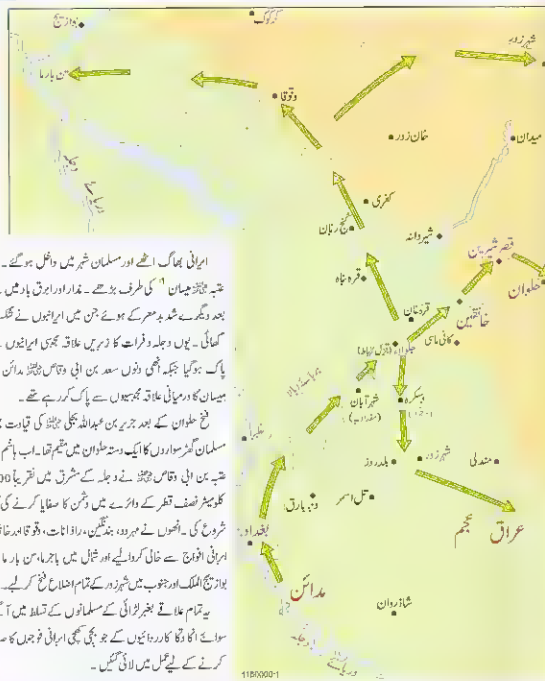
نقشہ 51

معرکہ جلولاہ (۱۹) اسلامی اور ایرانی لشکرات نے سامنے



نقشہ 52

معرکہ جلولاہ (2)



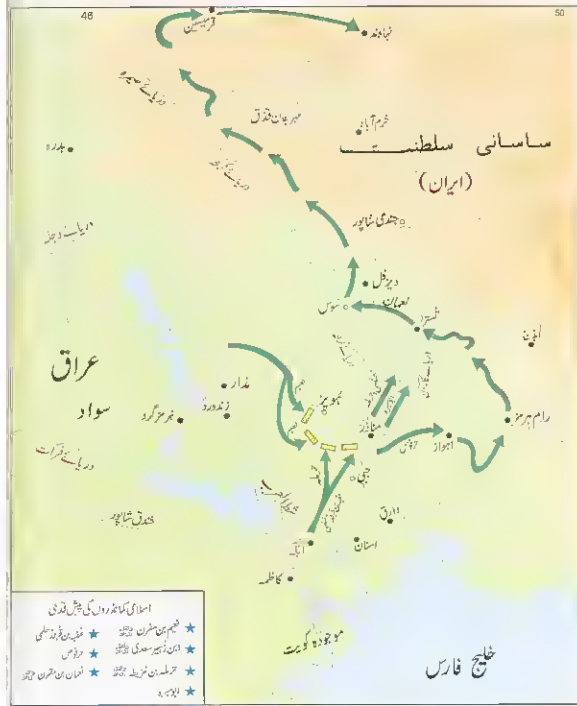
ایرانی بھاگ اٹھے اور مسلمان شہر میں داخل ہو گئے۔ پھر
عقب ہٹاؤ دیا۔ اہل عرب کی طرف بڑھے۔ ہزار ہا عرب بادشاہ کے
بعد دیکھ کر شہر کے ہونے جن میں ایرانیوں نے شکست
کھائی۔ یوں دہلہ و فرات کا درمیان علاقہ بھی ایرانیوں سے
پاک ہو گیا جبکہ ابھی دوسرے سعد بن ابی وقاص حبشہ کی قیادت میں
مصر کا درمیان علاقہ بھیجے ان سے پاک کر رہے تھے۔
فتح طوان کے بعد جزیرہ بن عبداللہ مکی حبشہ کی قیادت میں
مسلمان گھڑسواروں کا ایک دستہ طوان میں بھیجا تھا۔ اب انہیں
عقب ہٹنے کی ہمت نہ تھی۔ انہوں نے دیکھ کر شہر کے مشرق میں تقریباً 200
کلومیٹر نصف قطر کے دائرے میں دشمن کا سٹاپ کرنے کی ہم
شروع کی۔ انہوں نے میرور، جندلین، رافا، اناط، و قرقا اور خانکر
ایرانی افواج سے خالی کر دیے اور شمال میں بائراہن بارما اور
ہارنچ الکلک اور جنوب میں شہزادہ کے تمام لشکارے جمع کر لیے۔
یہ تمام علاقے بغیر لڑائی کے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے
سوائے اٹھارہ کارہائیں کے جو ابھی بھی ایرانی فوجوں کا سٹاپ
کرنے کے لیے عمل میں لائی گئیں۔

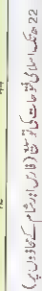
1180/000-1

تقریباً 50

معرکہ جلولاء کے بعد دشمن کا صفایا

1۔ حبشہ: اہل عرب نے عراق کا ایک صوبہ ہے جو ایران کی حدود سے ملتا ہے۔ اس کا دارالحکومت البندارہ ہے (جو اب اسے بصرہ پر واقع ہے۔) حبشہ کے باشندے
عماد علی الغزالی: بکونہ قلعہ صالح اور الجسر الکبیر ہیں۔ (المستند فی الآحادام)





الجزیرہ اور آرمینیا کی فتوحات



میدان میں صوماء مسجد



دھوکا اسٹیشن

عدائیں میں داخل ہونے کے بعد سعد بن ابی وقاصؓ نے امیر المومنین عمر بن خطابؓ کو خط لکھ کر فتح کی بشارت دی، اموی خلیفہ دربار خلافت میں ارسال کیے اور بیتِ جاوہر فتح کرنے کی اجازت مانگی۔ لیکن امیر المومنین عمر فاروقؓ نے اس کی اجازت نہ دی کیونکہ یہ بات بلاوجہ فوجیات کا دائرہ بڑھانے کی پالیسی کے خلاف تھی، تاہم انھوں نے عدائیں کے ارد گرد جلاوا اور ملوان میں ایرانی لشکروں کا صفحہ بکرنے کی اجازت دے دی تھی۔ اسی دوران میں جب امیر المومنین عمر فاروقؓ نے شہر میں پہنچیں کہ ایرانی مسلمانوں سے جنگ کے لیے کہا اند میں جمع ہو رہے ہیں تو انھوں نے اس خطرے کے سبب کے لیے جنگ کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کی اجازت عطا فرمائی، چنانچہ پچیس ہزار کے دستوں نے مختلف دستوں میں پیش قدمی کی اور پہلی ساسانی سلطنت فتح کر کے

چلے گئے۔ دو دن واپس سالاروں کی قیادت میں یہ واقعات اس طرح پیش آئے،

① عبداللہ بن مسعودؓ: انھوں نے کرب بن دہل اور عوز بن دہل کے پانچ ہزار بہادروں کی سمیت میں عدائیں سے تقریباً 220 کلومیٹر شمال میں واقع شہر فتح کیا۔ یہ واقعہ جمادی الاولیٰ 16ھ / جن 637ء میں پیش آیا۔ پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے دہلی بن اہل غزوی کی قیادت میں 4 ہزار مجاہدین آگے بھیجے جنھوں نے مہمل¹ اور نیوئی فتح کر لیے۔ یہاں دشمن کی فوجیں ایرانی اور رومی غلبوں اور ان دؤں کے طاقت حریفوں پر مشتمل تھیں۔²

② عمرو بن ماکہ بن نبیہؓ: انھوں نے قرقیہ یا اور فرات کے کنارے واقع مہمل (میت) فتح کیے۔

③ عباس بن شہمؓ: ان کا 5 ہزار کا لشکر جنھوں میں تقسیم ہو کر درجن واپس علاقوں کی طرف بڑھا۔

(لی سبیل میں مدی جٹان کا دستہ فرار کے راستے فرات کے کنارے واقع رقتہ پہنچا تو شہر والوں نے ان کے آگے ہتھیار ڈال دیے۔

1. فوسل بانو سسل، شہر قالی عراق میں، جہاں کے کاہنوں نے اپنے اور سو یہودیوں کا باران حکومت ہے۔ اس کے قریب اشوری دارالحکومت نیوئی کے کنٹرل ہے۔

2. اس سے پہلے بات ثابت ہوتی ہے کہ اہل اسلام سے دشمنی مہم قدم سے چل آ رہی ہے، چنانچہ اس واقعہ ایرانی اور رومی اپنے لشکر 9 ہت اور باہمی دشمنی

بہا کر سب مسلمانوں کے خلاف متحد ہو گئے تھے۔ اسی طرح آج بھی جہان اسلام نے مل کر اسلام کے خلاف صف آرائی کر رکھی ہے۔

3. دقت، یہ عثمانی شام میں دو جنگیں کا رہے۔ پہلی کیوں (یہاں ہزار) نے اس کی بغاوت کر رکھی تھی۔ ہزاروں ایشیہ نے اسے اپنا گروہی دار لکھا تھا، اس لیے یہ

مدیہ ایشیہ کہا لے لگا۔ تاہم یہاں نے اسے تیسری صدی عیسوی میں برطانوی لکھا۔ (المستند فی الامام)

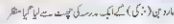


نہادہ اور ہمدان کی طرف اسلامی حسا کر کی پیش قدمی



اسلامی عساکر کی قادسیہ سے عراق، اہواز، رے، اصفہان اور الجزوہ کی طرف پیش قدمی

[illegible]

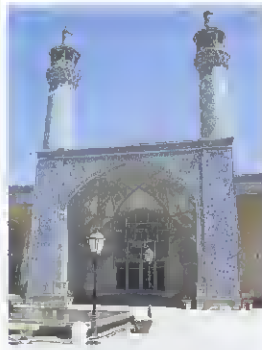


کالہی پر واقع ایک قلعہ تھا جس تک پہنچنے کا راستہ اس سے پیچھے سے ہو کر جانا تھا اور قلعے سے نکلتے مسلمانوں سے لڑائی کرتے اور شکست کھا کر قلعے میں لوٹ جاتے۔ پوراشن خلیفہ نے میں پر مبنی "وہ قلعہ بند ابراہیموں تک پہنچ نہیں سکتے تھے، لہذا انھوں نے کہا کہ جانے اور ان کے سامنے پسپا ہوتے ہوئے پیچھے گھبراہٹ میں گاہ میں چلے آئیں۔" یہ امر، مورخین نے ابراہیموں کے مقابلے میں قلعے، خوب لڑائی کی، پھر انھوں نے ظاہر ہو سکتی تھی۔

[illegible]

ہندو مسلمانوں کی پہچانی سے صرک کا کھانگے اور قلعے سے نکل آئے۔ جب وہ قلعے سے ناسے دور پہلے آئے تو مسلمانوں نے کمین کا دسے نکل کر ان پر چھاڑی جتا کال دیا اور کشنوں کے پیٹھ لگا دیے۔ یوں ابراہیموں کے عظیم ترین لشکر کی قسمت کا فیصلہ ہو گیا۔ نہادند کا یہ سقوط حمد المبارک 16 محرم 19ھ 15 جنوری 840ء کو مکمل ہوا اور اس سرکے میں عثمان غنیؓ نے شہادت پائی۔

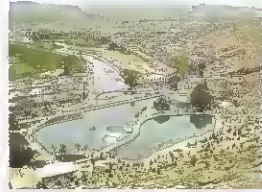
پھر مسلمانوں نے ہماراں کا زرع کیا اور اس کے سکران خسرو و عظم کو اپنا دہی حشر کفر آچا جرنہادند کی سپاہ کا دوا تھا۔ اس کے پاس اتنی فوج تھی کہ نہادند کی ہی پرہمت سے بچ جا تا، لہذا اس نے فی الفور دوا ہوا اور دہتے مسلمانوں کے غولے کر دیے۔ پھر ”ماہینا“ دالوں نے ان دواؤں شیروں کی بیرونی کی۔ اس طرح نہادند کے جیسے خالقے کیے بعد دیگر سے بچ ہو گئے۔



ہماراں کی ایک عالی شان مسجد



میںسین (دکی)



صوبہ واکران کا شہر ”سارناتھ“



ابراہیم علیہ السلام (دوا و دکی)

فتوحات کا دائرہ پھیلتا ہے



کوفہ سے طبرستان کی فتوحات

امیر المومنین عمر فاروقؓ کے حکم پر مسلمانوں کے پیش دوزوں تک ایرانیوں کا تہ قب کرتے چلے گئے اور ایرانی ہر جگہ شکست سے دوچار ہوئے۔ یہ فتوحات دنیائی خطوط میں حاصل ہوئیں۔ ایک کا مرکز کوفہ تھا اور دوسرے کا بصرہ۔

عمر اللہ بن محمد اللہ بن جہان انصاریؒ بیتابانہ سے دیر سردار اور کوفہ میں تمام اشراف ہمسایہ میں سے تھے۔ وہ کوفہ سے مدائن ہوئے تو نہایت پہنچے تھے چنانچہ انھیں انہماک کے راستے آنے والی کتبہ ملی گئی جس کی قیادت ابوحنیفہ اشعریؒ لے کر رہے تھے۔ ان سب نے مسلمانان کا لڑخ کیا۔ یہ صوبہ جنال یا عراقی نیم کو دارالحکومت تھا۔ اصفہان 21ھ 641ء میں فتح ہوا۔ (تکفیر، 58) وہاں سے لشکر اسلام نے کرمان کی طرف چل کر تھری کی۔ راستے میں کتبہ بنی مدنیؒ کے لشکر کے ہمراہ آئے تھے۔



بصرہ کی ایک مسجد

اس دوران میں ہمدان والوں نے عہد شکنی کی تو عمرؓ کو لے کر مدائن گیا۔ مدائن کے آگے ہتھیار ڈال دیے تو انھوں نے واپس رو کر لڑخ کیا۔ پھر دستہ کی طرف چلے گئے (تکفیر، 59)۔ صوبہ فارس کے گورنر زہدی نے فتح کی اطلاع کرائی اور وہاں سے مدائن کے لیے نکلے۔ اس کی طرف گامزن ہوئے۔ جنال دے کے مدائن میں خنزیرہ مہرکہ برپا ہوا۔ ایرانی لشکر کی قیادت سادات کردہ تھا۔ زہدی نے مسلمانوں کی رہنمائی کی اور انھوں نے اسے مدائن والوں کو کرا سے فتح کر لیا۔ پھر دہانہ والوں نے مسلمانوں کے شہر میں داخل نہ ہونے اور جزیرہ دینے کی شرائط پر رضامند ہوئے۔

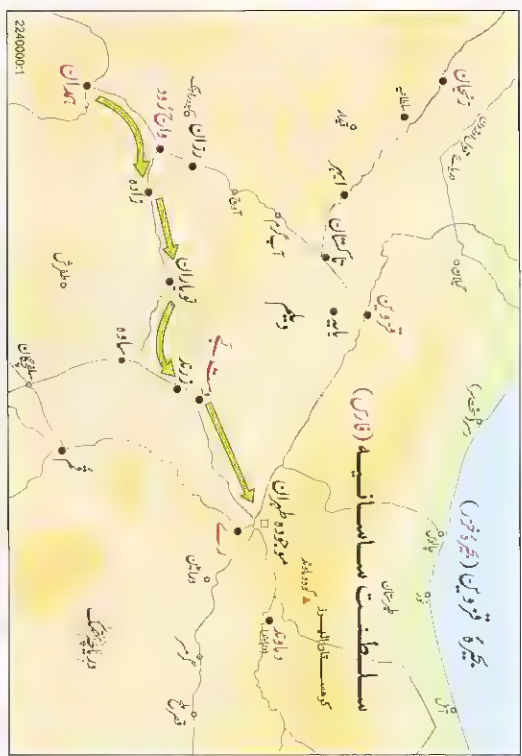
۶۔ زہدی مدائن کے دارالحکومت کے لیے مدائن کے دروازے میں اس قدر تم شکر کے گندہ روئے ہیں کہ انھوں نے (تاریخ) 220ھ میں نہاد کر دیا تھا۔ ہمدان ارشد زہدی میں پیدا ہوا تھا۔ بہت سے علماء کا تعلق زہدی سے تھا جن میں حبیب ابوکریم رازی اور امام قرطوبہ رازی شامل ہیں۔ زہدی کی آپادی ان لوگوں میں سے ایک آقا ہے۔ (المعجم، ۱۱۰۰)

۷۔ دہانہ زہدی کے قریب میں دہانہ فرج پر ایک پہاڑ ہے۔ اسے دہانہ کی کہا جاتا ہے۔ اس کی گھاٹیوں میں ایرانی ہمسایوں کے گھرانے کے آثار ہیں۔ اس بلندی والا پہاڑ کی جگہ گرمی اور سردی میں بھی نہیں بدلتی۔ اس کے دروازے میں ایک مہر لکھی ہے جس میں زرنگ حکمت کی آمیزش ہے۔ مہر کے کتبہ دہانہ کی جگہ پر ایک دروازہ (دہانہ) کا چٹا ہے اور اس کے 70 ہزار سے لے کر ۱۰۰۰۰۰ تک آدمی وہاں اس کے سامنے کاڑھواں ہے۔ حضرت عثمانؓ کے عہد میں ہمدان مام نے دہانہ اور رواجی فتح کیے (معجم البلدان: 478/2)۔ آج کل اسے دہانہ کہتے ہیں۔ اس کی بلندی 5599 میٹر ہے۔ اس کا جونی دامن اعلیٰ طبرستان کے لیے گرمی کا مقام ہے۔ (المعجم، ۱۱۰۰)



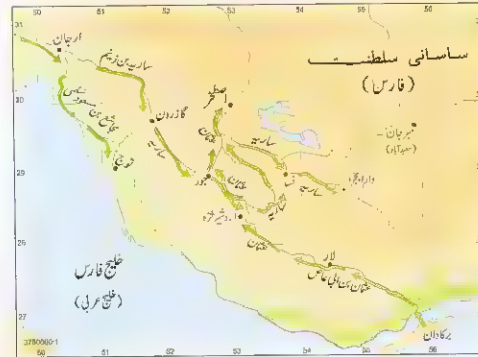
ایہودی آشوری قبائل اور عبداللہ بن عبداللہ بن قہان کے ہاتھوں اصفہان کی فتح

نقشہ 58





نہ سے قوس و بسطام اور جرجان کی فتح



فتح اسیطر... ساریہ بن زعم، عمان، ابی عاص اور یحییٰ بن مسلمہ کی پیش قدمی

معرن سے صلح کر لی۔ اس سے ٹوہرہ بن معمرن ٹیپٹز نے قوس¹ کی طرف پیش قدمی کی جو 360 کلومیٹر مشرق میں تھا (نکست 80) اور خراسان² تک پھیلا ہوا تھا۔ دہلی قوس نے 642ھ/22 میں ہجیمہ رڈ آل دیے اور مصالحت کر لی۔ اس کے بعد جرچان³ واولوں نے صلح کی رڈس اختیار کی۔ طبرستان⁴ اور گیلان⁵ واولوں نے بھی صلح کی۔ چنگیز کی جو ٹوہرہ نے قبول کر لی (642ھ/22)۔ یہ قوجات تھان سے طبرستان کی طرف پیش قدمی کے دوران میں حاصل ہوئیں۔

- 1 قوس: روسے اور نیجاہر کے مابین یہاں کا بچا علاقہ ہے جس میں دامغان، سلطانیہ اور جہلم کے شہر واقع ہیں۔ بعض اس میں سلطان کو بھی شامل کرتے ہیں۔ (معجم البلدان: 454/5)
- 2 خراسان: درہائے آمو (فجوج) کے جنوب میں قدیم علاقہ تھا جس میں میٹاپور، جرات، شہ اور مرو کے شہر واقع تھے۔ ان ہلوں پر غلامان، افغانستان اور ترکمانستان میں بنا دیا ہے جبکہ شرقی ایران کے صوبے کا نام خراسان ہے۔ (المتحد فی الاعلام)
- 3 جرچان: طبرستان اور خراسان کے مابین واقع شہر شہ ہے (المتحد فی الاعلام)۔ اس کا قدیم نام دکان اور پھر گرکان تھا جو صوبہ نوگرچہاں میں تھا۔
- 4 قرون وسطی کا گرکان موجودہ مشرق گرکان (پاناسرا آباد) کے شمال مشرق میں واقع تھا۔ (اروواکر و مخالف اسلام: 537/2)
- 5 طبرستان: یہاں آریوں، زخدران کہا جاتا ہے پر بھی قرون کے سال پر مبنی صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت دہلی ہے۔ (المتحد فی الاعلام)
- 6 گیلان (عربی میں "جیلان")، یہ بھی قرون (خزر) کے جنوب میں ایران کا ایک صوبہ ہے۔ اس کا دارالحکومت رشت ہے۔ اس کا پہلا ڈی علاقہ دہم کہلائے ہے۔ یہاں کارنگم مشہور ہے (المتحد فی الاعلام)۔ مشہور بزرگ شیخ محمد باقر جیلانی، باغ اسی شہر سے منسوب ہوئے۔ (اروواکر و مخالف اسلام: 524/2)

کوفہ سے آذربائیجان کی فتوحات

ای زمانے میں دو اور عساکر آگے بڑھ رہے تھے جنہوں نے آذربائیجان کی فتوحات میں حصہ لیا۔

① طعان سے گنجر بن عبداللہ لیلیٰ ٹنڈا نے پہلے گرمیہ ان^۱ اور پھر اردکل کی طرف پیش قدمی کی۔ اضرخیم بن عفرن ٹنڈا نے رے سے ہاک بن کرشہ انصاری ٹنڈا کو کبیر بن عبداللہ کی مدد کو بھیجا۔ راستے میں کبیر کا آئنا سامنا رستم کے بھائی اسفند یار سے ہوا۔ اس سے پہلے کبیر ٹنڈا اسے واقعہ رود میں شکست دے چکے تھے، اب اس نے کبیر ٹنڈا سے شکست کھائی۔ کبیر اسفند یار کو گرفتار کر کے ساتھ لے گئے اور اس نے آذربائیجان والوں سے صلح نامہ رکھنے کو کہنے میں تعاون کیا۔

② دوسرا لشکر موصل سے مغربی آذربائیجان کی طرف روانہ ہوا۔ اس کی قیادت حبیب بن فرقدہ کر رہے تھے۔ حبیب نے راستے میں بہرام بن فرخ زاد کو شکست دی۔ اس سے فارخ جو کہ حبیب اور دینل^۲ میں کبیر سے جا ملے اور آذربائیجان ان دونوں کے آگے پہنچتا ہوا چلا گیا۔

اس کے بعد کبیر بن عبداللہ عراق، بن عمر، انصاری اور حبیب بن مسلمہ ٹنڈا نے الیاب، ابی شہرہ، ہند کا نرج کیا جو صحیحہ خرد (فرزین) کے مغربی ساحل پر واقع تھا۔ انہوں نے مل کر الیاب فتح کیا اور اس کے حکمران شہر براڑ نے ان کی اطاعت کر لی (22ھ 642ء)۔ پھر عراق بن عمرو دلت فرما گئے اور ان کی جگہ ہمدان بن ربیعہ نے سلی۔ دوسری افواج کبیر بن عبداللہ نے آگے بڑھ کر موصل تک پہنچ کر لیا۔

ہمدان بن ربیعہ، دور تک پہنچا کہ وہ چلے گئے تھے کہ ہمدان کو دینی ہی میں ان کے ہاتھوں غزنی فتح عمل میں آئی تھیں ان کا لشکر کسی خسارے سے دوچار نہ ہوا۔ غزنی کے ہمدان کے علیہ عربی گوزوں نے ۱۱00 کھیلاری مسالمت کھلے کی۔ ان کے اس جہادی سفر کی تفصیل کے بارے میں تاریخی روایات میں نہیں ملتیں مگر اکتا چہ چلا ہے کہ وہ اپنے لشکر کے سرور کبیر خردین^۳ کے خال سے گھم کر اس سمندر کے جنوب مشرقی میں جہان آن پہنچے تھے۔ اس طرح مرکز کوزہ سے روانہ ہونے والے اسلامی عساکر نے ماسانی سلطنت کے شمالی اور شمال مغربی صوبے فتح کر لیے۔

۱ گرمیہ ان: یہ شہر آذربائیجان کے نواح میں تھا۔ (معجم البلدان: 2/1292)

۲ اردکل: یہ آذربائیجان کا صوبہ، زمین شہر ہے۔ اسے شاہ خربز (ماسانی) نے آباد کر کے اس کا نام آذربان خربز (خربز آباد) رکھا تھا (معجم البلدان: 148/115)۔ ایمان کا یہ شہر صوبہ شرقی آذربائیجان میں "فرمو" کی ایک طعان نے آباد ہے۔ (ملک اللہ اولت اولت لرزل صوب) اردکل صوبہ شہرستان کا صدر مقام ہے۔ یہ شہر 7 سے 210 کلومیٹر دور ہے۔ طعان نے 1220ء میں اسے پرہیز کر لیا۔ 1499ء میں آسٹریل مشرقی نے یہاں مشرقی حکومت کی طاؤلی۔ ہارٹاؤ نے ہمدان، طعان کو اردکل میں 1738ء میں تاج شاہی پرانا۔ اردکل میں شاہ آسٹریل، شاہ طہاسب، آسٹریل، قانی، شاہ خرد اور ہمدان اس قول کے سفر سے ہیں۔ (خرد و خرد و طہاسب اسلام: 318/2)

۳ کبیر خردین: یہ ایک جنگی بدستور ہے جو (کج سمندر سے 92 میلے پہنچے ہے اور) ایمان، آذربائیجان، روس، آذربائیجان اور ترکستان میں گھرا ہوا ہے۔ اسے ہاک کی سب سے بڑی جہلی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا پرانا نام کبیر خرد ہے (المسجد فی الکھرام)۔ اسے دانی میں کبیر خرد میں لکھا گیا جاتا تھا۔ کبیر خردین کو انگریزی میں کاسپین (Caspian) کہتے ہیں۔



(۱) "تخت جمشید از مهر و ابهر" "نشر چشمه" خیابان کریم خان زند، تهران

سبیل میں ہدی اہل نظر لیے کران¹ کی طرف پہلے تھے۔ ان کے مقدمہ میں بخش کے مسافر بھی غریب تھے۔ اس دوران میں عبداللہ بن عباسؓ نے اہل اللہ بن جہان انصاریان کی فتح سے فارغ ہو چکے تھے، لہذا امیر اربعین میں کاروان بنجائے سبیل کی تکمیل کے بعد واپس آیا۔ اہر شمس نے صدیوں کران کی ۱۷۰۰۰ مسافر اہل افکار گفتگو کے لاف و بی- سبیل جنت² کی طرف روانہ کر دی۔ جبکہ عبداللہ نے سحر کے رات سے چل چل دھم کی۔ چار دینی دیابت سے بچتا ہے کران کا مسافر مسافر سبیل سے عبداللہ بن جہان کی فتح میں کران کی تکمیل کی (۳۰: ۶۵۵)۔



فارس، کرمیان اور جھٹان کی فوجات

147

بصرہ سے ہجرت ان وکمران اور خراسان کی فوجات

ہجرت ان کی فتح

راج قول کے مطابق ہجرت ان (سینان) راج بن زیاد بن انس عادی کے ہاتھوں 30ھ 650ء میں فتح ہوا جنہیں عبداللہ بن عاص نے مامور کیا تھا جبکہ وہ خود خراسان پر قبضہ کر دئے ہوئے تھے۔ راج بن زیاد عادی نے پہلے ہجرن¹ فتح کیا، پھر وہ تقریباً 415 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حسن زقاق جا پہنچے جو سینان سے تقریباً 28 کلومیٹر پیچھے تھا۔ حسن زقاق سے انھوں نے قصبہ ”کتر سوچ“ کا رخ کیا جو آگے 5 کلومیٹر کی مسافت پر تھا۔ اس کے بعد وہ رستاقی² جو ان اور ہند مند³ فتح کرتے ہوئے وادی قوق پار کر کے زبشت پر حملہ آور ہوئے اور اہل شہر کو شکست دی، پھر نادرہ میں لڑائی ہوئی اور مسلمان فتح باپ رہے۔ اس کے بعد راج کے لشکر نے شرواہ فتح کر کے زرخ⁴ کا محاصرہ کیا۔ اہل شہر نے صلح کر لی، پھر وہ نادرہ پار کر کے قرہ تین تک قحمانہ گئے اور اس کے بعد زرخ کو فتح آئے۔



وربا کے ہند مند (بصرہ)

کمران کی فتح

کمران ان دنوں ریاست ہند میں شمار ہوتا تھا۔ حکم بن تروٹھی نے کمران کی طرف پیش قدمی کی۔ اس دوران میں پہلے شہاب بن حارث اور پھر کسبل بن عدی اور عبداللہ بن عبداللہ بن حبان حکم سے آئے۔ مہاراجہ مندھ کے پیچھے ہوئے لشکر سے ان کا ٹکراؤ ہوا اور انھوں نے جنوہ مندھ کو شکست فاش دی۔ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ملی تو انھوں نے ان کو مزید آگے بڑھنے سے روک دیا۔

1 ہجرن: یہ ہجر بن یزید کے قصبہ شرق میں ہے، کمران ریلوے لائن پر واقع ہے۔ باقوت مہدی کے لفظ ”ہجر بن یزید“ سے 5 فرسخ ہے۔ (معجم البلدان: 281/4)
2 ہند مند: ہجر بن یزید کا دیا ہوا نام ہے، اصل نام ہند ہے۔ راج بن زیاد نے لکھا ہے: ”ہند مند (بصرہ) ہجرت ان (سینان) کا سب سے بڑا اور ہے جو علاقہ خور کے قصبہ سے لکھا ہے اور داور اور اہست کے پاس سے گزرتا ہوا ہجرت ان کے فوج میں جاتا ہے۔“ (معجم البلدان: 418/5)۔ ہند افغانستان کا طویل ترین دریا ہے۔ یہ ہندو نکل کے پناؤں سے نکل کر جنوب مغرب میں 1125 کلومیٹر تک جاتا ہے جہاں افغانستان سرحد کے قریب اس کا پانی دلدلی زمین (پامون ہند) میں جذب ہو جاتا ہے۔ (کسٹور ڈائکٹنری، ریفرنس 1 کسٹری: 655)۔ آج کل ہند مند پلھند نام کا کوئی ضلع نہیں، بلکہ ہند وربا معروف ہے۔
3 زرخ: سینان (افغانستان) کا یہ قصبہ دیا ہے ہند کے وہاں کے قریب تین پانی کی چھل (پامون ہند) کے کنارے واقع ہے۔ (ڈول لٹ دلفٹریل: 146)



مسجد جامع امام (امامان)

خراسان کی فتح پر اصف بن برخیا نے قسطنطنیہ کا دورہ کیا اور وہاں سے اپنے وطن کو لوٹا۔ اس کی فتح کی اہمیت سمجھ چکی تھیں کیونکہ یہ شکست خوردہ پروگروڈا کا آخری مشتق تھا۔ مگر کیا خراسان کا سقوط دولت ساسانیہ کے زوال اور اہتمام کی علامت تھا۔ پروگروڈا اب مرو¹ میں قلم تھا جو اس کی مملکت کی آخری حدود میں واقع تھا اور اس پر مسلمانوں کے قبضے کا مطلب یہ تھا کہ ساسانی سلطنت کے بچاؤ کی آخری جنگ تمام ہو گئی۔

خراسان کی طرف عساکر اسلام کی قیادت ان فتوحات کا یہ پہلی نتیجہ تھی جو مسلمانوں کو ایران میں مغرب سے مشرق تک حاصل ہوئی تھیں۔ اصف بن برخیا نے قسطنطنیہ اور مصر اور یمن کا روق اعظم فتح کرنے میں حصہ لے کر اپنے (641/642ء) اور مرو میں ان فتوحات،² اصفہان³ اور طبرستان سے ہوتے ہوئے ہرات⁴ (افغانستان) پر حملہ آور ہوئے۔ ہرات فتح کرنے کے بعد انھوں نے ہرج و مرج کا دریا کیا کیا۔

⑤ طرف بن عبد اللہ بن علیؓ کو پیشاپور⁵ کی طرف بھیجا۔ مغرب کی راستے میں دشمن سے

1. پروگروڈا تاجان: ترکستان کا یہ شہر ریاست خراسان کے اہتمام پر واقع ہے جہاں پروگروڈا نے آمو سے والی سرزمین میں گڑھا ہے۔ ان دنوں مرو شہر "مرو" کہلاتا ہے۔ ابو مسلم خراسانی نے یہیں سے عراقی خلافت کے قیام کے لیے تحریک شروع کی تھی (المسجد فی الادب)۔ عرب تھوڑے دنوں میں "مرو" فتح کیا۔ "کینے" تھے تاکہ مرو کو اس کا طرف نگاہ ہو سکے جو پانچویں صدی کے خراسان میں ایک چھوٹا سا قبیلہ تھا (اردو و فارسی معارف اسلامیہ: 48/192)۔ مرو تاجان خراسان کے شہروں میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ تھا۔ مرو کی زبان 70 (سج کا قاعدہ ہے۔ یہیں پر یہ دن خلیفہ اموی نے لکھا ہے جہاں کیا اور یہیں ان کی قبر ہے۔ سلطان آخر سلطنتی یہاں پر رہا اور یہیں دفن ہے۔ (مجمع البلدان: 114/113/5)

2. مرو جان لڑائی: یہ شہر مرو اور مرو سے 7 یا 8 فاصلے پر تھا۔ جہاں کے لوگ میں شہر کے قریب لغمان اور مرو اور مرو کے درمیان واقع ہے۔ "مرو جان" نے علی "سورج" یا "صفت و صفت" کے ہیں اور یہ قدرتی تالیف ہے۔ (مجمع البلدان: 233/5)

3. اصفہان: ایران کا چوتھا بڑا شہر اور مرو سے چھوٹی تھا۔ پھر یہ کہلاتے تھے کیونکہ یہاں بخت نصر کے تختیوں سے لائے ہوئے بیرونی آباد ہوئے تھے۔ اصل میں یہ اسپہان (مسیحی) "مکھڑا" کی جمع) یا پٹیان (پٹیا کی جمع) تھا جو دل کر اسپہان (عربی میں اسپہان) ہو گیا۔ قیام میں یہاں نے ایک شخص کو اسپہان کا قتل کیا جسے "کینے" تھے جس میں اس شہر کا نام پٹیا ہے جس کے پھر خرمہ ہیں، جس کی کھلی جڑ کی ہیں اور جس کی کھلیں زعفران سے "مجمع البلدان: 206/1"۔ اصفہان یا اسپہان شہر ایران اور شیراز کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ اور مغللوں کا دار الحکومت رہا (المسجد فی الادب)۔ 1030ء میں مرو کوئی نے اسپہان فتح کیا۔ 1228ء میں عیسا جلال الدین خوارزم شاہ اور منگولوں میں غزنی پر جنگ ہوئی۔ 1388ء میں نور نے اسپہان میں فتح کی نام سے 78 کروڑ روپے میں کاغذ بنایا۔ (اور درازہ حقائق اسلام: 84/12)

4. ہرات: شمال مغربی افغانستان کا شہر ایرانی سرحد کے قریب ہے۔ اردو پر مرقع ہے۔ آبادی پانچ لاکھ ہے۔ اس زمانے کی کتابوں، ایران اور فارس کے لیے مشہور ہے (المسجد فی الادب)۔ ہرات سے پانچ سو پانچ کا محدود مقام ہے۔

5. تہرستان: ایران کا یہ شہر مغرب کے مغرب میں واقع ہے۔ یہ قدیم خراسان کا دار الحکومت تھا۔ آبادی 75 ہزار ہے۔ قرآن و علی میں یہ تہرستان اور مرو کے ساتھ ادنیٰ تہذیب کا مرکز تھا۔ نظام الملک خلجی نے یہاں حاکم مقام کا حکم کیا۔ تہرستان پر فتح خراسان اور فرید الدین عطار کی نظم بھی 1221ء میں مغللوں نے اسے تہرستان (المسجد فی الادب)۔



تھریلی سہ (پنج)

کیسے لڑائی نہ ہوئی اور وہ فیضانِ پنج گھٹے گئے۔

② حادثہ بن حسان وہی کوشش کی طرف واپس آیا۔

③ صغار عرب کی کچھ بھارت میں چھڑا اور خود اہل خانہ سرشاہان کی طرف بلائے جہاں یزید گرد قیام پزیر تھا۔ لشکر اسلام کی آمد کی خبر سن کر یزید و مروزدی کی طرف نکل گیا اور اہل خانہ نے سرشاہان پر قبضہ کر لیا۔

دو برس اٹھ ماہ اہل خانہ کو کھانے سے ڈالنے والی کھدائی گئی تو انہوں نے ماتم بن اہمان بانی کومرو شاہان میں اپنا نائب بنایا اور مروزدی کو لڑنا کیا۔ یزید، اہل خانہ سے شکست کھا کر پنج کی طرف فرار ہو گیا اور مروزدی پر اہل خانہ قابض ہو گئے۔ پھر مسلمانوں نے یزید کو شہید کا لقب کیا اور پنج کے قریب اس کے بانی لشکر کو شکست دی۔ یزید کو قتل کر دیا، ہائے شکون (آسمان) کے پار چلا گیا۔ اور خراسان میں اہل خانہ سے صلح کر لی۔ اہل خانہ نے باقی بن عامر جی کو کلجہ رستان (بخاری)

افغانستان) میں اپنا نائب مقرر کیا اور مروزدی کی طرف لوٹ گئے۔

وریں اٹھ، یزید کو سنے بمسارے ترکوں اور اہل مہد سے مدد مانگی تو ترک خاقان مدد کے لیے تیار ہو گیا۔ خاقان نے اپنے لشکر میں اہل فرما نہر مہد کو آگے رکھا اور وہ بغیر قہقہہ اوش گئے۔ یزید ترکوں کی پناہ لے چکا تھا، چنانچہ وہ ترک لشکر کے ہمراہ واپس گئے۔ مروزدی نے اپنے لشکر میں اہل فرما نہر مہد کی طرف ترکوں کی پیش قدمی کے باعث مسلمانوں نے اپنی اگلی پوزیشن خالی کر دی، چنانچہ یزید کو اور ترکوں نے آگے بڑھ کر مروزدی پر قبضہ کر لیا۔ انہیں ایک مہر کے میں شکست ہوئی تو ترک لوٹ گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بغیر لڑائی کے لوٹ گئے کیونکہ ان کے نزدیک لڑائی ہے معنی قحطی۔ اب یزید کو ان سے الگ ہو کر سرشاہان پہنچا تا کہ وہاں موجود اپنا خزانہ حاصل کرے۔ اس نے اپنی بھری فوج کے ساتھ مروشدیہان کا حاصر کر لیا مگر باہمی اختلاف پیدا ہونے سے ان میں غم گئی۔ اس دوران میں اہل خانہ بن قیس بن اہل مروزدی سے آج پہنچے تو یزید کو فرار ہو کر ترکوں کے پاس فرار ہو گیا۔ باقیہ امر انہوں نے اہل خانہ بن قیس سے صلح کر لی اور وہ پسرستہ اور اسن بھین کی زمین کی بھر کر سنے گئے۔ یوں سامانی سلطنت اپنے انجام کو پہنچی۔

کچھ عرصہ بعد یزید کو ایرانیوں ہی کے ہاتھوں مارا گیا اور یہ واقعہ خلافت عثمان 31ھ 651ء میں پیش آیا۔

۱۔ شہر خراسان: ایران کا قدیم شہر ایران ترکمانستان سرحد پر واقع ہے۔ عرصہ پار ترکمانستان کے شہر کا نام بھی مرش ہے جو ریل اور سڑک کے ذریعے سے مرو سے براہ راست (ڈال ایسٹ مارل ڈریل سب)۔ مرش عربی زود کے معنی خاس میں داخل ہے۔ عقلمندان کا زور پر فطرت بنی اس اور مٹی لیتا اور محمد بن امیر (مرش) میں پیدا ہوئے۔ (اردو اور معارف اسلامیہ: 10/611)

آرمینیا و آذربائیجان کی مزید فتوحات



کاشی (تہلی)، مسجد، ایران (آرمینیا)

آرمینیا^۱ اور آذربائیجان^۲ کی یہ فتوحات سابقہ فتوحات کا تسلسل تھیں اور یہ بھی خطوط میں حاصل ہوئیں۔ ان فتوحات کی پہلی پرچونی بھرہ (تھیرے قزوین) کی طرف سے ہوئی۔ اس کے لیے دو ہفتہ آذربائیجان روانہ کیے گئے۔ سلطان سے ایک نوٹ کثیر بن مہر اللہ علی کی قیادت میں چلے اور اس نے کرائی و سچ کر پھیل، ایرانی دستوں کو شکست دی۔ یہاں تک بنی فرخہ انسانی گئی ان سے آں نے جو نہ کہ کی فتح سے فارغ ہو چکے تھے۔ گاہر نے شمال کی طرف چل دی جاری کی تھی کہ مہستان فتح کرتے ہوئے الباب (دربار) چاہتے۔ دوسرا لشکر موصل سے روانہ ہوا تھا جس کی قیادت غنہ بن فراتسکی کے ہاتھ میں تھی۔ انھوں نے غیر زور کی فتح سے آغاز کیا، پھر صامنین اور دماہا پر چڑھائی کی۔ ان لوگوں نے یزید اور فراتس کی شرائط پر صلح کر لی (642ھ)، تہر کی فتوحات جاری رہیں حتی کہ اربعہ^۳ فتح ہو گیا۔

۱ آرمینیا: یہ پہاڑی علاقہ موہوق (موتاز) کے جنوب میں ان طریقہ (زنی) اور ایران (اور آذربائیجان) کے درمیان واقع ہے۔ وہ بسے و ہلدیرات اور اراکس اور جہاں کے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ پہلی جنگوں کے زمانے میں 1188ء میں عباسی آرمینیا کی ریاست قائم ہوئی جسے 1375ء میں سائیک (مصر بطش) نے فتح کر لیا۔ پھر آرمینیا پر ایرانیوں، ترکوں اور عثمانیوں کا تسلط رہا حتی کہ 1829ء میں روس نے مشرقی آرمینیا پر قبضہ کر لیا جو 1991ء میں آزاد ہو کر آرمینیا بن گیا۔ اس کا دارالحکومت یریلان (Yerevan) ہے۔ مغربی آرمینیا ترکی میں شامل ہے۔ آرمینیا کی سرحد پر ترکی کے اندر گہرا اراکس (5206 میٹر بلندی) واقع ہے (المستند ص ۱۱۰ خلاصہ)۔ داخلی کی کتاب "یہ نقشہ" باب ۵، نقشہ ۷۰ کے مطابق "مشرق اور جنوب مشرقی خطہ کا قیادہ اتنے کے بعد اراکس کے پہاڑوں پر جنگ تھی۔" کو درمیانہ کڑا ان میں "جہاں" کہا گیا ہے۔

۲ آذربائیجان: جمہوریہ آذربائیجان، ایران، آرمینیا (اور روسی اور یمن اور یمن) کے درمیان واقع ہے۔ آرمینیا، ترکی اور ایران میں گہرا جہاں خنجر و ان کی آذربائیجان کا حصہ ہے۔ اس کے شمال میں قازاق (قازق) ہے۔ آذربائیجان نے دسمبر 1991ء میں روس سے آزادی حاصل کی۔ یہ نقشہ بیا کرنے والا ملک ہے۔ اس کا دارالحکومت باکو تھلی کی صنعت کا مرکز ہے۔ جمہوریہ آذربائیجان اور آرمینیا کے جنوب میں ایرانی آذربائیجان ہے جو دو حصوں میں تقسیم ہے مشرقی آذربائیجان کا حصہ قائم ہے۔ اور مغربی صوبہ کا حصہ قائم آرمین ہے۔ (المستند ص ۱۱۰ خلاصہ)۔

۳ اربعہ: یہاں قسٹ موی کہتا ہے: "آذربائیجان کا یہ تہہ جو پہل اربعہ سے شہن جا رہا ہے اور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چھ ترشہ ہے اور یہاں باغات و فواکہ کثیر ت ہیں۔ سلطان ازک بن یحیٰوی بن الدار نے اپنی کزوی کے باعث اسے نظر انداز کر رکھا ہے۔ میں نے 617ھ میں اس کی سیاحت کی" (مجمع المجلد ۱۱: 159)۔ ان لوگوں نے یہ ان کا شہر ہے۔ اسے مائی اور معا عرب اربعہ ایرانی اور ترک اربعہ (اربعہ) کہتے ہیں۔ (آرڈو و توحات و معارف اسلام: 461/2)



پلس (ٹائیس) کے قلعے سے منظر کا منظر

آج تک موجود رہی کوثر و قسوس

انگریزوں کی فتح کی تکمیل (18/639ء) کے بعد اسلامی لشکر کی قیامت میاض بنی طم جلیت کو ملی۔ وہ منتریں لے کر نئے ارضان¹ پہنچے اور صلح منقلا سے اسے فتح کر لیا۔ پھر وہ عرب² میں داخل ہو گئے اور اس کے بعد پلس³ سے گزر کر جلاط⁴ کا رخ کیا۔ غلاط والوں نے بھی صلح کی روش اختیار کی۔ پھر وہ زرقہ (شام) لوٹ آئے اور وہاں سے خمس آگئے (19/640ء)۔ اس لشکر کشی کے دوران میں میاض بن طم جلیت نے حبیب بن مسلمہ بنی و قنقیہ کی طرف روانہ کیا، انھوں نے ملطیہ فتح کر لیا مگر 27/647ء میں رومیوں نے یہ ستر مسلمانوں سے دابکس لے لیا، تاہم صورت حال غیر دائم رہی۔ بعض متاخرین کہتے ہیں کہ ملطیہ کی جنگ مسلمانوں نے ڈن کی کوہ لگانے کے لیے لڑی تھی اور اس کے بعد وہ ازخرو اسے چھوڑ کر چلے آئے تھے۔

قتوحات آرمینیا و آذربائیجان کی دوسری لہر اس وقت شروع ہوئی جب معاویہ بن ابی سفیان ججز شام کے والی سینہ اور انھوں نے حبیب بن مسلمہ کو دوسری بار آذربائیجان کی طرف بھیجا۔ وہ شام اور انگریزوں کی 6/648 ہزار سپاہ کے ساتھ روانہ ہوئے اور فالیقلا پہنچے جہاں رومیوں نے کثیر لشکر جمع کر رکھا تھا۔ معاویہ جلیت نے انھیں 2 ہزار کی کمک روانہ کی جو فالیقلا میں ان سے آ کر ملی۔ کوہ سے بھی مسلمان بنی رومیہ بائلی کی قیادت میں 6/648 ہزار کی کمک حریہ آ کر ملی تھی، تاہم اس کے پچھلے سے پہلے درپائے قرات کے کنارے شیعہ لڑائی ہوئی جس میں رومی سپہ سالار

- 1 ارضان: تاتار لہجہ کا پیروہیل کے معانی ارضان سو کے مشرقی کنارے پر واقع تھا (اردو و انگریز معارف اسلامیہ: 378/2)۔ عربی فلس میں ارضان اور 19/اندلا (ارضان اردم) کو ایک پیروہیل لالینلا (ارضان) لکھا گیا ہے جو درست نہیں۔
- 2 عرب: یہاں یونان کے علاقے میں مینا قاریون کے قریب ہے۔ یہاں قیصر روم کوثر و قسوس نے شکست دی اور رومی کو، "سینہ پان" کے پاس لوں کی موت آ کر گئے۔ قیصر اور اس کے چند ساتھیوں نے بھاگ کر پہلی جا میں پہنچا، لہذا اس کا نام عرب اکلایب (کتوں کا راستہ) پر لگا۔ (معجم اللغات: 4481)
- 3 پلس (ٹائیس): یہ مشرقی اطلالیہ میں اسی نام کی ایک بڑے کامر کی نیریتہ جو دریائے نیلیس کے کنارے کینل دان سے 25 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ بعد فارسی انعم جلیت کے بعد امیر صلاہ ی جلیت نے پلس ویا وچ کیا۔ تیسری بار خلیفہ عبدالملک کے بھائی محمد نے اسے فتح کر کے انگریزوں سے اس کا افلاں کیا۔ بعد میاض بنی رومیہ دابکس کے قریب کے قریب۔ معانی اور مروان کے زیر حکومت رہا۔ 1084ء میں تلخو قن کے مروان بن کی حکومت ختم ہوئی۔ 1207ء میں انہوں نے پلس فتح کر کے یہاں کوہ لایا، پھر ملطی آ کر دیکھے۔ ملطی فی مقلوں کے زل کے بعد "لڑکی" نامی کوہ خاندان 1047ء تک پلس پر سکران رہا تھی کہ مقلوں نے اسے مکمل طور پر فتح کر لیا۔ کئی جنگیں کیم کے دوران میں رہی تھیں تاہم یہ ہے۔ (اردو و انگریز معارف اسلامیہ: 109/4)
- 4 شلاط یا آشلاط (مشرقی میں Khlai) یا پلس دان کے شمال مغربی کنارے پر واقع ہے۔ 319/928ء میں افکار پر یوسف جان کورکاس (John Curcu) کے حملہ کیا۔ 1071ء میں تلخو خازر کوہ (Manazkert) کے بعد ایلپ سلطان نے اسے اپنی قوت میں لے لیا۔ 604/1207ء میں امپریل ایلچی کے سبب افکار نے تلخو جان پیر کو شکست دے کر اسے فتح کر لیا۔ 1230ء میں جلال الدین خوارزم شاہ اس پر قبضہ کر لیا۔ 1230/633ء میں علاء الدین کیلچا: اول کھوئی نے افکار پر قبضہ کر لیا اور 1244ء میں ملطی (تاتاری) اس پر قبضہ ہو گئے۔ 955/1548ء میں شاہ شہسپ نے تلخو پر قبضہ کر کے اسے باہر زمین کر دیا۔ 953ء میں سلطان سلیمان اول نے اسے سلطنت عثمانیہ میں ملاں کیا۔ (اردو و انگریز معارف اسلامیہ: 105/2)

"اربعاً قس" بارام گیا۔ اس جنگ کے بعد جب سلمان کا لشکر خالی ہوا¹ میں وارد ہوا تو امیر المومنین عثمان غنیؓ نے حکم دیا کہ اذان² (آؤ رہا یحیٰی) کی طرف پیش قدمی کریں۔

مطلب: ترکی کا یہ نیم رہا ہے طرقت کے فریب جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہاں سے المعز بن دینار، کربھیوں اور نازق صحابہ کو دہلے سے لائیں اور مراکش جاتی ہیں۔ (ذیل ابنت دلاؤرجیل ص ۶)

فسر داول (فرشیر داس) نے 575ء میں مطلب میں شکست کھانے کے بعد اسے چلا دیا تھا۔ امیر معاویہؓ نے اسے خود مطلب فتح کر کے یہاں کھڑے تھیں تو بن رگی۔ قلید بن معاویہ الحاکم ادا بن ذہیر واک کے عہد میں ہار گئیں۔ اسے اسے تخت داران کیا۔ علی بن عمر بن معاویہؓ نے اسے مد کے چار گز میں مطلب میں آباد کیا۔ 750/5133ء میں مطلب شام کے محصورین کا شہر بننے لگا اور پھر اسے عبید بن جریج نے آباد کیا۔ یہ سال بعد 139ء میں انصوری کے سپہ سالار صالح بن علی بن معاویہؓ نے مطلب کی ایک لاکھ فوج کو شکست دے کر مطلب پر قبضہ کر لیا اور انصوری کے بیٹے عبید بن ابی اسلم نے اسے از سر نو تعمیر کرایا (آرڈو دائرہ معارف اسلامیہ: 385/21)۔ مطلب کی بنیاد سکندر اعظم نے رکھی تھی۔ 322ء میں مسحق رومی نے مطلب پر قبضہ کر کے اس کی تسخیر اور محاکمات چا کر دیے۔ اس سانحہ پر انصاری نے مرے گئے ایک ماہر کا یہاں:

فَلَا تَبْكِيْنَ غُلِيْ مَلَطِيَّةَ كَلْبًا اَبْهَضْتُ شَيْفَا اَوْ سَمِيْتُ مَهْبِلًا
هَذِهِ الْمَشْنُورَةُ مَوْزَعًا وَفُضُوْزَهَا فَمَسْمُوتٌ فَيَبَا فُلُشَامٌ غِيْلًا
وَالْعُجُجُ بَسْمُوتِيْهَا وَتَلَطُّمٌ كَهْمٌ مُنْوَخًا بَقِيْ اَلْبَسَابِجُ حِيْلًا
فَالْوَا اَلْمَسْلُوبُ بِنَا بِأَثَرِ نَابٍ قَدْ أَظْهَرُوا اَلْمُسْلِمِيْنَ اَلْاِنْجِيْلًا

"میں جب بھی کوئی تھار دیکھوں گا یا کسی گھوڑے کی آواز سنوں گا تو مطلب پر ضرور روؤں گا۔"

"مسحق رومی نے شہر مطلب کی تسخیر اور محاکمات معہ مکر دیے، جب میں نے وہاں کوؤں کی آواز سنی تھی۔"

"اکثر رومی فوجی گاہ بے رنگ، گوری ہوئی، خوبصورت گورتوں پر پادھ لگتے اور ان میں زو کو ب کرنے، کھیلتے لیے جاتے تھے۔"

"وہ کہتے تھے کہ یہ مطلب یہاں ہمیشہ کے لیے کاؤں کی ہے۔ صلیبیں اور انکس غالب آگئی ہیں۔" (معجم البلدان: 183, 182/5)

1 خالیلا (ارزن الروم) بارش دوم، یہ چھ دن کے نواح میں واقع ہے۔ یہ شہر کالی نامی نکلے آؤ کا تھا اور اس کے سنی ہیں "کالی کا احسان" (معجم البلدان: 288/4)۔ اوش دوم (البلد) ترکی آرمینیا میں ایک دلا ہند کا صدر مقام ہے۔ یہاں بھی ہار گئیں کا حصہ دھوڑی آپر میں جو کئی کئی کلک کا صدر مقام بنی۔ مرجین نے کروی کلک کے 19 لے اسے قابض لاکا نام دیا۔ 1049ء میں کروجوں نے اوزان شہر کو چا کر دیا۔ اس کی آہنی ڈالیدہ بھٹل ہوئی اور اسے اوزان الیم کا نام دیا جو کرا کر اوزان دوم یا اوش دوم کہلائے (مکھول) اور اوزان حسن (آؤ فوجی تھان) کے اقتدار کے بعد 878/1473ء میں اوزان دوم سلطان محمد بنی کے قبضے میں آ گیا۔ 1018/1019ء میں وردق قابض رہے۔ (آؤ دائرہ معارف اسلامیہ: 373/2)

3 اوزان: یہ ایک وسیع صوبہ ہے۔ اس کے مشرق چترہ، برہہ، چکو اور ہٹان ہیں۔ انوار کوہ ام القاس کہتے ہیں۔ اوزان دوسرے اوش (اورکس) کے چال اور مغرب میں ہے جبکہ آؤ یا یحیٰی اس کے مشرق میں ہے (معجم البلدان: 138/4)۔ اس اوزان موجودہ ملک آؤ یا یحیٰی کے مغربی حصے کو قرار دیا۔ بنیہیں اوزان اور مشرقی آرمینیا پر تسلط رکھیں۔ 1804ء میں گوج (Ganja) پر قبضہ کر کے، اسے بکرات چال (شہر ارجہ) کا نام دیا۔ 89-1035ء میں کیروف آؤ یا یحیٰی بار (آؤ سکھروا کھش ریڈرٹس آکشری)۔ قاری کے مشہور شاعر نکائی کی بھلی کا تعلق ہے۔



نیشنل بینک (پاکستان) کا گھل بھر

دہریں اٹاؤ حبیب بن مسلمہ نے مرہا اور بنڈا سے ہوتے ہوئے
بندر جان (دہراگان) ¹ پر لشکر کشی کی۔ وہاں سے انھوں نے ایک پیش
ادیش اور پانچویں (آر میڈ) کی طرف بھجوا۔ یہ دونوں شہر جو شکے۔ پھر
لشکر اسلام نے آزاد سدا (قرہ) سے گزر کر دیائے (کوہ) پار کیا
اور ڈنٹل (دین) ² کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر نے صلح کے ساتھ شہر
مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ اس دؤر میں کادان اور نارنج 15 سال 19ھ
6 اکتوبر 640 عری۔ مسلمانوں نے ان تمام شہروں پر غلبہ پا لیا اور حبیب
بن مسلمہ نے انھیں یہ امان نامہ لکھ دیا:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حبیب بن مسلمہ نے یہ امان نامہ ڈنٹل کے
مسیحیوں اور مجوسیوں اور یہودیوں کو لکھ دیا ہے، خواہ وہ یہاں موجود ہیں یا غائب۔ میں تمہیں تمہارے جان و مال تمہارے گرجوں اور
تکلیفوں اور تفصیل شریک امان دیتا ہوں۔ تم سب اس میں ہو اور تم پر عہد کی پابندی لازم ہے جب تک کہ تم وفادار رہو اور جزیہ اور خراج
دینے نہ ہو۔ اللہ گواہ ہے اور اللہ ہی بخیر و کوا کا بی۔ ہے۔“
امان نامہ ہر کے ساتھ ختم ہوا۔

پھر حبیب بن مسلمہ کوئی (نہجی و ان) پہنچے تو اہل شہر نے صلح کر لی جسے ڈنٹل والوں نے بندر جان کے دیگر علاقوں سے صلح کی تھی۔ اس کے بعد
انھوں نے ہسپان ³ کا رخ کیا اور غلبہ پا کر اہل شہر کی صلح قبول کر لی۔ پھر حبیب نوزان ⁴ پہنچے اور وہاں کے باشندوں نے خنزیر لوانی کے بعد صلح
کی۔ اسب و تفس ⁵ میں وارد ہوئے، ان لوگوں نے مصالحت کے ساتھ شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔
ادھر مسلمان بن ریحہ باطنی فالیفلا سے اذان روانہ ہوئے تھے۔ راستے میں ہنگامان اور برزہ میں مصالحت قبضہ کرتے ہوئے انھوں نے آس
پاس کی ہستیوں پہنچا کیا اور ارد گرد کا تمام علاقہ اسلامی حکومت میں شامل کر لیا۔ پھر وہ دریائے اراکس ⁶ اور وہاں کے حکم پر پہنچے اور وہاں

- 1 بندر جان (دہراگان)؛ یہ اذان کا ایک شہر ہے جس کا صدر مقام اشوری (نہجی و ان) ہے۔ اسے قسرواں نے آباد کیا تھا (معجم البلدان: 422/1)۔
- 2 ان دونوں شہروں کا علاقہ نہجی و ان کہلاتا ہے جو ملک آذربائیجان کا حصہ ہے۔
- 3 ڈنٹل؛ یہ آرمینیا کا ایک شہر ہے جسے اذان کی سرحد پر واقع ہے۔ (معجم البلدان: 439/2) یا قوت نے ”دینیل“ کہا ہے۔
- 4 ہسپان یا ہسپانیا؛ ہسپانیا اور دینل کے مابین 10 فرس کا فاصلہ ہے۔ (معجم البلدان: 297/3)
- 5 نوزان (چارچیا)؛ یہ آرمینیا کو کوئی علاقہ ہے جس کا مرکزی شہر تفس ہے۔ الفرج (گردچالی یا چارچین) کا ”مرب“ لوز“ ہے جس سے یہ علاقہ نوزان
میں رہا اور یہ قوم ”نوز“ کہلاتی ہے۔ (معجم البلدان: 126/2)
- 6 تفس یا تفسی؛ یہ شہر یہ چارچیا (گردچان) کا دارالحکومت ہے اور وہاں کے کوہ راہی ہے۔ (المعجم فی الاصل)۔
- 7 دریائے اراکس (حربی میں اترس)؛ یہ دریا اورشوم کے جنوب سے نکلتا ہے اور آرمینیا اور ایران کی سرحد ہوتا ہے۔ آذربائیجان اور ایران میں
سے گزر کر بحر کازرون اور قزوین میں جاگتا ہے۔ (المعجم فی الاصل)

① ایک جیش نے واسپر اکان کا رخ کیا اور زرخیر اراضی پر تہفہ کرتے ہوئے نعلیچی وان پہنچ گیا۔
② دوسرے جیش نے اقلیم طار وان فتح کی اور کثیر مال غنیمت اور تہیہ اس کے ہاتھ لگے۔

A hand-drawn map of Iran and surrounding regions, showing major cities and geographical features. The map is labeled with Persian text. Key locations include Tehran (تهران), Shiraz (شیراز), Isfahan (اصفهان), and Mashhad (مشهد). It also shows the Persian Gulf (خلیج فارس) and the Red Sea (بحر احمر). The map is drawn on a grid of latitude and longitude lines.

64.4%

الجزیرہ سے آرمینیا اور فارس سے آذربائیجان کی فتح

شرائین: میں نے شب الارباب (ربذ کے دن) کے قواں میں سے اور اپنے باپ کو فیراواں کے کام سے ماموم ہے۔ صوبہ شراواں کا نام شمر شاہد ہے۔ کہنے میں کہ شراواں کے پاس صحرا و مویشی ہے و لیل و صبح کی اواراں کے کمر مشرف ہے (یعنی قوسے کی جھلی کمر جول کے چلے گئے تھے قرآن کی سورہ کہف کے اس واقعے میں مذکور ہے) سر اوئیکہ کیلوان (خود میں) ہے اور جہر ہے جائز اوان ہے (معبد البدان، 339/3)۔ حقیقت نے یہ بہت دور کا زمانہ روایت کیا جان کی ہے۔ جیٹنہ مضرین بھی مضرین کے شاعر، امیش وعل وعل کا نظم یا کچھ کچھ تلمو کی جملہ تصنیف صوبہ کمر شراواں میں ہیں۔

غیبت اور تحائف لیے بازنطینی رومی سلطنت کے حکمران کوزنٹس غانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔

34ھ/654ء میں قیصر روم کوزنٹس ایک عظیم لشکر کے ساتھ آرمینیا پر حملہ آور ہوا۔ وہ 20 ہزار سپاہیوں کے ساتھ ذنکل (دورین) میں داخل ہوا اور اس نے آرمینیا کو دوسری مرتبہ وہی عقیدہ قبول کرنے پر مجبور کیا جو کلیسیا دن (مقلدین دن) کوئل نے (451ء میں) منظور کیا تھا، جو کہ مسیح جلدی (انسانی اور انسانی) حقیقت رکھتے ہیں۔ آرمینیاں نے یہ عقیدہ قبول نہ کیا جیسا کہ قبلی مصریوں نے بھی قبول نہیں کیا تھا۔ کوزنٹس نے قیصر اور کو کلبہ دی مٹی مسلک پر ایمان نہ رکھنے کے باعث معزول کر دیا تو اس نے بغاوت کر دی۔ اس پر کوزنٹس نے تین ہزار کاشفکراس کی سرکوبی کے لیے بھیجا، نیز جارجیا (گرج) ایمان ادرستوئی میں اس کے مددگاروں کی سرکوبی کے لیے فوجیں روانہ کیں مگر ان فوجی مہمات کو کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ فتح مات آرمینیا و آذربائیجان کی تیسری لہر اس وقت شروع ہوئی جب قیصر روم کوزنٹس نے ارمینی فوج رومی لشکر میں ضم کر دی جس کی قیادت بازنطینی سپہ سالار برنوب کے ہاتھ میں تھی۔ اس پر چھوڑ دوئے مسلمانوں سے مدد طلب کرنی اور بیشتر ارمینی مسلمانوں کے ہمنوا ہو گئے کیونکہ انھوں نے کبھی کسی پراپناؤن تبرائسلہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی وچنانچہ قیصر اور کی مدد کے لیے ایک فوجی دست بھیجا گیا۔ یہ اسلامی لشکر "یغیت" سے ہو کر

جارجیا، گجیرا، اسود پر واقع جبکہ یہ جارجیا، ترکی، آرمینیا، روس (اور آذربائیجان) کے درمیان واقع ہے۔ اس کا دارالحکومت ملنی (مائلن) فلس و فلسس) ہے۔ اس میں انکار یا اور جارجیائی خود مختار بھی شامل ہیں۔ بق 89700 عریقی کلومیٹر اور 64 لاکھ (سے اوپر) ہے۔ اگست 1991ء میں جارجیا روس کے قبضے سے آزاد ہو گیا۔ جارجیا میں واقع کوبستان قحطی کی خبر مزین چوٹی قازیک 5047 میٹر اونچی ہے۔ قدیم عرب اسے الجرج (کازری میں گرجستان) کہتے تھے۔ راستانہ منہد امریکہ کی ایک ریاست بھی جارجیا کہلاتی ہے۔ بحر ہوائی نوں پر واقع براست جارجیا کا دارالحکومت اتلانتا ہے (الٹنجد فی الاعلام)۔ شمال میں جارجیا کی سرحد کوخاکیرو اور روسی جمہوریہ قفقاز سے ملتی ہے۔

آخری اموی طغیہ مروان ثانی کے مہالی میں سے شیبہ کے پوتے اقل بن اعلیٰ بن جرزان (جارجیا) میں ایک شیعہ راستہ قائم کر لی تھی (295 تا 238ھ/853 تا 830ء)۔ شیبہ ثانی نے تسلیم کر لیا تھا کہ طغیہ حاکم کے دور میں ترک بریل تھا، انھیں باقر علیہ السلام (جارجیا) بھیجا گیا جس نے فلسس کا محاصرہ کر لیا۔ ثانی نے ٹبر سے باہر نکل کر غلط کیا تو کربلا لے آئی کربلا طغیہ کھجک کر شہر کو آگ لگا دی۔ اقلی کی گردن اڑا دی گئی اور غرض 50 ہزار آدمی اس آغی زوکی کی نذر ہو گئے۔ عرب مصطفیٰ اس سانحے کو 65 ہزار میں عربوں کے اقتدار کے زوال پر ہوئے کا غلط آواز کھینچے ہیں (دوسرے مفسرین کا آج جارجیا عراق اور کردستان وغیرہ کی طرح مسلم اکثریت کا خطہ ہے اور وہاں عربی زبان اور عربی ثقافت حاوی ہوئی۔)

معدوی (معدوی 346ھ) "سیدہ زکیہ" کے 200 برس کا ہے۔ وہ حضرت کے سکوں پر غلطی سے عباسیہ طغیہ لایڈ اور طغیہ بڈ کے نام زد ہیں۔ 1220ء میں سوریائی اور یمنی اہلبنی، جو حضرت کی خدمت حکومت 200 برس کا ہے۔ وہ حضرت کے سکوں پر غلطی سے عباسیہ طغیہ لایڈ اور طغیہ بڈ کے نام زد ہیں۔ 1220ء میں سوریائی اور یمنی قرمان کے شگول (تاتاری) لشکر دن سے جارجیا کو رخ دیا۔ 11۱۰ء میں اٹھ مارچ 1226ء میں ملائکہ الخوارزم شاہ نے فلسس پر قبضہ کر لیا۔ 1236ء میں شگول دوبارہ جارجیا پر حملہ آور ہوئے۔ سکین ملکہ زلمدن، فلسس سے کاشاں چلی گئی اور شہر کے والی نے شہر 11۱۰ء باہر سے دور سے تین بار جارجیا پر ہلکا دی اور 806ھ/1403ء میں گرجستان کے اطراف کو بادشاہی زد کردیا۔ حد دو تک درعان کر دیا۔ 961ھ/1553ء کے چوٹی مغولی معاہدے کے تحت جارجیا، ترکی اور ایران میں تسلیم ہو گیا۔ اس سے پہلے 1540ء میں عباسیہ مغولی فلسس پر قابض ہو چکا تھا۔ معاہدے کے رد سے طرازین اور طرازینس (Tiriboli) تک کا علاقہ سلطانی سلیمان ثانی کو ملا۔ اس دور کے مٹا کی شکاروں میں سے کھارگری و کاکون، تاجک شہر، رستم (کلیمر د) اور بیکر اول (نور علی غاس) و تنک (1741-24) اور محمد علی غاس (مصلطین کارک) مسلمان تھے۔ رستم کا لے پاک چٹا اور چائیں و تنک (شامو زاول 1688-76ء) اگرچہ مسلمان تھا مگر اس نے ملک میں استخفافہ عباسی (Confession) اور معاشنے ربائی کی روم پھر سے جاری کر دی۔ 1۹47ھ/1734ء میں تارو شاہ نے فلسس فتح کیا۔ نومبر 1801ء میں زار روس انکار اور اول نے آنجنائی حاکم جارجیا پاشا اول کی مدد و راست کے مطابق جارجیا کا روس سے الحاق کر لیا۔

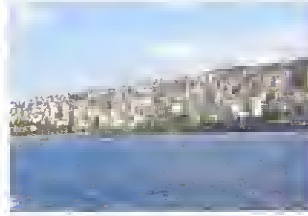
(اردو اور اردو معارف اسلامیا: 541/6)



جھیل دان کا خوبصورت منظر

جھیل دان^۱ (ترکی) کے شمال مغرب میں یزدونیک میں خیمہ زن ہوا۔ دوسری پہ سارا ہر کوپ نے کشمیں کے پل کے ذریعے سے دریائے فرات پار کیا اور شام کے علاقے پر حملہ آور ہوا مگر مسلمانوں نے اسے شکست فاش دی۔ رومیوں کی مشکلات میں اس وقت مزید اضافہ ہو گیا جب فارابی قیودا نے رومی لشکر میں اڑنی ویتوں کا سالار تھا، پل قوڑ دیے اور اپنی کشتیوں کو نکلنے کے کوڑا لکھیں جھیل پانی کا دھارا بہا لے گیا۔ یوں رومیوں کی واپسی کا راستہ مسدود ہو گیا۔ جب مسلمانوں نے تین اس دن رومیوں پر حملہ کیا تو جب وہ دریائے قیودا کے کنارے کی کوشش میں تھے، چنانچہ دوسری فریق ہو گئے۔

35ھ 655ء میں سر دیان اہم نے جی آرمینیا کی طرف مسلمانوں کی دوسری پیش قدمی قیودا درویشی کے تھان سے عمل میں آئی۔ مسلمان رومیوں کو لپکا کرنے میں کامیاب رہے۔ انھوں نے دہلی میں مائیں کو بھڑک کر بھاڑا (بھڑک اسود) ۲ تک چھپے وکیل دیا۔ وہ رومی شہر تھانہ زان پر حملہ آور ہوئے اور کثیر مال غنیمت اور بڑی تعداد میں رومی فوجیوں کے ہوا لوٹے۔ اور اس کڑوا شکست کے بعد قیودا کو شمس نے مسلمانوں سے کھانے کی کچی پیش دی۔



بھرا کا سہ کے کنارے زان درویش کا منظر

معاذ یہ بن اہلی سفیان بن زید نے اہل آرمینیا سے مذاکرات اور شہر خانہ نامہ طے کرنے کے لیے ایک وفد ان کے پاس بھیجا۔ اس سے پہلے ارمینیوں یا رومیوں نے ان سے کچی اس طرح کا معاہدہ نہیں کیا تھا۔ اس معاہدے نے انھیں مسلمانوں کے ذریعہ حفاظت فرمائی کرنے کے مواقع فراہم کر دیے۔ قیودا درویشی معاہدہ جھانک سے ملے وکیل آ گیا۔ معاہدہ جھانک نے اس کو غلخت پہنایا، تھانف دیے اور اسے آرمینیا، جارجیا، اہبان، سیونی اور در بند تک کا حکمران مامور کیا، پھر ایک اسلامی لشکر نے آرمینیا کا خیر سجا لی دور کیا۔ انھوں نے

۱۔ جھیل دان، زمین پانی کی یہ جھیل مشرقی ترکی میں واقع ہے اور 3740 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہے (المسجد، ص ۱۸۵)۔ اس کے شرعی مسائل پر 'دان' نامی مجلہ لکھا ہے۔

۲۔ جیڈ ۱۵۰۰: اسے بھڑک کر کہاں لے گیا ہوا کہ اس کے خیال میں جیڈ ہوا کہ بھا ہے تو چاکرین سے ایک خاکہ سے کے ذریعے سے منسل ہے۔ کہ ہم یہاں بھی ایک مسلم انسان مسلم رہا ہستی۔ ان دنوں کریمیا چاکرین میں شامل ہے۔

سردیاں بڑھیں میں گزاریں، پھر وہ شام لوٹ آئے۔

اس دور کے ارمی سٹریٹجی میں نے اس مسلم ارمی معالجہ کے کوامیر معاویہ بنی ہاشم کے الفاظ میں بیان کیا ہے
 ”میں نے اور تم نے ایک زمانی فزیت کے لیے، جس کا مقصد تم کرو گے، یہ طے کیا ہے کہ میں تین سال کے لیے تم پر کوئی جزیہ لاؤں
 کروں گا۔ لیکن اس معاملے میں مذکورہ مدت کے بعد تم جزیہ لاؤ کرو گے پھر تم کو لاؤ کرنا چاہو۔ اور قصین حق حاصل ہوگا کہ اپنے ملک
 میں 15 ہزار گھڑ سوار رکھا اور ان کی خوراک وغیرہ کا انتظام کرو۔ میں جزیہ کا حساب کر سکتے وقت ان کا خرچہ بھرا کروں گا۔
 تمہارے گھڑ سواروں کو جس اپنے پاس تمام غلبہ نہیں کروں گا۔ لیکن یہ ان کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ہر وقت کسی بھی جگہ جانے کو تیار رہیں
 مدد دے جانے کا انہیں حکم دیا جائے۔ اور میں تمہارے قلعوں میں کسی کو امیر بنا کر نہیں بھیجوں گا اور نہ کوئی عربی سالار یا گھڑ سوار بھیجوں گا۔
 اگر کوئی دشمن آ رہیلا کا رخ کرے گا تو ہم اسے گھاٹ لگا کر جیست انا بد کروں گے اور اگر وہیں نہ آئے تم سے جنگ کرنے کے لیے
 پیش قدمی کی تو میں تمہاری امداد کے لیے لشکر بھیجوں گا جس کی امداد کا مقصد تم خود کرو گے۔ میں اللہ عزوجل کے حضور یہ عہد کرتا ہوں۔“

نبیؐ کے علاوہ میں عبد اللہ بن عامرؓ نے نبیؐ کو قتل کیا، اور وہ بھی قتل کر دیے۔ انھوں نے زور، خوف، اہراہم، ارغمان اور ہر شے سے بچ کر لیے۔ انھوں نے عبد اللہ بن عامرؓ کو قتل کر کے اس کی طرف بھیجا جو قتل کر دیا گیا۔ ابن عامر نے ایک لشکر ہرات کی طرف روانہ کیا، وہاں کے حاکم نے ہرات، بھیس اور بوشہ کی طرف سے صلح کر لی۔ عبد اللہ بن عامرؓ کے ذریعہ قاتل

فہرست میں (المستند فی الاعلام)۔ پہنائی ماوراء النہر Transoxiana کہتے تھے۔

کویتستان، فوجہن اس کا محرب ہے۔ اس سے مراد وہ تمام چھوڑی علاقہ ہے۔

3. بائعہ: یہ نمٹاؤ اور ادب و برہات کے مابین ایک طائفہ ہے، اس کا مدد و مقام بالین ہے

جہن، اسے ٹوہان بھی کہتے ہیں۔ یہ منشا پور کے علاقے کا ایک ضلع ہے جو اب

ہے۔ واقعاً جو بن میں قدیم دار السلطنت (جو بن) کے کھنڈے ملتے ہیں جن کے جنو

نہد الملک جوینی (متوفی 478ھ / 1085ء) اور ابن کے والد عبداللہ بن یوسف

افغانستان میں فراہم کردہ کٹار سے واقع ایک فلاحی بنیاد (شیر) میں ہے۔ (اردو)

رس، راوہ، کال، انجیر، این (اسٹراپین)، اڑعین اور ایدہر۔ یہ سب

[illegible]

مکے جنوب مشرق میں ہے اور قرینہ معدودہ عسکد کے جنوب میں نہایت عام اور کاشمیر کے

دریائے جیحون^۱ کے اصر کی فتوحات مکمل ہو گئیں تو جیحون پار کے علاقے (ادوارد افشار) کے لوگوں نے صلح کی درخواست کی جو عبداللہ بن عامر جیحون نے قبول کر کے ان سے صلح کر لی۔

سن 41ھ 661ء میں مسلمانوں نے زرنج^۲، خراس اور نسط^۳ کے علاقے، جو سرکس ہو گئے تھے، دوبارہ فتح کر لیے۔ اسی طرح کابل^۴ کی فتح عمل میں آئی، جو زرنج، بن زیاد، عارفی نے فتح از سر نو فتح کیا اور ان کے بیٹے عبداللہ تاج نے دریائے جیحون تک فتوحات کو وسعت دی۔

سن 51ھ 671ء میں نیاہ بن ابی سفیان جیحون (کورزمرانی) نے ملحق بن زیاد، عارفی کو فرامان کی کہ نیزی پر مامور کیا اور ان کے ساتھ کوکو اور بصرہ سے 50 ہزار سے زیادہ افراد اور ان کے اہل و عیال روانہ کیے جنھیں دریائے جیحون کے آس پاس رہایا گیا۔ سن 54ھ 674ء میں مکند^۵ اور



دریائے جیحون اور مکند، جہاں افغانستان از بکستان وکلی گیا^۱ کوکوہ علی کے رہائے میں کابل اور دریائے کابل سرحد کے چمک، جگستان میں شہر اور

۱ جیحون: اسے اب آمودریا کہا جاتا ہے۔ عرب اسے جیحون کہتے تھے۔ 2820 کلومیٹر لمبا دریا کوہستان بائیں سے نکلتا ہے اور افغانستان اور تاجکستان کی سرحد بناتا اور ترکمانستان اور ازبکستان میں سے بہتا ہوا بحیرہ کازال میں جا گرتا ہے (السنحد، ص ۱۰۷)۔ مزید اور گزارش (شیر) کے شیر آسمان پرانی پیدائش ہیں۔ پہاڑی اسے آکسس (Oxus) کہتے تھے۔

۲ زرنج: یہ ایران کی سرحد پر واقع افغانستان کا شہر ہے۔ زرنج نامی میں جیحون کا سب سے بڑا شہر اور پائے تخت تھا (آرور و انور و معارف اسلام)۔

۳ نسط: 455/10) کیسٹیل بلوہ پر واقع زرنج افغانی سرحد پر سرد کا سند مقام ہے۔ (دیکھئے حلال الیٹ و لٹریچر میں)

۴ کابل: یہ جیحون کا ایک ویران شہر ہے جس کے کھنڈر (قصر نسط اور شہر بازار) قلعہ دار سے جرات والی شاہراہ کے قریب دریائے جیحون کے کنارے واقع ہیں۔ غوثی دور میں نسط اہم پڑاؤ بن گیا۔ علاء الدین غوری کے دور میں (مینگولوں) کے حملے (618ھ 1221ء) اور ترکوں کی لشکر کشی نے اسے بالکل برباد کر دیا۔ 1738ء میں بابر شاہ نے قلعہ نسط کے پرچہ و بار آ کر تاجا دیا (آرور و انور و معارف اسلام)۔ 511-508/4)۔ یہ شہر نسط ابن جان نسط کے رہنے والے تھے۔ (معجم البلدان: 415/1)

۵ کابل: قلعہ کی نکتہ ہے کہ اسے خلافت عثمانی میں مہاراجن دن سرور نے فتح کیا تھا۔ مامون کے زمانے میں کابل شاہ نے اطاعت کر لی اور یہاں کے لوگ حاکم کابل اسلام ہو گئے۔ 910ھ 1504ء میں بابر کے قتل پر چلنے سے اس کی سلطنت بند کے لیے قیاد کا کام آیا۔ درانی مہم میں کابل نے بابر دارالحموت قلعہ دار کی جگہ لے لی۔ (آرور و انور و معارف اسلام: 3/177)

۶ مکند: یہ تاجک اور دریائے جیحون کے بائیں ایک شہر ہے جو بخارا سے ایک مرحلے پر ہے۔ اس دن ٹولڈا چڑھا ہے۔ یہاں ادوار بائیں کے سب شہروں سے زیادہ سرا کھیں تھیں۔ (معجم البلدان: 533/1)

بنار کے عمر کے سر ہوتے۔ شہد (شہد) کے علاقے پر سید بن عثمان بن عفان کی قیادت میں حملہ کیا گیا اور باب الہدیہ اور ترمذ² فتح ہو گئے، پھر سام ہینڈ سٹے بنار اور سر قند³ فتح کیے۔

سن 70ھ/696ء میں مہلب بن ابی صفر وازری واپس عراق قاہج بن ابوسفیق ثقفی کی طرف سے فراسان کے گورنر بنے۔ انھوں نے شہد میں بنار اور کستان کا سرکردہ زراعتیوں کی زمرہ گروہ پڑایا ہے۔ یہ نام پرم بدیرا (شاہداد) کی تہذیبی شہرہاں ہے۔ اسلامی مآخذ میں، مقامی حکمرانوں کو بنار، خدا دیکھا گیا ہے۔ 54ھ میں عربوں نے جب اللہ بن زبیدی قیادت میں سندھ لڑائی کے بعد بنار راج کرلیا۔ 91ھ/710ء میں حلیہ بن مسلم نے انھوں کو شکست دے کر غلہ دارہ (طوق، سیاہ) کو شاہ بنار کی حیثیت سے مستقر بنائیں کیا۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے 194ھ/809ء میں چواہر سے۔ 280ھ/874ء میں بنار سامانی سلطنت میں شامل ہوا اور بھراہن کا دارالحکومت بن گیا۔ 31ھ/918ء فروری 1220ء میں چنگیز خاں کے حملوں (تاجیکوں) نے بنار کی باغیچہ اور چند محلات کو چھوڑ کر پراسیمہ لڑائی کر دی۔ چنگیز خاں کے چاہن کے بعد میں یہ بھراہن گجرات آباد ہوئے۔ 71ھ/1273ء میں تاجیک خزان بنان میں آئے تھے بنارام چنگیز کا ناخبر پھر چواہر آباد کیا۔ 1500ء کے بعد بنار پر شیخانی آؤکے قابض رہا۔ 153ھ/1740ء میں بدشتا نے بنار راج کرلیا۔ انیسویں صدی میں عربی میں اسیر بنار منظر الہدیہ (86-1800ء) گورنریوں کی اطاعت قبول کرتی تھی۔ بنار کی آبادی دواہلی لاکھ ہے (مردود دائرہ حارفہ اسلام: 110/4-116، تاریخ الطبری: 229/4، المسجد فی الاسلام)۔ یاد تگہا ہے۔ عید اللہ بن زبیدی نے بدشتا کے بعد 56ھ میں بنار پر قبضہ کیا۔ سید بن عثمان بن عفان کو اپنی فراسان اسیر کیا۔ سید نے لفظ کے ساتھ درپائے انھوں بنار کیا۔ اسیر ایک لاکھ تین ہزار رگہ تھے جس میں لفظ بھراہن کی گجرات ناوان (ملکہ) نے صورت حال، لکھ کر لکھ لی۔ چنگیز کی اور یوں اسیر کا بنار راج قبضہ ہو گیا۔ (معجم البلدان: 356/3)

1 شہد یا شہد: اسے پہلی میں شہد (Sogdiana) کہتے ہیں۔ یہ علاقہ دریائے جیون سے دریائے کن (ہیر ربار) تک پھیلا ہوا تھا۔ الہدیہ ربار کے چوٹا شہر تھی۔ زرقانی شہد جب کے حال تھے۔ اسلامی دور میں، طوقی کے مطابق، شہد خاص بنار کے مشرقی جانب دیامید سے سرکردہ تگہ پھیلا ہوا تھا۔ بہتوی شہد کا دارالحکومت تھی (دوسری تگہ سر قند) بناتا ہے۔ (مردود دائرہ حارفہ اسلام: 86/11)

2 شہد: ازبکستان کا یہ شہر افغانستان کی سرحد پر آہ دور (چگون) کے (دائیں) کنارے واقع ہے۔ اس کی قبیلہ مستعداظم سے منسوب ہے۔ 70ھ/690ء میں مہلب بن ابوالہدیہ بن حکام نے اسے فتح کر کے یہاں شہر لکھ لکھی کی تھی کہ 86ھ/704ء میں عثمان بن سوسو نے اسے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ امام محدث ابو یوسفی نے شہد کی بظاہر نہیں کے رہے تھے۔ 1220ء میں زہد کھٹوں (مکتوں) نے فتح کر کے پام دیر آباد کر دیا۔ ابن بطوطہ کے دور میں شہر شہد اپنی اسی تگہ کے چاہے دیامید سے دوسل دور آباد ہو چکا تھا۔ فتح کی لڑائی (47-1646ء) میں شہزادہ اور تگہ زبیدی کی فتح کے بعد بندرستانی فوجوں نے ترمذ پر قبضہ کر لیا، افغانوں میں مدنی کے فتورہ شاہ میں زہد و دیار برآباد ہوا۔ 1894ء میں زہد کے حکمرانوں سے پانچویں ڈوروی قلعہ ترمذ قبضہ ہوا جو آہستہ آہستہ ایک شہر بن گیا۔ (مردود دائرہ حارفہ اسلام: 376/16-378، المسجد فی الاسلام)

3 سر قند: یہ دارالحکومت کا بڑا شہر ہے۔ زراعتی حال میں سر قند ہی نام کے صوبہ کا صدر مقام ہے۔ یہ دریائے شہد (زراعتی) کے چوٹی کنارے پڑا ہے۔ اس کے علاقے مشرقی، خیر رباری اور پہلی سیاہوں کا بیان ہے کہ وہ تاجیکیت افروہاں ہے۔ اس شہر کا نام پہلی بیکل شہد کی مشرقی مہربوں کے تگہوں میں "مارا گجرات" کی صورت میں 5ھ ہے۔ 91ھ میں حلیہ بن مسلم نے اسے فتح کیا۔ شہر کی خوشحالی کا دور یہ اس وقت شروع ہوا جب تیمور کا 771ھ/1369ء میں بخارا و اسیر میں پہلی ہوا۔ اس نے سر قند کو اپنی راز داروں ملکات کا صدر مقام بنایا اور اسے چوبی تان و شہر کے ساتھ کراہے شروع کیا۔ 14 نومبر 1868ء کو روسی لکھل کا خان (Kaufmann) قریب تیموری دارالسلطنت سر قند میں داخل ہوا اور یہ شہر منظر الہدیہ میں امریکہ کے قبضے سے نکل گیا۔ 1871ء میں قدم شہر کے مطابق میں ایک نیا روسی شہر آباد ہوا جسے فرانس کیسٹین ریل سے ملا دیا گیا۔ 1882ء میں قبضے کا اثر سر قند ہوا۔ (مردود دائرہ حارفہ اسلام: 289/11-293)۔ سر قند کی آبادی ساڑھے لاکھ ہے۔ یہ اسلامی قلعہ جب کا مرکز رہا۔ 1220ء میں چنگیز خاں نے اسے چواہر آباد کیا۔ تیمور قلعہ تگہ بنان میں ہے۔ یہ ازبکستان کا شہر شہر ہے۔ (المسجد فی الاسلام)

شیراز^۱ پر قبضہ کر لیا۔

۸۸۶ھ / ۷۰۵ء تا ۷۱۵ء کلانچ نے خراسان اور بلاد شرقی کی حکومت خلیفہ بنی مسلم کے سپرد کی۔ انھوں نے ۸۸۶ھ / ۷۰۵ء میں طبرستان^۲ کو از سر نو فتح کیا، جہاں مقدونیوں میں مال بے قیمت مائل کیا اور خراسان کے دارالحکومت مرواوت آئے۔

انہی دنوں یزید طرخان کے پاس کچھ مسلمان قیدی تھے۔ قتیبہ نے اس کو دیکھا کہ مسلمان قیدیوں کو بددور و سخت سزا دی جاتے گی۔ یزید نے انھیں رہا کر دیا۔ اب خلیفہ نے اسے صلح اور امن کی پیشکش کرتے ہوئے لکھا کہ اہمورت و دیگر وہاں سے جنگ کرے گا، اسے چھوڑے گا نہیں اور اسے مغلوب کرے گا، چنانچہ یزید خلیفہ کے پاس چلا آیا اور صلح کر لی، پھر باؤیس^۳ والوں نے اس شرط پر قتیبہ سے صلح کر لی کہ وہ شیراز داخل نہیں ہوگا۔ دو سو اٹھاء جب قتیبہ تکہ سے چلے آئے تو یکند والوں نے صلح توڑ دی۔ قتیبہ لشکر لے کر واپس گئے تو ترک تھکہ بند ہو چکے تھے۔ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور اس دوران میں ہجڑین بھتی رہیں۔ ایک ماہ بعد اہل تکہ نے صلح کی درخواست کی جو خلیفہ نے مسترد کر دی تھی کہ مسلمانوں کو حج حاصل ہوئی اور شیراز میں لڑنے والے سب مارے گئے۔



ہامان (افغانستان) کی ایک مسجد

اب خلیفہ بنی مسلم، آمل^۴ کی قیم پر لکھے اور اس سے فارغ ہو کر دہم کے بالفاظی دریا کے نیچوں میں روک لیا اور لشکر کشی کی۔ بخارا کے قریبی شہروں و منگلتے اور کریمیانے ان سے صلح کر لی (۸۸۸ھ / ۷۰۶ء)۔ اس قیم کے دوران میں یزید طرخان بھی ان کے مربوط تھا، پھر

راہیچ نے صلح طلب کی۔ اس معاہدے کے بعد قتیبہ نے ترمذ کے قیم پر چھوٹا چار کیا اور بلخ سے ہوتے ہوئے مرو پہنچ گئے۔

۸۹۰ھ / ۷۰۸ء میں بخارا والوں نے ہتات کر دی تو قتیبہ نے ایک بار پھر چڑھائی کی اور ہامان کو شکست دی۔ اس کے بعد شام و مصر و فرائین

۱ شیراز یا کیش: اس کا موجودہ نام شیراز ہے اور یہ افغانستان (ماہیہ ریاست بخارا) میں واقع ہے۔ کئی ماہ میں اس کا نام کا شفقہ، شیراز کا نام تبدیل ہوا۔ ستوں پر آفریں صمدی بھڑکی کے وسط میں سامنے آج پھر کیش کے علاقے کا۔ دہے ۱۱۱۱ھ ق۔ اس نے ۷۷۲ء تا ۱۳۷۰ء میں یہاں آفریں صمدی (اردو) دائرہ حصار کیا۔ (۲۷۸/۷۷ء)

۲ طبرستان (تھارستان): پہلوی کے قبائل طبرستان چلے گئے، شرقی، بدشتان کے مغربی، آموہ کے جنوبی اور کہستان بعد کیش کے شمالی علاقے پر مشتمل ہے۔ لاکھوی شہر ہامان، کھارستان، اولیٰ شہر کربا ہے۔ اہم طبری نے ترک عرب لڑائیوں میں بخارا، تھارستان اور طبرستان کے پورے جنوب پر اٹھائی کا ذکر کیا ہے۔ ۷۴۵ء کے بعد طبرستان، ہامان کے قرواں کی سلطنت کا حصہ بن گیا۔ سافریں صمدی (بھڑکی) کے طبرستان کا نام ایک علاقے کے طور پر فتح ہو گیا (اردو) دائرہ حصار اسلام: ۴۲۵/۱۲)۔ ان دنوں کھارستانی افغانستان کا ایک صوبہ ہے جس کا دارالحکومت خاٹقان ہے۔ کھارصوبہ بدشتان، جھون اور کندز میں گروہا ہے۔ اس کے شمال میں آموہیا ہے۔ (پیشکش خراسان کی دولت)

۳ باؤیس: ہامان، طبرستان کا شمال مغربی صوبہ ہے جس کا صدر مقام قلموٹ ہے۔ یہ جزائے نمود اور قازاق کے صوبوں میں گمراہ ہے۔ "باؤیس" اصل میں باؤیز (آفریں) لکھنے کی جگہ (اردو) دائرہ حصار اسلام: ۸۸۶/۳)

۴ آمل: ترکستان کا یہ شہر آموہ و پورے ہائی ہے۔ آج کل اس کا نام چارتر ہے (المسجد فی الکھارتر)۔ فارسی کے شہر شاعر طالب آملی کا تعلق آفریں شہر سے تھا۔ چارتر ہوا کے بائیں کنارے ہے جبکہ دائیں کنارے پر قازاق پرستان اور کچھ دور قازاق واقع ہے (طولی ایسٹ وولز: بیل صیپ)۔ "مہرورشی" اور "مہرورشی" کے معنی ہیں۔

ہے۔ یہی اوج تک پہنچنے کی تہہ پر کی۔ اس دور میں نیزک غرغان نے تھار کی اور قبیہ سے جنگ کی تیاری کرنے لگے۔ اس میں شاہ طالقان نے اس کا ساتھ دیا۔ قبیہ نے فوراً طالقان پر لشکر کشی کر کے بھر کی بغاوت کچل دی، پھر انھیں نیزک پر جمع حاصل ہوئی اور اسے 91ھ/709ء میں مرو میں ہاک کر دیا گیا۔ ایک اور روایت کے مطابق وہ طالقان (افغانستان) میں اپنے 700 ساتھیوں اور آلہ ادا کے ساتھ مارا گیا۔ اس کے بعد قبیہ بن مسلم نے 91ھ/710ء میں شمان، نعل اور صفت² پر دھرمی پاریلٹاری اور اگلے سال (92ھ/710ء) جہان پر چڑھ دیا۔ پاریلٹاریل کے قاصد صلح کی درخواست لے کر قبیہ کے پاس آئے تو اس نے معاہدہ کر کے انھیں ان کے محل پر چھوڑ دیا۔ 93ھ/711ء میں قبیہ نے خوارزم پر چڑھائی کی اور دانیس پسرقد والوں سے معرکہ پیش آیا۔ ان لوگوں نے صلح کر لی تھی، پھر بغاوت کر ملی۔ انھوں نے مسلمانوں کے چارویں پشخان مارا چاہا مگر قبیہ کو ان کے ارادے کا علم ہو گیا تو انھیں نے ان پر گھات لگا کر مہل کیا اور زمین کی چال کا کام بھی۔ یہ واقعہ رات کو پیش آیا۔

94ھ/712ء میں قبیہ نے ایک بار پھر روہانے تھون پار کیا اور ہلاراکش، صفت اور خوارزم سے شرائط صلح کے مطابق فوج طلب کی تو ہزار خوارزم (قبیہ): "یہ ملک" خود ہائی زمین کو رکھا، پہنچ ہے۔ یہاں (یعنی مورخ) کے بتول سرزن خوارزمیان کے دارالحکومت کا نام خوارزم (کاف) تھا۔ خوارزم میں زرتشتیوں (مذہب) کے علاوہ دینی بھی تھے۔ 985ھ/988ء میں گرگج (عربی میں تھر چانے) کے دہلی ماموں بن محمد نے خوارزم شاد کا لقب اعزاز کیا۔ سیراوی صمدی صمدی کے آخری برسوں میں قطب الدین محمد نے ایک نئے (خوارزم شاہی) خاندان کی بنیاد رکھی۔ علاء الدین محمد خوارزم شاد کے بہر (1200ء تا 1220ء) میں خوارزم (گرگج) کا نام شرق کا شاد اور خوارزم کی سیاست ایران اور عمان میں بھی تسلیم کی جاتی تھی۔ صفر 615ھ/11 جولائی 1220ء میں گرگج پر تاتاری (مغول) کی پیش قدمی ہو گئی اور یہاں کی ہری آہنی تلوار سرور میں غرق کر دی گئی۔ محمود نے 1379ء میں اور پھر 1388ء میں گرگج (خوارزم) فتح کیا۔ اس کی خلافت میں دارالسلطنت گرگج کا چارہ ہوا اور اسے زمیں کے برابر کر دیا۔ وہاں جو رہے گئے۔ سیراوی صمدی صمدی میں دارالسلطنت خوارزم کا گرگج کے محلے تھو کہتے تھے۔ 1645ء میں تھو سے تقریباً 20 میل شمال شرق میں خوارزم بنا دیا گیا۔ خان انوش (817-863ء) نے کات (کات) کو پھر اورگج سے 20 میل جنوب دیکھ کے پائیں کنارے پر پھر سے غیر کر دیا۔ پھر کسانوں کے حملوں سے تھو، واکل چارہ ہو گیا تھی کہ 1770ء میں اہل گرجا تھن نے پھر تھو کی بنیاد رکھی۔ افغانی (1825-42ء) نے قدیم گرگج کو بار بار برباد کیا۔ 1873ء میں تھو دھماکے سے گج کر لیا۔ فروری 1920ء میں شان تھو کی صمدی کے بعد کادی صمدیت، پھر پچ خوارزم قائم کی گئی۔ اسے گرگج اور تھو (ازبکستان میں واقع ہیں) (آرودادہ معارف اسلام) 30-22/8۔ جدید تھو، روہانے کے پائیں کنارے واقع گرگج سے تقریباً 20 میل جنوب مغرب میں ہے۔ تھو، گرگج کے باطن میں دیا پڑا تھو، دینی کی چائے پڑا تھو "تھو دینا" موجود ہے۔ کات (دوجو کا ایک) اور گرگج کے درمیان ہزار سب واقع ہے (لہذا اسے دندریل سب) اس کا ذکر اسلامی تاریخ میں تھو ہزارا سب خیر کے نام سے آیا ہے۔ عوامی دور میں خوارزم کی نسبت سے تھو بن مونی خوارزمی مشہور ہوئے جو علم انچرا کے موجد تھے۔ ان کی تھو "انچرا دھماکے" اس قسم کی کہلی کتاب ہے۔

۱ طالقان: طالقان (افغانستان) کا ایک شہر ہے۔ 617ھ/1220ء میں چنگیز خان نے اسے تھو، روہانے کے محل پر چھوڑ دیا۔ اس کے محصور چانچہ کے قریب ہیں۔ طالقان، دہلی (ایران) کا ایک شہر بھی ہے (آرودادہ معارف اسلام) 309/122۔ افغانستان کے صوم پھو، تھو طالقان اب پارلی شہر اور صومانی صومر مقام ہے۔
۲ صفت (قرشی): یہ تھو کا ایک شہر ہے جو صفت بنی کہا تا ہے۔ تھو (تاجروں) نے یہاں کلات دیا ہے۔ اس لیے اسے صفت تھو کہتے تھے (مغولی زبان میں "نعل" کہتے تھے۔ تھو کے بعد تھو بنی (خوارزم) نے قرشی کی قیادت کو کہا دیکھ، انھار دین صمدی میں قرشی پھر قرشی کرنے لگے۔ صفت کی خبر اس افسانوی مشہور کی چانچہ کی دہر سے ہے۔ جو صمدی طور پر تھو کی ماسٹر نے ہکا تھو۔ تھو ہے کہ وہ رات کو ایک تھو (چانچہ صفت) سے نکلا تھا اور صومانی میں دھب جاتا تھا۔ (آرودادہ معارف اسلام) 156/22

ہجیرتِ یومع ہوئے جو ان کے سرِ اوسد کے معرکے میں شریک ہوئے، پھر قبیہ نے انھیں شاش^۱ کی مہم روانہ کیا اور خود فرغانہ^۲ کی بغاوت قزاقوں کو نے پرتوجہ مرکز کی فرغانہ (اولوں سے خلیفہ^۳ میں کی لڑائیاں ہوئیں جن میں مسلمان کامیاب رہے۔ اسی طرح شاش کی طرف روانہ کیے جانے والے لشکر کو بھی فتح حاصل ہوئی (713ھ/96)۔ انھوں نے شاش کا بیشتر حصہ ہار ڈالا۔ اس دوران میں قبیہ نے فرغانہ کے شہر کاٹان کا بھی فتح کر لیا اور پھر مرادوت آئے۔

دوسرے اقدام قیامِ بنِ یوسف نے شمال 714ھ/95 میں دھات پائی، پھر طیف، دلیہ، بنِ عبدالملک، نصف، مرادی، آخرہ 715ھ/96 میں انڈان کر گیا اور سلیمان بن عبدالملک مسندِ خلافت پر بیٹھا۔ قبیہ، بوجہِ تسلیمان سے مخالف تھے، چنانچہ اسی سال انھوں نے بغاوت کر دی اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ سرحد چلے گئے اور کثیر بن قلان کا شہر^۴ راز کیا، پھر شہید سرحد میں کی طرف چلے گئے۔ وہ جتنی سرحد کے قریب پہنچے تو انھیں شام و قن کا پیغام ملا جس میں مزید کہا کہ نہ کرنے کی پیشکش کی گئی تھی۔ 716ھ/96 قبیہ کا اہتمام یہ ہوا کہ انھیں امنی خیمے کے دوران میں شام میں قتل کر دیا گیا۔ اس وقت ان کی عمر 55 سال تھی۔

۱۔ شاش: اسے ان دنوں "شہر شہر" کہا جا رہا ہے۔ (ذکرِ زبان میں "شاش" کے معنی ہیں "چتر" اور "میدان" یا "قصر" کاؤں" ہے) چانچہ شاش کی سرحدی اور اس کے باغیچہ کے اہلینِ ممالک نے خبری مدد کی کے بجلی مانڈ میں ملے جن۔ اسلامی دور میں ملک کا ۴۴ سال اور باغیچہ کا ۴۴ "بکشت" یا "جہول" یا "دلی" "غارینہ" یا "نیرتا کھار" (تاکھیر) قنستان پر چمک میں سرور دیا (کن) کے داخلی طرف کی ایک سعادتی نئی کے کارے آ رہے۔ اس کا نام چانچہ اول اول انہرولی کی تاریخ میں ملتا ہے۔ 751ء میں چینی گورنر نے شاش کے پادشاہ کو قتل کر دیا اور اس کے بیٹے نے سریوں سے امداد مانگی تو ابوسلم (خراسانی) نے انہرولی بن حنا کو کھینچا جس نے ذی الحجہ 133ھ/751ء میں چینیوں کو شکست دی۔ اسلامی دور میں قنہ و بدوخل کی بغاوت کے خلاف یہاں ایک دجاہی نئی کی جس کے ۴۴ راسب تھے پائی ہیں۔ مختلف دور میں یہاں ساتویں، ازبکوں، قزاقوں، قلااقوں اور خروں کی حکومت رہی۔ 1885ء میں زبدیوں نے شہر پر قبضہ کر لیا (آرور، دائرہ، معارف اسلام، 79/6)۔ 83-79/6)۔ تاحقہ (عربی میں تاحقہ) ازبکستان کا دارالحکومت ہے۔ 7 آؤی 21 دیکھ ہے۔ 1908ء میں یہاں چوکی ڈال دی (المستند، ص ۱۸۸)۔ 1908ء میں پاکستان اور بھارت میں نہیں ملے (طمان تاحقہ) ہم دیکھ رہے۔

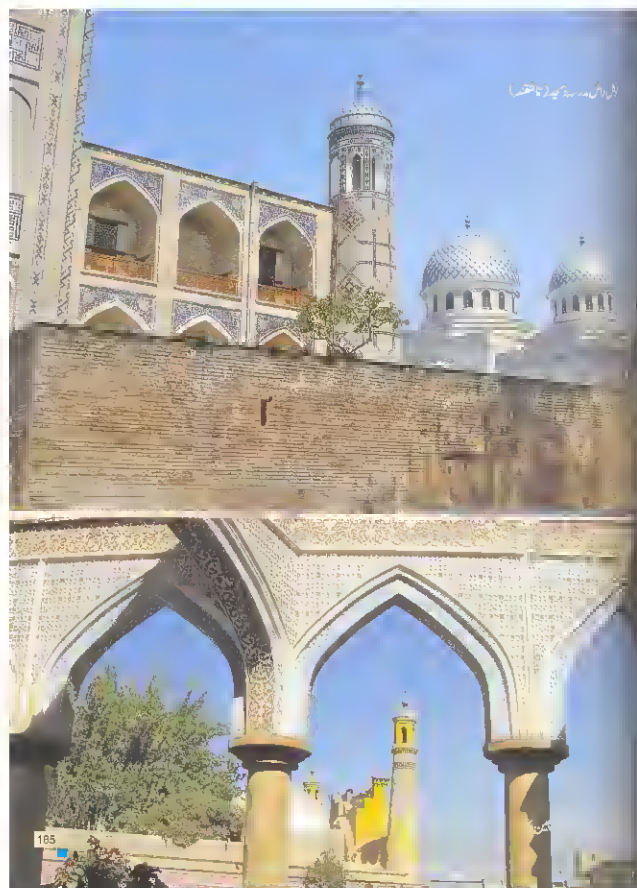
۲۔ فرغانہ: یہ ازبکستان کی داؤی فرغانہ کا ایک شہر ہے۔ آؤی 2 لاکھ ہے۔ (ادق فرغانہ کے دیگر شہر قندھار، فوگر، اویش اور مارگیان ہیں) (المستند، ص ۱۸۸)۔ یہ دوستان میں مغلیہ سلطنت کا پانی قیام دینا پاد فرغانہ کی کارہے والا تھا۔

۳۔ خلیفہ: یہ وہاں کے (سرور) کے کارے اور اس کا مشہور شہر ہے۔ فرغانہ سے اس کی حد دہائی ہیں۔ علمِ جنت کے ماہر عالم بن محمد الحجدی (ص 391) 1000ء میں چلائے۔ انھوں نے نہ اس (۳۱ اس ارتقا) ۲۱ لیا آؤی لیا جس سے سورج کا اپنی ارتقا دریاقت کیا۔ (معجم البلدان، 348/2)

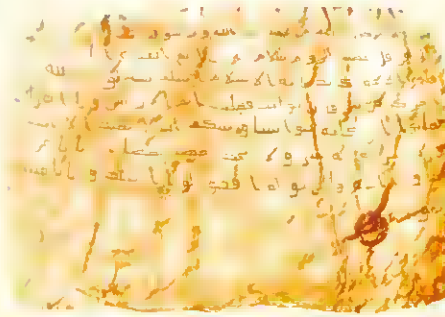
۴۔ کاٹان: اس کا نام دراصل کا سان ہے جو داؤی فرغانہ (ازبکستان) میں شاش (تاحقہ) سے پرستہ رہا کے کن کے جانب شمال واقع ہے۔ معنی فقر و بیکار ہیں۔ مسعود بن احمد عالم بن سبیل کے رہنے والے تھے جسے قلعہ قلی سے کاٹانی بھی کہا جا رہا ہے، مگر ان کی نسبت "کامسان" سے ہے۔ جبکہ کاٹان ایران کا ایک شہر ہے۔ (آرور، دائرہ، معارف اسلام، 15/3)۔

۵۔ کا شہر: یہ داؤی چہرہ پر بہن کے سہ پیکار (موجودہ دن چانچ) کا ایک شہر ہے۔ "کان" کے معنی دنگ و زلف و کھنڈی تھیں۔ کانی (کلی صمدی قی میں شہر بن گئے کا شہر) داؤی تھیں، ام چہرہ کیا۔ 96ھ میں قیہ بن سلم نے کا شہر فتح کیا۔ کا شہر کے پہلے مسلمان تھیں کی حیثیت سے شقی غزوان (344ھ/955) میں ملتا ہے۔ 1219ء میں چنگیز خان نے قیہ پر قبضہ کر لیا۔ 1755ء میں انھوں نے ایک بار پھر کا شہر فتح کر لیا۔ (آرور، دائرہ، معارف اسلام، 18/12)

۶۔ قبیہ کے لشکر میں غوثیم برائی خود میں تھے جن کا سربراہ علی سلیمان کا حاتی تھا۔ چنانچہ کینج کی قیادت میں جو قیہ نے غوثیم کو کینج کر دیا۔ قبیہ کے ساتھیوں کے بھائی، چنگیز، ما، سے گئے جن کی تعداد 11 تھی۔ اس کا صرف ایک بھائی غوثیم بن مسلم تھا جس کی اس ہجرت سے تھی۔ (آرور، دائرہ، معارف اسلام، 18/12) (77/1)



نبی اکرم ﷺ کا نام مبارک ہر قل کے نام



بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله إلى هرقل عظيم الروم
سلام على من اتبع الهدى أما بعد:

فإني أدعوك بدعاية الإسلام أسلم تسلم يؤتك الله أجرك مرتين فإن توليت
فإن عليك إثم الأرميين و «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّخِذُوا إِلَىٰ دِينِكُمْ حُكْمًا وَبَيِّنَاتٍ لِّتُذَكَّرُوا
إِنَّ اللَّهَ وَكَرَّشَتْ بِهِ شَرِّهَا وَلَا تَقْبَلُوا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَلَكُمْ
الْعَذَابُ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ»

اللہ کے نام سے (شرعاً) جہالت مہربان بہت دم کرنے والا ہے۔
اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے وہی حکمران برقی کے نام
جو جہالت کی پیروی کرنے والی پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ:

پس میں انھیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تم اسلام قبول کرلو، سلامت رہو گے۔ اللہ انھیں دوہرا اجر دے گا، پھر اگر تم سچ سے
منہ موڑا تو ان کا شکاروں (شام و مصر و غیرہ کے یہودیوں) کی گمراہی کا جو نتیجہ ہے وہ یہ کہ اور (قرآن مجید میں ارشاد باری ہے):
”ابن ابی اسد! ایک کھجور کی طرف آؤ جو تمہارے درمیان مشرک ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور
اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو پروردگار ٹھہرائے، پھر اگر وہ (حق سے) منہ موڑیں تو
تم کہہ دو: اس بات کے گواہوں کو کہ ہے تک ہم مسلمان ہیں۔“ (آل عمران: 64)



[illegible]



2

فتح شام کا آغاز





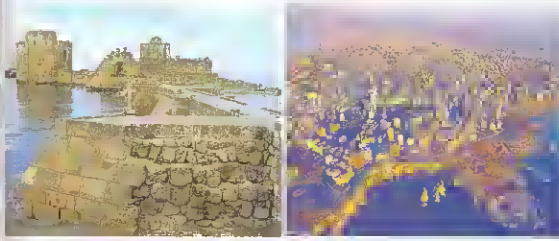
دمشق : 4000 سال سے آباد شہر

دمشق شام کا سب سے بڑا شہر ہے 36.2 درجے 38 دقیقے طول بلد مشرقی اور 33 درجے 30 دقیقے عرض بلد شمالی کے درمیان واقع ہے۔ یہ شہر سمندر سے تقریباً سات سو میٹر بلند ہے اور لبنان، شرب کے سلسلہ کوہ کی مشرقی پہاڑی پہلے قاصدان کے واسطے آہستہ آہستہ دمشق کے مشرقی اور شمال مشرقی میں دو بڑے فوارے نکلتے ہیں جو شہر کی میدانیں چھینتا ہوا ہے جو جنوب کی جانب پھر اسے عرب میں غم ہو جاتا ہے۔ اسے شہر اسے شام کہتے ہیں۔ 1950ء میں دمشق کے جنوب مشرق میں "مقیہ الصخریہ" کے مقام پر جو کھدائیاں ہوئیں وہاں سے یہاں چار چار سال تک ایک شہری مرکز بننے کا اہتمام ہوا ہے۔

فرعون حمزوسس سو سال پہلے مصر میں دمشق چلے گیا تھا۔ نعل الامرنہ کے کہیں میں اس کا نام دمشق (Damashek) دیتا ہے۔ رمیسس ثالث کے کہیں میں یہ نام دمشق (Damesek) کی شکل میں ملتا ہے۔ گیارہویں صدی ق م میں دمشق سرزمین آبادی صدر مقام تھا جس کا خوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تھے جس میں ہے (ایکمل، پچاس، 10: 22-14) حتیٰ کہ آج بھی دمشق کے شمال میں مقام ہرزدی کہہ رہا ہے (خلعہ) کوٹھڑی بنایا گیا جاتا ہے۔ اسلام ہوا ہے کہ وہی زمانے میں آرامیوں (حضرت نوح علیہ السلام) کی اولاد میں سے ماری اصل ایک قوم نے اس شہر کا نقشہ تیار کیا جس کے بارہ سو مستقیم میں ایک سو سے زائد گھر کر کے چرما رہے جاتے تھے۔ یہ نقشہ درباری ق م کے پہلے اور اخیر کے مشابہ تھا۔ دمشق کا شہر اپنے گہری گلیوں کی چیلری کے لیے آرمینینائی کامروان سے تھا۔ نقشہ مثلاً "دمشق" اور دروازہ صاف اسلام ہے 398.39779

پہلی کتاب مسلمانین 2 کے باب 5 اور 6 میں دمشق کا ذکر آتا ہے۔ جب شام آرام کے سپہ سالار امین ابوس سے دمشق کی (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے فرما دیا کہ دروازے اور ان میں سات بار غلط مارا کہ میرا جسم کوڑھ سے پاک ہو جائے خود ناراض ہو کر کہنے لگا "کیا دمشق کی گلیاں اپنا اور فرار مسوئیل کی سبب نہ ہیں سے چار گلیوں کا کیا میں اس میں ہمارا کیا کب صاف نہیں ہو سکتا؟" بعد میں اس نے اور ان میں سات گلیوں کے گائے کوڑھ سے کھات پائی۔

دمشق حضرت داؤد علیہ السلام کے باخوں چلے 19 ق م میں اس شہر میں شہر پر ایک کے بعد ایک لوٹ لیا۔ شہر میں کے بعد پائی اور ان کے ہاتھی، چوہاں اور وہی کے بعد وہاں سے دمشق پر قابض رہے۔ پہلی طلیکوں سے اسے دارالحکومت بنایا گیا۔ لیکن جب 64 ق م میں چینی نے شام کو روکی سلطنت میں شامل کر لیا اور وہیوں نے سوہائی دارالحکومت دمشق کے بجائے ان کے کوہ قمر کر لیا۔ تھاکیم 635 کے بعد رسلات 642ء میں اموی شہنشاہ مروانی نے دمشق پر قبضہ کر لیا۔ امویوں نے اسے 627ء میں بنائی کیا۔ جب 14 ستمبر 635 میں حضرت خالد بن ولید مجذوب کی قیادت میں مسلمانوں نے دمشق چلے کر لیا اور اسے سال جنگ بڑھک کے 1114ء میں حضرت خالد بن ولید نے فتح کر لیا۔ تھاکیم 635 میں دمشق کی فتح کے بعد حضرت ابو سعید خدری نے حجاز کے مائتے اہل دمشق سے ہتھیار و مال دے (دسمبر 638ء)۔ 1154ء میں سلطان نورالدین زنگی نے دمشق چلے کر لیا۔ اس کے بعد ہجرت کے بعد دیکھ سہ دنگ اور اموی ملطظوں کا دارالحکومت رہا۔ 1260ء میں چار تان نے دمشق پر قبضہ کر کے اہل سلطنت کا قاتل کر دیا۔ 14 ستمبر 1414ء میں اموی ملطظوں کی قیادت میں جنگ میں ملوث امیر رکن الدین بھروس کے باخوں شکست کھا کر دمشق نکالی کر گئے۔ 1516ء میں دمشق سلطنت عثمانی کی ملک داری میں آ گیا۔ 1915ء میں پہلی فریقہ سکیم کے بے بعد پھیل اور برطانیوں میں غیر "پہلی دمشق" ملے 11 جنوری کی در سے برطانیہ نے عراق کی "33 ملطظی" شام کر سنے کا "عدو" کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ عالم عرب اس وقت اسی جہاں دمشق کے فوج حجاز آج تک جگت رہا ہے۔ پہلی جنگ عالم میں ترکی کی شکست کے ساتھ ہی 30 ستمبر 1918ء کو ترک فوجیں دمشق نکلی کر گلیوں اور اقلیتی دے اس پر قابض ہو گئے۔ مارچ 1920ء میں پہلی دمشق میں اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ پھر اپنی جہاں اپنا بدست قرار دے کے فیصلے سے فرانس کو شام پر ماتمب کا حق مل گیا۔ 25 جولائی 1920ء کو فرانسیسی فوج دمشق پر قابض ہوئی۔ 1941ء میں فرانسیسی مسلمانوں کا خاتہر ہوا تو دمشق آزاد ہو کر دوبارہ (الجمہوریۃ العربیۃ السوریۃ) دارالحکومت بنیاد (مجلس الشوریٰ) اور (دارالسلام) 1932ء



صور کا پانچ قلعہ

حجرت کا لبنانی منظر

بازو شام کی کیفیت

جنر فاطمی حوالے سے مسلمانوں اور رومیوں کی جنگوں کے احوال پر ملک شام کے طبعی حالات کا بے حد اثر پڑا، لہذا ان کا ذکر ضروری ہے۔
 سراسر شام شامی تر بھی زردم (البحر المیتوسط) کے مشرقی ساحل پر مشتمل ہے۔ یہ ایک تنگ ساحلی میدان ہے جو لبنان کی بندرگاہوں¹ اور بربت² کے پاس چند سو میل تک محدود ہے اور جنوب میں فلسطین میں اس میدان کی وسعت کچھ زیادہ ہے۔ مشرق میں اس کی حدود جبال لبنان کا پہاڑی سلسلہ ہے جس کی سطح سمندر سے اوسط بلندی 5 ہزار فٹ ہے مگر کہیں کہیں اس کی بلندی 11 ہزار فٹ تک پہنچتی ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ شمال میں فلسطین اور جنوب میں جبال قنار (سعودی عرب) تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے درمیان چند ہی وادیاں ہیں۔

1 لبنان: پہاڑیوں کی ایک سیر کے ساحل پر واقع ہے اس کے شمال و مشرق میں شام مغرب میں بحیرہ زردم اور جنوب میں فلسطین ہے۔ اس کا رقبہ 10450 مربع کلومیٹر اور 71 ڈیگری 38' (سے زائد) ہے۔ دارالحکومت حرط ہے اور دیگر اہم شہر ٹرٹس، بیضا، امور، جبیل، زعل، طیب، جبیل اور بعلبک ہیں۔ اس کی تار (جوا) لمبائی 220 کلومیٹر ہے۔ یہاں دہائی قدیم میں قیمتی تھنہ بیج پر دان چڑھی۔ اس پر طبری، دہائی، دوی، پارلیسی اور ایرانی قابض رہے مگر مسلمانوں نے اسے فتح کر لیا۔ پھر یہاں عسیمی، ایلچی، مارکوب اور عجمی قابض رہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد لبنان پر فرانس نے قبضہ کر لیا۔ 1943ء میں آزادی ملی۔ 1982ء اور 2008ء میں لبنان کو اسرائیل کی چوکن کوئی پارلیت کا سامنا کرنا پڑا (الصحف، فی الاصلاح)۔ 1943ء تک لبنان شام ہی میں شمار ہوتا تھا۔

2 جزیرہ: چار سو سے زائد 40 کلومیٹر شمال میں لبنان کی ایک بندرگاہ ہے اور صوبہ کرمان کا دارالحکومت ہے۔ (الصحف، فی الاصلاح)

3 بیروت: لبنان کا دارالحکومت جو 1920ء کا (سے زائد) آبادی کو شہر اور بحیرہ زردم کی اہم بندرگاہ ہے۔ یہ دوی اور رش پر دان چڑھا اور 553 مس رٹر لے لے اسے چار کروڑ۔ یہاں چار صوبہ جو بحیرہ زردم میں امریکن لوجسٹکس، چارہ قدرتی، چارہ قدرتی، چارہ قدرتی اور چارہ صوبہ ہے۔ 1975-77ء کے خونریز واقعات خبر

1982ء کے اسرائیلی حملے میں جو صے کو تپائی کا سامنا کرنا پڑا (الصحف، فی الاصلاح)

4 اسکندریان: (زکریا) یہ شہر اسکندریان کے ساحل پر واقع ہے۔ اسے عربی میں اسکندریہ یا اسکندریہ کہتے ہیں، نیز چھوٹا اسکندریہ بھی کہا گیا ہے۔ 1939ء میں اسکندریان کی کیفیت پر زکی اور زمام کے بانی، شہر اور چھوٹا اسکندریان اس کی آبادی سوا آٹھ (سے زائد) ہے۔ (الصحف، فی الاصلاح) اور 1933ء میں حاکم اسامہ 85/12



مہمل طبرہ (بحیرہ یمن)

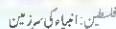
بحیرہ مرادہ بحر (اردن)

چوڑائی 14 تا 16 کلومیٹر اور لمبائی 120 کلومیٹر ہے۔ جنوب کی طرف پریشیب و جھولان ہے اور دریائے اردن کی وادی کی طرف چلا گیا ہے۔ آگے البحر الحبت (بحیرہ مرادہ) ہے اور بحر شریح حقیقہ تک راکھی عرب ہے جسے اظہور کہتے ہیں۔ دریائے اردن، بحیرہ مرادہ اور وادی عرب اردن اور فلسطین کے درمیان حد فاصل ہیں۔ بحر یمن پریشیب طبرہ کے پاس سلاخ سمندر سے 685 فٹ نیچے ہے جہاں بحیرہ طبرہ (بحیرہ یمن) واقع ہے۔ بحیرہ مرادہ پر سلاخ سمندر سے اس پریشیب کی گہرائی تقریباً 1300 فٹ ہے اور یہ دنیا میں خشکی پر سب سے گہرا مقام ہے۔ اس میدان میں دریائے حاسی

1 دریائے اردن، یورڈان لیمن کے پھاڑوں سے نکلی کر جنوب کو بہتا اور بحیرہ طبرہ (یمن) میں سے گزر کر 320 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے بحیرہ مینٹ میں جا کر ہے۔ دریائے اردن جب لیمن سے فلسطین کی حدود میں داخل ہوتا ہے تو وہاں اسے نیرالیا مانی کا نام دیا جاتا ہے جو پہلے جول میں سے گزر کر بحیرہ طبرہ کی طرف جاتا ہے۔ بحیرہ طبرہ سے آگے مشرق (شام) سے دریائے مہمک دریائے اردن میں آتا ہے۔ جزیرہ جنوب کی طرف دریائے ذرقہ (اردن کی طرف سے) آتا ہے اور مغرب سے دریائے نابوت جہاں کے پاس اس میں شامل ہو جاتا ہے۔ بحیرہ طبرہ اور بحیرہ مینٹ کے درمیان دریائے اردن فلسطین اور مملکت اردن کی حد بنتا ہے۔ (اردن ہاؤس، حالت امنا، ص 327/2)

2 بحیرہ مرادہ اور بحیرہ مینٹ (اردن عربی میں البحر الحبت اور اردن میں بحیرہ مرادہ کہا جاتا ہے۔ یورڈان لیمن پانی کی گھمبیل ہے۔ اس کے مشرق میں اردن ہے اور مغرب میں عرب اردن اور اسرائیلی مقبوضہ فلسطین ہیں۔ لیمن کے پھاڑوں سے آگے داخلہ دریائے اردن اور اس کے معاونوں دریائے مہمک اور دریائے ذرقہ کا پانی بحیرہ مرادہ میں گرتا ہے۔ وہاں العرب، وہاں الحماء، وہاں الروجب اور وادی ذرقہ اور مینن کی شاخیں جنوب اور مشرق سے آکر اس میں گرتی ہیں۔ اس کا رقبہ 1000 مربع کلومیٹر اور زیادہ ہے۔ زیادہ گہرائی 40 میٹر ہے۔ بحیرہ مینٹ پانچوں بحیرہ یمن میں سب سے گہرا ہے اور وہاں دریاؤں کے ساتھ آگے داخلہ تک کے باعث اس کی سطح ہر وقت بدلتی رہتی ہے۔ چنانچہ کوئی جاہل اس بحیرہ کے پانی میں نہ دیکھیں وہ سمجھیں۔ بحیرہ مینٹ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ برصغیر کوٹھ پر سب سے زیادہ پریشیب میں واقع ہے اور اس کی سطح 400 میٹر نیچے ہے۔ یاد رہے کہ تمام سمندر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور یوں اس عالمی سمندر کی سطح ایک سمندر کہا جاتا ہے۔ (فلسطین القرآن (اردن)، ص 87)

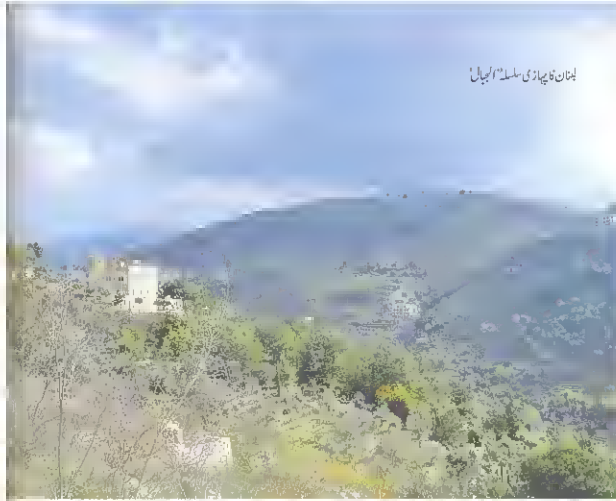
3 طبرہ، فلسطین کا بحر بحیرہ طبرہ کے مغربی کنارے واقع ہے۔ اس کی آبائی گھمبیلیں سب بڑا ہے۔ یہ طبرہ کی تہاں (588 ق م) کے بعد طبرہ یورڈان کا چلتا مرکز بن گیا (المسند فی الکادیم)۔ اسے 13ھ میں حضرت عثمان غنی بن حنیفہ نے فتح کیا۔ 1098ء میں یورپی مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ صلاح الدین ایوبی نے مصر کے فلسطین (583ھ تا 1087ھ) میں فتح کیا۔ بحر طبرہ کو گھمبیل بننے سے پہلے بحیرہ مہمک اور وہاں دریاؤں کے ساتھ آگے داخلہ تک کے باعث اس کی سطح ہر وقت بدلتی رہتی ہے۔ چنانچہ کوئی جاہل اس بحیرہ کے پانی میں نہ دیکھیں وہ سمجھیں۔ بحیرہ مینٹ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ برصغیر کوٹھ پر سب سے زیادہ پریشیب میں واقع ہے اور اس کی سطح 400 میٹر نیچے ہے۔ یاد رہے کہ تمام سمندر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور یوں اس عالمی سمندر کی سطح ایک سمندر کہا جاتا ہے۔ (فلسطین القرآن (اردن)، ص 87)



قلین کے سامنے شہر میں جنگ چھڑا، قیماہرے اور گروہ فیپ کی فائز میں۔ اسی کے نتیجے میں لڑاکا نام اب گلیا ہی بنا رہا ہے۔ بیت المقدس کا مقدس ترین مقام جو مسلمانوں، یہودیوں اور عیسویوں میں تینوں کے نزدیک مقدس ہے۔ وہاں شہر پر قبضہ کر لیا، تین دنوں میں تمام مقدس مقامات تباہ و تاراج ہو گئے، بیت المقدس کو آگ لگا دی گئی اور یہاں پر کھنڈروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ بیت المقدس میں حضرت علیؑ آج بھی دفن ہیں۔ یہاں پر ایک عجیب و غریب واقعہ رونما ہوا ہے کہ جب حضرت علیؑ نے بیت المقدس میں داخل ہوئے تو ان کے پیچھے ایک شخص بھی تھا جس کا نام اب گلیا ہی ہے۔ یہ شخص حضرت علیؑ کے ساتھ تھا۔ یہاں پر ایک عجیب و غریب واقعہ رونما ہوا ہے کہ جب حضرت علیؑ نے بیت المقدس میں داخل ہوئے تو ان کے پیچھے ایک شخص بھی تھا جس کا نام اب گلیا ہی ہے۔ یہ شخص حضرت علیؑ کے ساتھ تھا۔

[illegible][illegible]





شمال کی طرف بہتا ہے اور (درہائے لیطانی اور) درہائے آردان جنوب کی طرف بہتے ہیں۔ (لیطانی، وہم، مہاس کے پاں مغرب کی طرف نہر، کبیر، روم میں جا کرتا ہے۔)

اس قصبہ کے ساتھ ہی پہاڑ لبنان شرقیہ کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے جو حصے کے جنوب سے شروع ہو کر سطح مرتفع حوران، جردان کی پہاڑیوں اور بیجنہ مرہار کے جنوب میں جبل سمیر کی طرف (طبلوان ہوتا چلا گیا ہے۔ یہ سطح مرتفع مشرق میں صحرائے سجادہ (صحرائے غام) کی طرف (طبلوان ہوتی چلا گئی ہیں جہزاق اور غام (نورس) کے مابین حائل ہے اور دراصل صحرائے عرب ہی کی بنیاد بنتا ہے۔

سرزمین شام (موجودہ، چوہرینہ سوربہ، شام، اردن، فلسطین اور لبنان) کے یہ علاقے جس طرح لمبائی میں شمال سے جنوب تک اور چوڑائی میں مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے تھے اور ان کے درمیان دشوار گزار پہاڑ اور میدان واقع تھے۔ اس ٹپکی کیفیت کا اسلامی اور رومی مساکر کی نقل و حرکت پر فتنی ذہنات پر کبساں اثر پڑتا تھا۔

مسلمانوں کی ترویجیات

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق خالد بن ولید رضی اللہ عنہ صحرائے سجادہ (صحرائے غام) کو عراق سے شام کی طرف پار کیا۔ اس میں ہمیں مسلمانوں کی جدید و متعین اور دائمی جنگی ترویج (تشریف) نظر آتی ہے۔ سائب شام میں مسلمانوں کے پانچ پیش ایک قیادت میں اکٹھے ہو گئے اور یوں

شام۔۔۔ ابھی تاریخ کے آگے گئے ہیں

[illegible][illegible]

یہی ہے کہ ”نہم“ میں سارا مذاقِ شامِ حجابِ نرکی اور دلِ بے فروغی سے لے کر غمِ کفرِ مغرب میں عریض کلمہ اور جبرِ دلِ روم سے جبرِ دلِ ارم سے۔
 یہ کلمہ میں جناب کے کلمہ سے اس میں ترکی کے سرحدی شہرِ مسجد، طرین، اندازِ انصافِ دیرِ بھی جناب سے بعض مغرب میں سے سواری میں امرتسری کی پہلی
 آیت سے التلاوہ: ﴿يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كَلِمَ تَكْتُمُ وَلَا يَنْفَعُكَ نَعْيُكَ يَوْمَ تَأْتِي سُنُبُ أُنَاسٍ يَفِيضُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ فِي الْيَوْمِ﴾ (نہم کی کوئی)
 ترجمہ یہ کلمہ شام سے کی ہے کہ صحیح بخاری کی حدیث سے الفاظ: ﴿لَا تَكُنْ مِنَ الْخَائِلِينَ﴾ (نہم کی کوئی) میں کلمہ شام کی ترجمہ کی ہو گی۔

[illegible]

ہر پیش کے ایک مخصوص محاذ پر لڑنے کا حکم سنا تھا۔ ہو گیا۔ اب ان سب کی توجہ شہر دمشق کے محاصرے اور اسے فتح کرنے پر مرکوز ہو گئی جو خاتم کار دار حکومت تھا اور اس کے اور گرد ایک مضبوط فیصل سے اسے ایک مضبوط قلعے کی شکل دے دی تھی۔ فیصل کے گرد ایک خندق تھی جو پانی سے بھری رہتی تھی۔ شہر بڑی اپنی ٹانگوں سمیت اس خندق کو سپر آب کرتی تھی، چنانچہ جب دمشق مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوا تو گویا دایہ تمام کار دار حکومت اور مضبوط ترین قلعہ ان کے قبضے میں آ گیا اور بازنطینیوں کی ہیبت جاتی رہی۔

رومیان کی تدبیرات



فسطاط کی فتح اور فیصل

ان معرکوں میں بازنطینی رومیوں کی جنگی تدبیر مسلمانوں کے برعکس تھی۔ قیصر برقل نے ایرانیوں کے ساتھ اپنی سابقہ جنگوں میں ایک سبق سیکھا تھا جو یہ تھا کہ خسرو پر وزن نے اپنی افواج شام، مصر، الجزائر، آرمینیا اور اناطولیہ^۱ میں بھیج کر پے تمام علاقے رومیوں کے زمین لیے تھے، پھر اپنا لشکر فسطاط^۲ کی فیصل کے سامنے لے گیا اور اسے فتح کرنے کی تدبیر کی۔ رومیوں کے لیے صورت حال بڑی گھبرائی۔ جب برقل نے اسے آپ کا بڑا اور محصور پاکر ایک عجیب چال چلی جس میں کامیابی نے اس کے قدم چھوئے۔ اسے منشی بھی فوجی قوت

میں آگئی وہ اس نے تارکی، ایرانیوں کا عظیم لشکر فسطاط کی فیصل کے سامنے چھڑا اور اپنی فوج بچھڑا اسود کے راستے آرمینیا کے ساحل پہ لے جا آجاری۔ وہاں سے قیصر کی فوج تیزی سے الجزائر اور پھر مصر جزیرہ (مصر گرو)^۳ کی طرف بڑھی اور خسرو پر وزن کی غیر موجودگی میں اس کے دارالحکومت ہاتھن پر دھاوا بول دیا۔ اس کے اس چلچلکے سے لے ایرانیوں کو پریشان کر دیا اور میدان جنگ میں انھیں شکست ہوئی۔ قیصر نے کمری (خسرو) کے محلات پر قبضہ کر کے اس کی عورتوں اور بیٹوں کو گرفتار کر لیا۔ وہاں کمری کا چاہ و مجال زمین لیں ہو گیا۔ وہاں والوں نے مجبور ہو کر کمری

۱ اناطولیہ: (عربی میں اناطولیہ، انگریزی میں Anatolia) پر کوسٹائی جزیرہ، قسطنطنیہ، ایشیا میں بحیرہ روم کے ساحل پر واقع ہے۔ یہ ممکنہ تاریخ کے 90 قہر سے زیادہ علاقے پر مشتمل ہے۔ اسے اناطولیہ کو نکب (Asia Minor) بھی کہا جاتا ہے۔ اس کو (بحیرہ روم کے علاقہ) بحیرہ اچمن، بحیرہ مرمر، بحیرہ کاسپا اور دریا دانیال اور باغورس کی آٹھائیں نے گھیر رکھا ہے (السنجد، ج۱، الاعلام)۔ اناطولیہ کے مشرق میں آرمینیا، جہاں جینا اور ایران جس اور جنوب مشرق میں شام واقع ہے۔
۲ فسطاط: (استنبول) ترکی کی یہ بندرگاہ آٹھائیں باغورس کے دوڑن طرف) جو سب اور ایشیا میں واقع ہے۔ 1990ء میں اس کی آبادی 66 لاکھ سے زائد تھی۔
۳ فسطاط: 453ء سے 1923ء تک سلطنت عثمانیہ (ترکی) کا دارالحکومت رہا۔ رزوں سے پہلے رومیوں کا یہ دارالحکومت Constantinopolis یعنی "شہر فسطاط" کہا جاتا تھا جو بحیرہ روم فسطاطین اعظم نے 330ء میں اسے نوبائی شہر جو قسطنطنیہ (Byzantium) کی جگہ آہا تھا جس کی بنیاد ساتویں صدی ق م میں رکھی گئی تھی۔ رزوں (مسلمانوں) نے نوبائی نام eis ten pollin (نہروں شہر) کو اختیار کیا جو اب تک معروف ہے۔ (آکسفورڈ انگلش ڈکشنری 748ء) دست در (دیکھو)۔ یہ نام دست گردی معزب نقل ہے جو بغداد کے شمال مشرق میں دلائی تھی۔ واقع ایک شہر تھا۔ اس کا دور انام، بحیرہ روم، پہلی لفظ "دست گرد" سے معزب ہے جو بغداد سے 96 فرسنگ (88 کلومیٹر) دور تھا۔ خسرو پر وزن نے اسے اپنی مستقل قیام گاہ بنالیا تھا۔ اس لیے اس کا نام دست در الملک ہو گیا تھا۔ 628ء میں باغورس نے اسے پاکر کے کنٹرول علاقہ اسلامی ابتدائی تاریخ میں وکوفہ خاندانوں کا مرکز بن گیا۔ تیسری صدی عری میں یہ ایک خوشحال شہر تھا مگر ساتویں صدی عری میں اس کی رہائی کم ہو گئی اور بھر کی دھت سے آجڑ گیا۔ "دست در" (دیکھو) کے کنٹرول شہر بان کے جنوب میں 9 میل پر رہا ہے وہاں کے باغورس طرف کھائی دیتے ہیں۔ مسلم عہد کے دیکھو کے کنٹرول "انکی بغداد" کہا جاتا ہے۔ (اردو و انگریزی حارف اسلام: 336، 335/9)

کئی دور اس کے مطابق دہائیوں کے تمام علاقے واپس کر دیے، نیز ایرانی فکرمشغلیہ سے بے تکل مرام پلٹ آیا۔
روم، فارس کی اس مکلفش کے دوران میں شروع شروع میں امویوں کو روپیوں پر جو غلبہ حاصل ہوا تھا، اس کے بارے میں مورخہ روم کی ابتدائی
آیات نازل ہوئیں جن میں ایرانیوں کی حق پالی کے ذکر کے ساتھ پندرہ سال کے اندر اندر (خود چار کے موقع پر) ان کی بڑی شہر کی خبر بھی دی گئی:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
﴿الْقُرْآنُ عَلَّمِيَّتِ الْكُوفَرِ ۖ قَدْ كُنِيَ الْإِسْلَامُ وَهُوَ قَبْلُ بَعْدَ عَقَابِهِمْ سَيَجْعَلُونَ ۖ قَدْ أَرْسَلْنَا
بِسَيِّئِينَ قَدْ يَلْقَى الْإِسْلَامُ مِنْ قَبْلِ وَجْهِ بَعْدَ ۖ وَيُؤْخَذُ بِي الْكُوفَرِ ۖ يَنْتَصِرُ اللَّهُ ۖ
يَنْتَصِرُ مَنْ يَنْتَصِرُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۖ رَعَى اللَّهُ لَا يَخْلُقُ اللَّهُ رَعَى ۖ وَكَانَ الْإِسْلَامُ
كَرِيمًا ۖ﴾

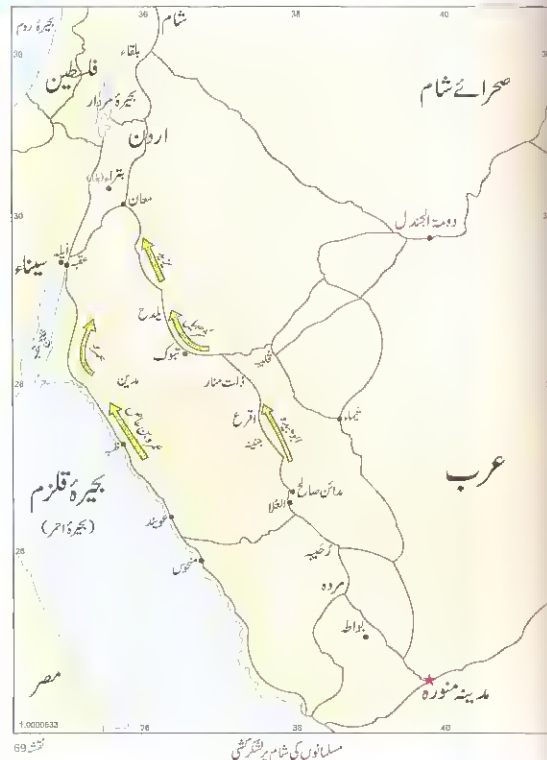
"اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت ہریان بہت نرم کرنے والا ہے۔"
"اللہ۔ روئی قریب ترین سرزمین (شام و فلسطین) میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد، چند
ہفتوں میں، جلد ہی غالب ہوں گے، اور اللہ ہی کے لیے ہے، پہلے بھی اور بعد میں بھی۔ اور اس (علیہ والے)
دن میں بھی اللہ کی مدد سے (اچھے طرح) خوشی ہوں گے، وہ جیسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ نہایت غالب، بہت
نرم کرنے والا ہے۔ (یہ) اللہ کا وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا مگر ان کو لوگ نہیں جانتے۔"

اس جنگی تجربے سے پہلے کوئی حاصل ہوا تھا کہ رومن سے آئے سنا سنئے ٹکرا جانے کی سڑک کی منزلوں میں اور وہ وہ مقابلے کی سیاست کو رد
ترین سیاست ہے اور کا، جانی اسی میں ہے کہ دشمن کے عصب پر اور اگر ممکن ہو تو اس کے مرکز پر ضرب لگائی جائے۔
لیکن مسلمانوں کی سرزمین اگرچہ قلعوں اور قلعوں سے خالی تھی، لیکن کانٹے سے لیس کسی بڑے لشکر کے لیے چکر بھرنے کا وہ عرب کے صحراؤں،
پہاڑوں، بے آب و گیاہ وادیوں اور بے نام و نشان زمینوں میں داخل ہونے کی جرأت کرے، چنانچہ روم اور اس کے سپہ سالاروں کے لیے امر
نہاں تھا کہ وہ اس طرح کی ہم جوئی کا خیال دل میں لائیں۔ مزید برآں ان کے لیے تیرہ قلعہ (تیرہ وادیں) میں اپنا بڑی بڑا رکن بھی ممکن نہیں تھا۔
یوں تیرہ وادیں عرب کے دشوار گزار ہونے کے باعث، یہاں سے لشکروں کا نکلا اور ارد گرد کے ممالک پر بظاہر کرنا تو ممکن تھا مگر اس پر کسی چروٹی
لشکر کا حملہ آور ہونا آسان نہیں تھا۔

رومی قیصر، برفل نے اسی لیے مسلمانوں کے مقابلے میں چھوٹے پیمانے پر دیکھی تھی، جنگی یا کبھی اقتدار کی چھی اس سے پہلے خسرو پر ویز کے
مقابلے میں بڑے پیمانے پر اقتدار کی تھی۔ اس نے اسلامی عساکر کے جواب میں اپنے پیش پیشیے تاکہ مسلمانوں کی وہابی کا راستہ مسدود کر کے ان
کے عصب سے ان پر دھاوا بولیں۔

د ۱: 30-6

۱۔ کجیہ کا تکریم، عظیم افریقہ اور جزیرہ نما عرب کے بائیں اس مندر کو آج کل بحیرہ امریکہ کہتے ہیں۔ اس کے مشرق میں سعودی عرب اور یمن اور مغرب میں
مصر، سوڈان، لیبی اور اریجہ یاد آتے ہیں۔ اریجہ یا اورسوڈان سے متصل انتھوپیا (میش) کا کھلی بند ملک ہے۔ باقی قدیم دور حال میں 1993 تک اریجہ یا حبشہ میں
شمال، رپ۔ (پلس بریت نیو، (اردو)، 30، نیوہ وارسلام، لاہور)





اسلامی مساکر شام کے علاقوں میں

پیمان (فلسطین)

[illegible]



بند مرثیہ فلاح بہ اور رومی شندور

فی مہمان چنانچہ کوکشن میں، شیشیوں میں حسد پھینکا کہ آریوں میں اور عمرو
 حاض ہوا۔ کھانوں میں، ماہر اور دو کھانے کے ہمارا اور انہی بنانا سے
 مگر کرکشی کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ کوکشن کی قیادت خالد
 بن ولید بھیج کر رہے تھے۔ یہاں تک پہنچا تو وہاں کے رومیوں نے کوکشی
 راہروہ راستہ کی کہ 25 مارچ 636ء کو اول ایل 15 71 کی 636ء کے لگ بھگ
 ان شرائط پر عمل کر لی کہ کسٹریں کے لیے ان سے اور دو جنگ جھوڑ کر جانا
 چاہیں جو ہمدانی الودی ارجوانی تک جا سکتے ہیں، پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 کوکشی کی طرف بڑھتے تھے۔ اس دوران میں اصحاب نے یہ نہ بنی مہمان چنانچہ
 ساتھ نہ کر لیے۔

دوسری خبریں: دہلی کا ایک بڑا لشکر حضرت خاوند خانؒ کے تعاقب میں محض 30 کاغذوں پر جس میں حصہ 3 کے مقام پر جمع ہوا۔ 11 نومبر 1536ء کے مقابلے میں شہنشاہ نے اپنے لشکر کو دھوکے سے بڑھ کر اس کا سامنا کرنا چاہا اور دونوں جلدی ہو کر سلطان احمد شاہ نے شہر میں ماضی میں طرح کی کوریڈر پر علیحدگی کیا۔ 21-22 مئی 1536ء (21/22 جمادی الثانی 946ھ) کے ایک جنگ میں انھیں نے جے جے اورمان کی شہر کو فتح کر لیا۔ سلطان کے حامی لشکر کا یہ حصہ چھ ماہوں کے بعد دوبارے فخرات پر حاضر ہوا۔ 31 مئی 1536ء کے دریں دنوں انھیں دوبارے شہر میں مسرتی

[illegible]

2 حوران: مشہور ہے کہ وہیں آتش فشانی تنگ پہاڑ ہے جو عہد قدیم سے مدم کی داشت کے لیے منبھوری ہے۔ اسلام سے قبل یہاں غسانی حکمران تھے۔
صوبہ حوران میں اذرق اور قبیعی (اسلمہ) میں (الفسلجہ) فی (الاعلام) کے دوران کا مرکز ٹھہرتی ہے۔ اسیر المبرکین کا قیادہ قیادہ خاندان نے غلظت میں خلافت کو جواہر کا کمالی
پاکستان (معجم البلدان) 37/2

۱۱ جو: یہ آیت کل حوسبہ الحرات کہلاتا ہے جہاں فخریہ (مستثنیٰ خائفار) کا گھنڈہ ہے۔ (الحمد فی الاعلام)

۱۔ غزوہ بدر (۱) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تلقین کی۔

۲۔ غزوہ بدر (۲) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تلقین کی۔

۳۔ غزوہ بدر (۳) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تلقین کی۔

۴۔ غزوہ بدر (۴) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تلقین کی۔

۵۔ غزوہ بدر (۵) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تلقین کی۔

۶۔ غزوہ بدر (۶) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تلقین کی۔

۷۔ غزوہ بدر (۷) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تلقین کی۔

۸۔ غزوہ بدر (۸) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تلقین کی۔

۹۔ غزوہ بدر (۹) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تلقین کی۔

۱۰۔ غزوہ بدر (۱۰) : یہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے مسلمانوں کی تاریخ کو بدل دیا۔ یہ ایک ایسا لمحہ تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی قوم کے لیے جان قربان کرنے کی تلقین کی۔



حلب: شمالی شام کا یہ تاریخی شہر بریلی زبانوں میں اہلی حلب (Aleppo) کہلاتا ہے۔ یہ فران کے تقریباً 300 کلومیٹر کے فاصلے پر دمشق جانے والی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس کی آبادی ۲۵ لاکھ سے زائد ہے۔ عجماء بعد ان کے ملاقاتی اس کا ۲۳ ص ۱۱۱) اس لیے اٹھا گیا کہ حضرت امراء حکم ہلا تباہی قائم کے دوران میں تیز فیراں ہو کر گرنے اور ۱۱۱۱ھ قتلوں میں ہلاکت دینے لگے تب غرار، "حلب" کا سوتے مع ہو جاتے تھے۔ حلب کے قلعے میں آج بھی ۱۱ مقامات حضرت امراء جہا سے منسوب ہیں جن کی زیارت کی جاتی ہے۔ قائد حلب میں ایک متعلق میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے مرکا ایک حدیث ہے۔ حلب حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی بیٹیوں سے ہے۔ (مصحف البلدان: 284-282/2)

۱۔ کور: شام (اور فلسطین) کے دو علاقے جو اب گمراہ ہیں۔ ایک حوالہ میں ہر طرف سے دیکھ کر دیکھ کر ہے۔ (شام) اور سیر (لبنان) کے درمیان واقع ایک (فلسطینی) علاقہ ہے۔ یہاں حادثہ کتاب نے مہا ملک بن مرہان کے عہد میں کور کا جو بھی کیا تھا۔ اسے خود کو دمشق لایا گیا۔ یہاں مہا ملک کے ہم سے اسے توی و سہ لگی (مصحف البلدان: 323/2)۔ شامی حوالہ (اسرائیلی جیوگرافیکل ڈکشنری) نے جو یہ میں نہیں جانا۔ (جغرافیہ نگاروں کے مطابق فلسطین کی گیس) واقع ہے جو ہر ماہ اردن سے پانی سے بنی ہے اور جس کے چاروں طرف آسمانوں سے بھری وادی ہیں (اور دائرہ معارف اسلام: 730/5)۔ جانی وادی اردن کی ان وادی زمینیں (مصحف البلدان: 1985) میں (اسرائیلیوں نے) ۱۹۶۷ء میں کاشت کیا۔ (مصحف فی الادب) ۲۔ دوما (آؤر جات): یہ شام کے صوبہ حوران یا دوما کا صوبہ تھا ہے۔ اس میں ازرع اور بنی کے اضلاع ہیں۔ یہاں جو وادی اردن کے در کے آؤر علاقے ہیں (المصحف فی الاعلام: ص 278)۔ پائل کا "امرونی" جو آؤر کل دوما (دوما) کے نام سے مشہور ہے۔ دمشق سے ۱08 کلومیٹر جنوب میں ہے۔ عہد قدیم میں یہ افرام، یوڈائیوں، اہل عرب اور رومیوں کے زیر قبضہ رہا۔ 6۱3ء میں اہل کلدان نے اسے تاراج کیا۔ 2۰۰۰ء میں یہی قبیلہ طوقان کا گروہ ۲۰۰۰ء سے ۱۱۱۱ء تک انہیں نے یہاں اپنے عہد میں رہا۔ یہاں چالیس-تیسویں واقعہ کا نام ہے "شہر یازد کی اٹلا مہیا"۔ کھنڈے ہیں مکمل اور مینڈیوں کے نوے میں اوقات شام کا صوبہ تھا اور وہ دمشق کا ایک حصہ تھا۔ ان دنوں دوما، دمشق شام میں ایک پرانہ شہر ہے۔ (فرہ وائر معارف اسلام: ص 277/2) ۳۔ قرع: قرع اشتہار جات اسلام (عربی) کے قلعہ 63 میں قورما کو تلوک۔ اردن کے مقام پر اٹھا لیا گیا ہے جو تاراج اور مات اور ازرع میں اٹلی مشائخ کے باعث ہوا ہے۔ ازرع: جو دمشق اور حلاہ کے بائیں طرف ارمات سے تقریباً 35 کلومیٹر شمال میں واقع ہے اس کے پچیس کے لیے دیکھئے مجلس العلماء، منتخبہ اہلاد، بیروت۔

عسی کو حلب کی طرف روانہ کیا، پھر انھیں واپس نکال دیا تاکہ امیر و امینین عربین کے حکم پر عمل کرتے ہوئے وہ اپنی تمام افواج ایک جگہ اکٹھی کر لیں، لیکن وہ اپنے وہ ٹکڑے جس میں قہر گئے اور خالہ ٹکڑے بنادی ۱۱۵۱ھ/ 1 جولائی 636ء میں دمشق لوٹ آئے۔

روسیوں کی سب سے بڑی بٹاری

دوسری طرف برقی نے اپنے عہد کا سب سے بڑا لشکر جمع کر لیا تھا۔ وہ قلعہ اودم پر مشتمل اس ہم خطیر سے مسلمانوں پر دھاوا بڑھانا چاہتا تھا۔ اس صورت حال میں مسلمانوں نے یہ طے کیا کہ بسا ہو کر کسی بہتر مقام پر ڈکن سے بچھ آؤر اپنی کریں۔ اور رومی لشکر قہر کو پیچھے چھوڑ کر حبشہ آ چکا۔ اس کے بعد رومیوں نے دمشق کی طرف مسلمانوں کا قبا قبضہ نہیں کیا بلکہ وہ میدان لڑنے سے گزر کر خولہ کی طرف چلے آئے۔

مسلمانوں نے عیسائیوں کی کردہ لی آگے بڑھ کر ان کے محاصرے میں لینا اور ان کی وادی کا راستہ قلعہ کرنا چاہتے تھے۔ یہاں کہ انھوں نے فلسطین کے اسماعیلی قہر کا راستہ مسلمانوں کے دیگر محاصرے کاٹ دیا تھا۔ یہ دیکھ کر مسلمانوں نے دمشق سے جنوب کو پیش قدمی کی اور جابو کے مقام پر عمرو بن عاصی رضی اللہ عنہ کی اپنے لشکر سمیت ان سے آگے بڑھے۔ اس دوران میں رومی فوج پناہ سے جابو کی طرف بڑھی تو مسلمان پیچھے ہٹ کر دریائے سرمک کے کنارے ارمات کی طرف چلے

آئے۔ اب رومی صغین¹ کے مغرب سے گزر کر ویرا جب² تک آں پہنچے۔ اس روز تاریخ 21 جمادی الاول 159ھ / 30 جولائی 636ء تھی۔ درجیش حالات میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت ابوسعیدؓ و جنتنا سے درخواست کی کہ لشکر کی کمان ان کے سپرد کر دی جائے تو انھوں نے قیادت خالد بن ولیدؓ کو سونپ دی۔ اب رومی اپنے لشکر کا دریا کے رقبہ اور دیکھے علان اور دیائے نموک کے درمیان لے آئے۔ مسلمانوں نے ان کا پہنچنا قبول کیا اور اپنا لشکر ان کے مقابل لے گئے اور ان کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں 33 ہزار مسلمان 2 لاکھ رومیوں اور ان کے مددگاروں کے خلاف معرکہ راہ بنے جن کا سپہ سالار ہالان تھا۔ خالد بن ولیدؓ نے رومیوں کے لشکر کثیم کے چنگے پھرا دیے (5 ربیع 15ھ / 13 اگست 636ء)۔ اس کے بعد رومیوں کے قدم شام میں نہ جم سکے اور وہ مسلمانوں سے شکست پر شکست کھاتے چلے گئے۔

ابن ہذاں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جنتنا عراق میں معرکہ قادسیہ لڑنے کی تباہی کر رہے تھے، لہذا امیر المومنین عمر فاروقؓ نے حضرت ابوسعیدؓ کو لکھا کہ پیش عراق واپس گھٹ دی جائے، چنانچہ صرخ الفلح کے مقام سے 8 ہزار مجاہد عراق روانہ ہو گئے۔ اس دوران میں حضرت خالد بن ولیدؓ شمس اور ارض شام کے دیگر علاقے دوبارہ فتح کرنے میں مصروف ہو گئے۔

ویشق میں امیر صرا کر ابوسعیدؓ نے شام کے مختلف علاقوں پر امر و مقرر کر دیے۔ یہ بن ابی اسحاق اور ان کے ہمراہ معاویہؓ علیہ السلامی علاقوں صیدا³،

نابلس اور اس کا قریب 10 میل دور نپولس (Flavia Neapolis) سے باخو ہے۔ بعد ازاں قدیم کے مطابق اس شہر کا ویشر شیم (Shechem) تھا جو مشرق کی طرف یا مذہبی موجودہ کا اس کے کل وقوع پر آباد تھا۔ نابلس ایک ہی شہر تھا جو باہلی میں واقع ہے۔ یہاں ایک عمارت میں جو 85 کاؤن بنا جاتا ہے۔ بائیس یہودیوں کی عبادت گاہ کے بعد یروشلم کے سامری (Samaritan) لوگوں کے علاقے میں واقع تھا جو بعد میں (قدیم اسرائیل کا) اپنے تخت بن گیا اور انھوں نے گورن ہائی پیرازی پر بیت المقدس (بیکل سلیمانی) کے مقابلے میں اپنا ایک معبد تعمیر کر لیا۔ ویشپانین (Vespasian) رومی کے تسلط میں یہ شہر تخت لوگ بنی خدا اور میں کل ہوئے۔ پھر سیوت کے رابع سے یحیاس میں ایک آگلی قائم ہوئی۔ بازنطینی حکمران دین (474ء تا 491ء) نے یہودیوں کو رزم سے نکال کر وہاں ایک گرجا تعمیر کر لیا۔ پھر یحیاس نے یحیاس شہر یروشلم میں اور ان کے جنگل سارکرا دیے۔ بہت سے یہودی ایمان بھاک گئے اور باقی آمد نے یہودی مذہب قبول کر لیا۔ یحیاس دور میں 1200ء کے دہائیوں میں یحیاس کے بعد میں یہ شہر مستقل طور پر مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ طانی افکار (کے بعد نکالی مینا دیے) کے خاتمے پر بائیس مملکت اردن کا صدر لارہ پنا کر جون 1967ء کی جنگ سے پھر اسرائیل کے قبضے میں ہے۔ (اور دائرہ حاضہ 1967ء تا 1972ء) نابلس کے دور ایک پناؤ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہاں آدم بن 80 نے (اللہ کے حضور میں) کھڑے کیا خدا ایک اور پناؤ کے مقابلے میں یہود کا مقصد دینے کاں گوارا پر اہم جانے اپنے بیٹے کو کوٹن کیا تھا اور وہ (فدا طور پر) اپنی جان کا کوڑخ قرار دیتے ہیں (معاذ اللہ رب العالمین)۔ سامری یہودی اس پناؤ کی طرف مدد کر کے فراہم دیتے ہیں۔ نابلس کی بہت سے امام اور عقلی دانش کے استاد پنا کر محمد بن احمد دلی الحرف ابن ابی شہر ہوئے یحیاس 363ء میں مصر کے شہر کی نگرانی اور محمد بن احمد نے اس طرح خیر کیا کہ ان کی کمال آثار گریں میں شمس پھرا اور اُسے تولی پر افکار۔ (معجم البلدان: 248/5)

1۔ شمس بن یاشقان: یہ دمشق کے شہر عمان کے اہل تاج خانے میں ہے اور دمشق سے دور صرخاں پر واقع ہے (معجم البلدان: 437/3)۔ شمس بن دمشق اور شام اور پناؤ پناؤ میں واقع ہے۔

2۔ ویرا جب: یہ صرخاں کی ایک شہر ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کو اللہ نے یہاں اپنا مکان بنا لیا۔ پھر ان کے پناؤ کی فکر سے پناؤ جاری ہوا اور انھوں ان کی قبر ہے۔ (معجم البلدان: 489/2)

3۔ صیدا: امان یا عمان کی نو دیکھا اور صیدا بنو تائی عمان کا صدر مقام ہے۔ قدیم زمانے میں اسے صیدا (Sidon) کہتے تھے۔ یہ یحیاس کا شہر جو شام میں واقع ہے اور صیدا کے نام سے مشہور ہے۔ 333 ق م میں اسکندر اعظم نے اسے فتح کیا۔ 1111ء تا 1281ء میلادی میں مسلمانوں کے ہاں متواتر عہدہ یحیاس کے، قیصہ اور فرالدین جانی کے دور میں صیدا نے دو بڑی ترقی کی 1737ء کے زلزلے نے اسے تباہ کر دیا۔ ان دنوں صیدا کی آبادی 10 لاکھ سے زیادہ ہے (اللسجد فی الامصار)۔ صیدا، بیروت کے جنوب میں تقریباً 400 کلومیٹر دور ہے۔

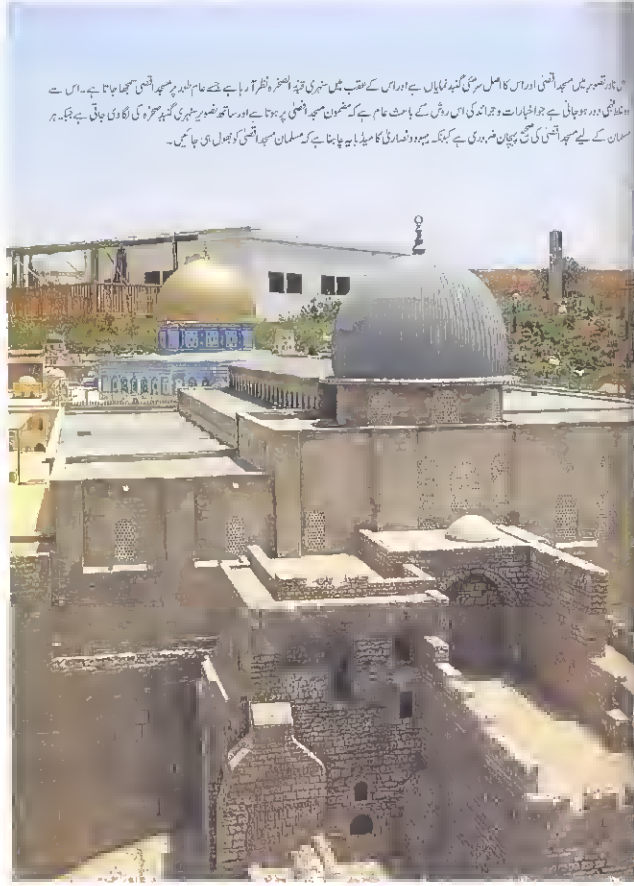
فرق¹، بیتل² اور یروشلم کی فتح پر مامور ہوئے۔ عمرو بن عاص جلاوطن فلسطین میں داخل ہو کر شہر بیتل³، نابلس، لوز⁴، بیتل⁵، بیتل⁶ اور یروشلم (غزہ کی پٹی) کے بعد ونگر سے فتح کر لیے۔ تاہم مقدس اور مقدس دیہ کی فتح میں یوحنا ۲۰ خیر ہوئی۔ شرمیلیا جلاوطن اور ان لوٹ آئے اور اسے آسانی سے فتح کر لیا۔ عمرو ابو حیدر جلاوطن سے قتل کا رخ کیا۔ ان کے مقدمہ الجیش کے سالار خالد بن ولید جلاوطن تھے۔ فتح قس کے بعد

- ۱ حرثہ شہابی لبنان کے ضلع مغار میں ایک سیاح ہے۔ حرثہ رومی نگران اسکندرو نیس (208 و 235ء) کی پائے پیدائش ہے۔ (السنحدہ فی الاعلام)
- ۲ بیتل، شہابی لبنان کا یہ شہر یا پچھلے بڑا قلعہ شہر الفلجیوں نے بیتل (Byblos) کے نام سے آ پکارتا تھا۔ یہاں ضلع، بیتل، بیتل کا صدر قلعہ یونانی اور رومی دور میں یہاں انوکھی دیو کی پیدائش رہی۔ رومی عید کا انکی تہیز اور صلیبی دور کا کنگی گچا شہر ہیں۔ آ پکارتا ۱۵ ہزار سے لڑا دے۔ (السنحدہ فی الاعلام)
- ۳ شہر بیتل (سماہر ۵) فلسطین کا قدیم شہر سماہر 880 ق م کے قلعہ آ پکارتا دے۔ یہ آس دور کی حکومت امرائیل (شہابی فلسطین) کا دار الحکومت تھو۔ بیتل (یروشلم) کے اسمے اور سز خیر کر لیا اور اس کا نام شہر بیتل اب اس کے کنڈر قلعہ بنے ہیں (السنحدہ فی الاعلام: 288)۔ قدیم سماہر یا سماہر کا نام یروشلم (یروشلم) ہے۔ رومی نگران آکسوس کے ۱۵۰ ہزار میں بدل کر دیا تھا اور اس کا مرقی نام صلیب ہے۔ وہی دور کے اقتدار پر چڑھتی شہر بیتل کے آگے مار چڑھا۔ یہاں صلیبیوں کے ۵۰ ہزار عمارت کے گنڈر اب تک سماہر ہیں۔ عمارت اللہ بن ابی نعیم نے ۱۱۵4ء میں صلیب پر طوق کرانے میں شہر کے شہر نے 80 مسلم قیدیوں کے کر خیر چلا لیا۔ ۱۱۵7ء میں اموی پہ سالار سام اللہ بن عمر بن ابی نعیم نے اسے فتح کر لیا۔ (دور و آثار مغارب اسلام: 703/110)
- ۴ لوز: بیتل مقدس کے پاس ایک قلعہ ہے جس کے دور سے پختی لوزی مریم ہزار چال کھلی کر کے (مصحف البلدان: 45/5)۔ لوز فلسطین میں ایک (شہر) ہے۔ کے جنوب مشرقی میں ایک شہر ہے۔ عید نامہ شہر میں اسے "لوز" اور بعد نامہ چوہ میں "لوز" (Lydda) کہا گیا ہے۔ سکلی دور میں یہ ایک املاک کا مرکز اور بیتل ہار جی کا مرکز ہے۔ سکلی دور میں یہ ایک املاک کا مرکز ہے۔ (مصحف البلدان: 428/15)۔ اسے لوزی نے چاروں طرف سے فتح کر کے مائیکہ کی فتح کا کر کیا ہے۔ یروشلم کے بیتل مقدس کے باقیوں بتا دیا (دور و آثار مغارب اسلام: 633/2/18)۔ ان دنوں لوز امرائیل شہر کا نام مرکز ہے۔
- ۵ قس: یہ قلعہ کے پاس ایک قلعہ ہے۔ یہاں ایک قلعہ ہے جس کے قلعہ قس کہتے ہیں کہ مابو ہرہ جلاوطن کی قلعہ ہے، اور قس کے ذیل میں مہار اللہ بن سعد بن ابی مریم جلاوطن کا قلعہ ہے (مصحف البلدان: 428/15)۔ اسے لوزی نے چاروں طرف سے فتح کر کے مائیکہ کی فتح کا کر کیا ہے۔ یروشلم کے بیتل مقدس کے باقیوں بتا دیا (دور و آثار مغارب اسلام: 633/2/18)۔ ان دنوں لوز امرائیل شہر کا نام مرکز ہے۔
- ۶ نواس: بیتل مقدس کے پاس ایک قلعہ ہے۔ یہاں ایک قلعہ ہے۔ بیتل مقدس کے باقیوں بتا دیا (دور و آثار مغارب اسلام: 633/2/18)۔ ان دنوں لوز امرائیل شہر کا نام مرکز ہے۔
- ۷ بیتل: بیتل مقدس کے باقیوں بتا دیا (دور و آثار مغارب اسلام: 633/2/18)۔ ان دنوں لوز امرائیل شہر کا نام مرکز ہے۔
- ۸ بیتل: بیتل مقدس کے باقیوں بتا دیا (دور و آثار مغارب اسلام: 633/2/18)۔ ان دنوں لوز امرائیل شہر کا نام مرکز ہے۔
- ۹ بیتل: بیتل مقدس کے باقیوں بتا دیا (دور و آثار مغارب اسلام: 633/2/18)۔ ان دنوں لوز امرائیل شہر کا نام مرکز ہے۔
- ۱۰ بیتل: بیتل مقدس کے باقیوں بتا دیا (دور و آثار مغارب اسلام: 633/2/18)۔ ان دنوں لوز امرائیل شہر کا نام مرکز ہے۔

القدس (جنت المقدس) مئی فتح پنج الاخر 16ھ / مئی 637ء میں صلح کے ساتھ مکمل ہوئی اور صلح ہند امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور اسقف بیت المقدس عسکرنیوس² کے مابین طے پایا۔ اس کے بعد قسطنطینوبول کی فتح شمال 16ھ / اکتوبر 637ء میں مکمل ہوئی۔

[illegible][illegible]

ہیں اور تصویر میں مسجد اقصیٰ اور اس کا اصل مرکزی گنبد نمایاں ہے اور اس کے عقب میں منبری قزحہ بالخصوص نظر آ رہا ہے جسے عام طور پر مسجد اقصیٰ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے
 دو گنا اونچی اور دو گنا چالی ہے جو افکار ملت و چراغ کی اس روش کے باعث عام ہے کہ مشرقی مسجد اقصیٰ پر جوتا ہے اور ساتھ تصویر منبری قزحہ مرکزی گنبد کی لگا دی جاتی ہے جبکہ ہر
 مسلمان کے لیے مسجد اقصیٰ کی کچھ نمایاں ضروری ہے کہ نہ کہ یہ وہ عمارتی کامیلا یا یہ چاہتا ہے کہ مسلمان مسجد اقصیٰ کو بھول ہی جائیں۔





شام کی جنگوں سے پہلے مسلمانوں کی فوجی کارروائیاں (سنہ 634ء تا 714ء)

معرکہ اجنادین

(ہجرت 27، تہامی الاول 13، 28 جولائی 634ء)

نصف صفر (26 ربیع الاول 13ھ / 30 مئی 634ء) کے بعد مسلمانوں نے دمشق کا محاصرہ کر لیا تھا جس میں خالد بن ولیدؓ اور ابوبکرؓ نے قریب 10 ہزار فوج شامل تھیں جبکہ غزیمیل بن حذافہؓ نصرانی میں ڈوبے ڈالے، رہے اور یزید بن ابی سفیانؓ جنت بقیع میں اور عمرو بن عاصؓ فلسطین میں تھے۔ اس دوران میں خبریں ملیں کہ رومی سپہ سالار رودان ایک لشکر عظیم کے ساتھ غزیمیلؓ کی طرف بڑھ رہا ہے جس کے پاس نصرانی میں صرف 7 ہزار فوج ہیں جبکہ 70 ہزار کا ایک اور رومی لشکر بالائی فلسطین میں فوجیں تقویٰ کرتے ہوئے اجنادین آن پہنچا ہے۔ اس رومی فوج کی قیادت تدارق کر رہا ہے اور رومیوں کے ہاتھ عرب قبائل بڑی تعداد میں ان سے آئے ہیں۔ ابھر رودان محض سے روانہ ہو کر اہلک، عصفہ اور طبرہ جاتے ہوئے واپس آئے اور ان جگہوں کے غزیمیلؓ کی فوج پر حملہ کرنے والا ہے۔

خالد بن ولیدؓ نے غزیمیلؓ کے یزید بن ابی سفیانؓ جنت بقیع اور عمرو بن عاصؓ کو لکھا کہ وہ اجنادین (فلسطین) میں ان سے آئیں، چنانچہ غزیمیلؓ اجنادین کے نصرانی پیچھے سے پہلے وہاں سے چلے آئے۔ یوں اب تمام اسلامی سپاہیں رومی لشکر اجنادین کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اجنادین کوئی شہر یا قصبہ نہیں تھا، یہ صرف راستوں کا سنگم تھا جس کی طرف رومی چلے آ رہے تھے۔ ان کی فوج ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ ابھر مسلمانوں کے لشکر جن کی مجموعی تعداد 33 ہزار تھی، ان سے پہلے اجنادین پہنچ گئے۔

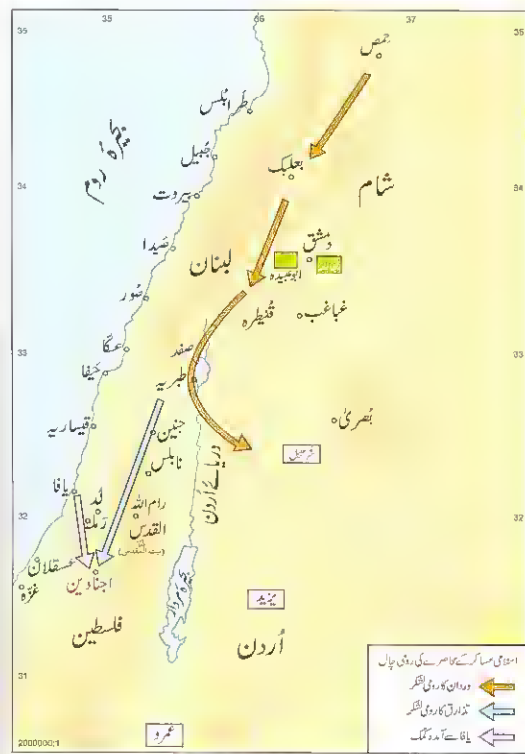
رومیان نے مسلمانوں کے پیچھے ہٹ کر واپس لوٹ کر لڑائی کا آغاز کیا۔ مسلمان ثابت قدم رہے تو کئی چھ گئے، پھر رومیوں نے اسلامی پھروں پر دھاوا ڈالا تو دو گلی ڈالے، یہ اور رومیوں کو ہرانا کام ہو کر پہنچے بنا پڑا، پھر انھوں نے مسلمانوں پر شدید حیراعجازی شروع کر دی تو حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مسلمانوں نے دشمن کے تمام لشکر پر بل بوتے پر رومی اس لشکر کی جانب سے لاکھ لاکھ گولیاں اور کئی گروہوں میں بٹ کر بیت المقدس، قیسا ربیع، دمشق اور قنس کی طرف بھاگ گئے۔



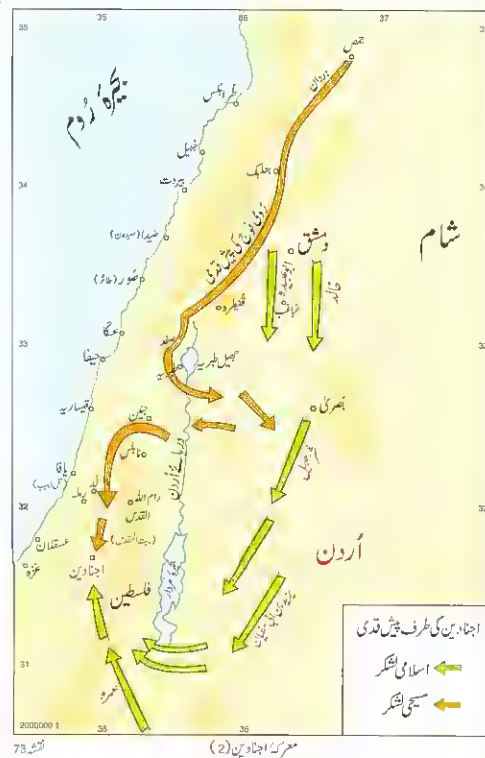
شہر فلسطین کا قریبی منظر

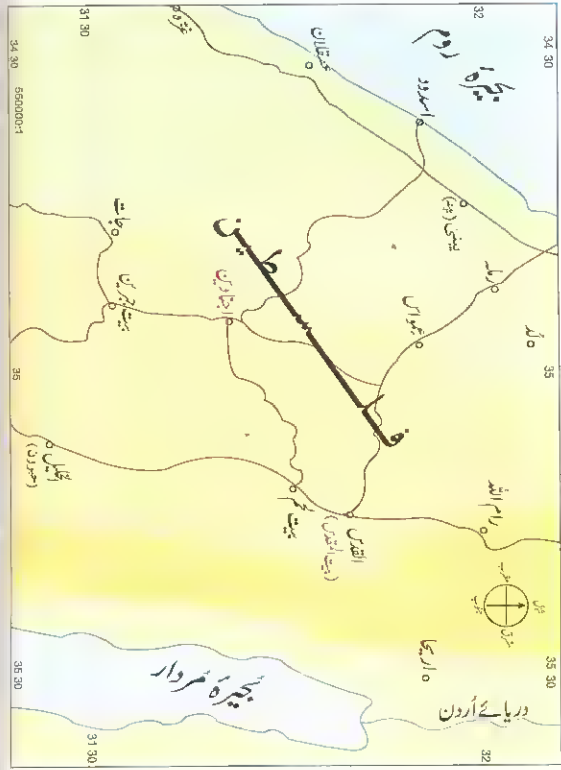
اس لڑائی میں مسلمانوں نے 3 ہزار رومی قتل کیے اور ان کے کیمپ کا تمام مال و اسباب مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ خالدؓ نے عہد شکن بنی ہاشم جنتی کے ہاتھ فتح کی خبر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں بھیجی۔ پھر مسلمانوں نے لوٹ کر دمشق کا سفر کرے سے محاصرہ کر لیا جسے وہ پہلے فتح نہیں کر سکے تھے۔

۱۔ صفورہ یہ مکان کے مشرق میں بالائی عجل کے علاقے میں ایک قصبہ ہے۔ یہاں ایک مسیحی کھلی کے آزار ہیں۔ آہلک 25 ہزار ہے (المحدث فی الاموال)۔ صفورہ (Zafar) صفورہ (شام) کو مانگا سے مانگے والی مرکز پر تقریباً ۱۵ میل میں غزیمیلؓ کے شمال میں واقع ہے۔ (المجلس السدکۃ العربیۃ المدعو بہ والعدا۔ ص: 43)



معارک کے اجنادین (۱)

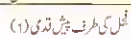




مركز اجنادین (3)



معمر کے اجنادین کے بعد معاصرہ و مشق



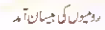
معرکہ فتلِ یمن

(بروز 20 ذی قعدہ 13ھ / 23 جنوری 635ء)

جنگِ اُمتادین کے بعد نام میں چاہرین کی تعداد 32 ہزار تھی۔ ان میں سے 5300 قسطنطین میں عربوں کا محاصرہ اور عثمانی فوج کی قیادت میں تھے۔ باقی 28700 سرکاری اہل بیہودہ، خالد بن ولید اور یزید بن ابی سفیان فوج کے سربراہ و مشق چلے آئے تھے۔ اور وہ بارہ اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اور خطا کہہ سے قیصر پر فوج 40 ہزار فوج روانہ کی۔ جس اور ملک سے عرب بھیجی اس میں شامل ہوتے گئے حتیٰ کہ مدنی فوج کی تعداد 20 ہزار ہو گئی۔ علاوہ ان کے فوج (قسطنطین) سے آئے دالی فوج نے سال میں نام پر اکثر کمرچ انی ناصر کے راستے یمن کا رخ کیا۔ اس دوران میں اہل بیہودہ فوج نے خالد بن ولید فوج کو 5 ہزار مجاہدین کے ساتھ ملک کی طرف بھیجا۔ جب انہیں علم ہوا کہ مدنی یمن کی طرف نکل گئے ہیں تو وہ مشق اور آئے۔ پھر حضرت خالد بن ولید فوج مقدمہ فوج کے سربراہ اور عثمانی فوج کی طرف چلے گئے ہوئے ان سے آئے اور حضرت اہل بیہودہ فوج ان کے پیچھے چلے آئے۔ باقی مجاہدین نے یزید بن ابی سفیان فوج کی قیادت میں مشق کا محاصرہ جاری رکھا۔ اس اثنا میں مدنی یمن میں کچھ ہو چکے تھے اور مسلمانوں نے فتل میں آن اجماع کیا۔ وہ یمن نے جاوہت مدنی کے کنارے قزو دے دیے جس سے ان کے اور مسلمانوں نے بائیں زمین پانی میں ڈوب کر مدنی لشکر کے لیے دھاتی آؤ بن گئی، یزید یمن کی اس سے فوج بھیجی کہ مسلمانوں کو انکار کرنا پڑے اور اس دوران میں مدنیوں کو وہ تک پہنچ جائے جو فوج نے پیچھے سے روانہ کی تھی۔ مدنی لشکر کا سپہ سالار سکالار جس فوج سے عرب مدنیوں کو سکالار کہتے ہیں۔ سکالار جس نے ایک راستہ مسلمانوں پر چھاپے مارنے کا ارادہ کیا جبکہ فوج میں اپنے پڑا کا میں سے ہوئے ہوں، چنانچہ وہ اپنا پیش لیے کا اہلی کو وہ دلدلی علاقے میں پہنچ گیا مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ مسلمان نصف بندہ ہو کر آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان کا مقدمہ فوج خالد بن ولید کے ماتحت تھا اس میں نام تر کھڑا ہوا تھا۔ یہ نہ معاذ بن جبل فوج اور بصرہ پر باشم بن حذافہ فوج تھے۔ چارہ فوج کے سالار مسیح بن زید فوج تھے۔ گھڑ سوار تین گروہوں میں آگے ہوئے جن کی قیادت خالد بن ولید، جس بن مسیرہ اور مسرہ بن مسروق فوج کر رہے تھے، ان کے پیچھے مسیح بن زید فوج، بصرہ فوج فوج اور باشم فوج تھے۔

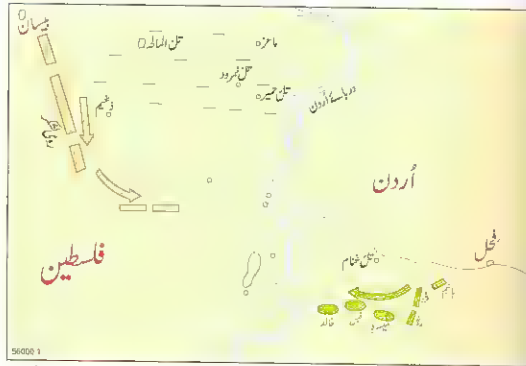
مسلمانوں نے درباغے اردن عبور کیا۔ اور مدنی بڑے چلے آ رہے تھے اور وہ فوج کے کہ مسلمان سوئے ہوئے گئے حتیٰ کہ ایک فوجوں نے مسلمانوں کو اپنے سامنے چوکس چلی۔ وہ یمن نے گھڑ سوار کی میں مسلمانوں کی برتری موطا خاطر رکھی تھی کیونکہ وہ یمن کے گورے مسلمان

۱۔ جاوہت مدنی اسے ان دنوں "سیر جاوہ" کہتے ہیں۔ درباغے اردن کی یہ میدان مدنی میدان یمن میں واقع ہے (المسعودی، احوال العرب، دہلی کی جاوہت کے سرے زمین جاوہت کا کاؤں آباد تھا جس کا یہ نام اس لیے پڑا کہ اس کے قریب حضرت داؤد علیہ السلام نے جاوہت کو لیا تھا۔ مسیحی، دہلی کا دوسرا علاقے کو تخبیا (Tubalia) کہتے ہیں۔ یمن جاوہت 25 رمضان 635ھ 31 ستمبر 1260ء کی اس جنگ کے لیے مشہور ہے جس میں یمنی فوج کی ذمہ قیادت منقول لشکر کو فوج مصر نے سلطان الملک مظفر طغرل کی سپہ سالاری میں شکست دینی جبکہ برہنہ فوج کا سرکنٹر بصرہ بنی ہاشم (اردن و عراق) اسلام 397، 396/2-94)

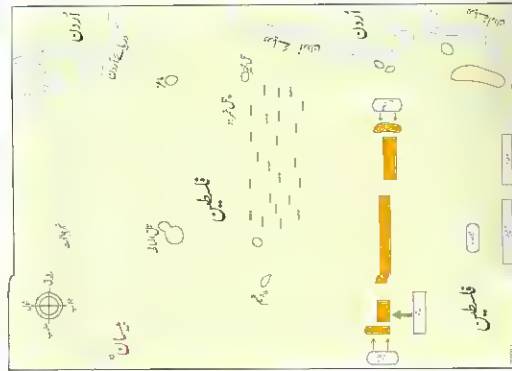




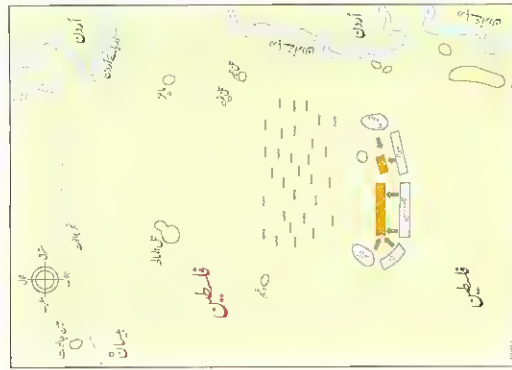
معركة فحل بيسان (1)



معمر کے قتل میمان (Z) فریقین میدان جنگ کی طرف گامزن



معمولہ خط بیان (5)

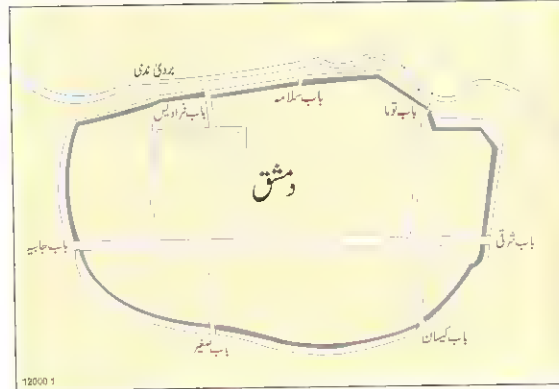


معصوم: طفل بیساعت (6)

اسلامی دستوں نے روٹی، میاں پھوس، کوئین اطراف سے چٹوس ڈالا

گھڑسواروں کے آگے نہیں بڑھتے تھے چنانچہ ان کے گھڑسوار دسے نکلے تو ان کے ہمراہ 50 تا 80 ہزار دیارہ تھے۔ انھوں نے اپنا رمالہ یعنی گھڑسوار اپنے قلاب کی صف اول میں رکھے تھے۔ ہر گھڑسوار کے ایک طرف ایک تیر انداز اور دوسری طرف ایک نیزہ بردار دیارہ مددگار موجود تھا اور ان کے پیچھے پیل فوج کی صفیں تھیں۔

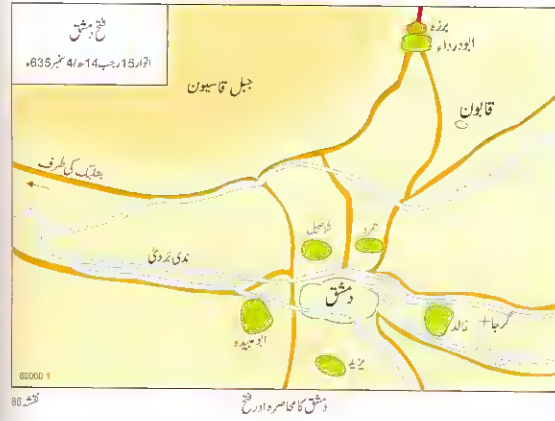
گوڈیا رامیوں کی صف بندی میں صرف سینہ، قلاب اور پیسہ تھے جبکہ مسلمانوں نے اپنے گھڑسوار اپنی پیل فوج کے آگے رکھے تھے (نقشہ 80)۔ خالد بن ولید جنگِ دثن کی صورت حال دیکھ کر بھڑکے کہ وہ اپنے گھڑسواروں کو عام صف میں استعمال کرنے کے بجائے ٹھنڈے رکنا چاہتے ہیں، لہذا انھوں نے مسلم گھڑسواروں کے ساتھ رامیوں کی پیل فوج کے پہلوؤں پر حملہ کر دیا جہاں دثن کے گھڑسوار موجود نہیں تھے (نقشہ 81)۔ اس روایتوں کو اپنے پہلوؤں کی گھرا لاق ہوئی تو وہ اپنے گھڑسواروں کی پیل فوج کے دفاع کے لیے پہلوؤں میں لے آئے جن کے ساتھ اسب پیادہ دو گنا نہیں تھے۔ پس اوپر دقتا بے کی قربت آگئی جس سے رومی پہلو بچی کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر خالد جنگ نے اپنے گھڑسواروں کے ساتھ دثن کے رمالہ پر حملہ کیا (نقشہ 82)۔ ادھر ابو عبیدہ جنگ نے رامیوں کی پیادہ فوج پر دھاوا کیا اور ان کے ساتھ پیسہ، برہن سردانی کے گھڑسوار بھی تھے۔ (نقشہ 83)



نقشہ 85

فتح اسلامی کے وقت دثن اور اس کے دروازے

مسلمان روہیلوں کے چابی دھنوں کا معایا کرنے سے فارغ ہونے تو انھوں نے دشمن کے قلب پر بلٹا کر دی تھی کہ اس کے قدم اکھڑ گئے۔ اس دوران میں رات چھا گئی۔ روہیلی فوج مشقی اسٹیج پہنچے واقعہ دل میں جا بھسی۔ مسلمان انہیں اس اتفاق میں دیکھ کر خوش ہوئے اور ان پر نیروں کی بارش کر دی۔ سب سالار سکھارچس اور اس کے ساتھ 10 ہزار روہی مارے گئے اور باقی شام کے مختلف علاقوں کی طرف بھاگ نکلے۔ یہاں روہیلی آہوں کے سر پر علاقوں پر مسلمانوں کا تسلط قائم ہو گیا۔ وہاں کے وہاں کے وہاں کے قلعوں کے دورہ کرے مسلمانوں پر کھول بیٹے اور ان کا حاصل کر لی۔ جیساں کی فتح کے بعد مسلمانوں نے ایک بار پھر دشمن کا محاصرہ کر لیا۔ آخر کار ماڑے سات ماہ کے محاصرے کے بعد 15 دسمبر 14ھ کو دمشق فتح ہو گیا۔

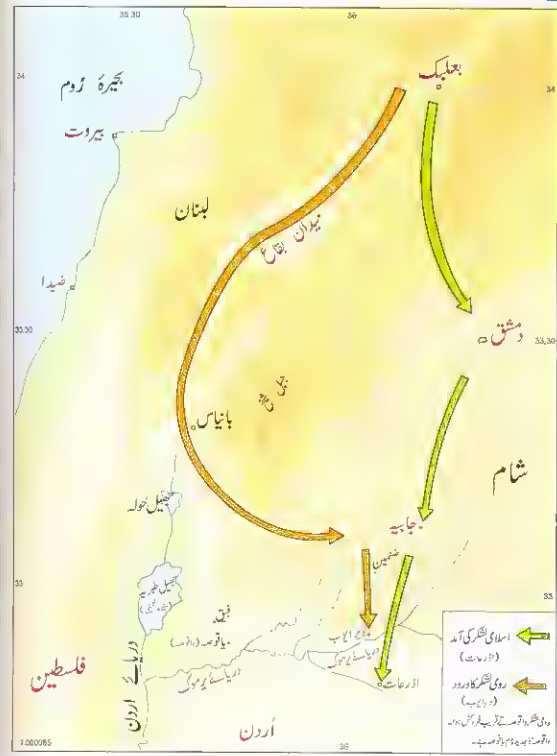


[illegible]

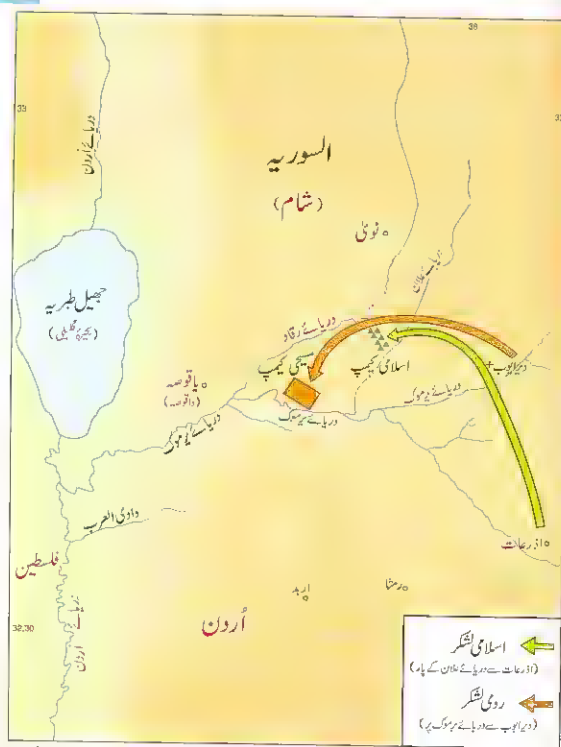
جاءت = شکر کا پڑا ہوا مغربی مردوارہ

[illegible]

دشمن کے ارادے بھانپ کر مسلمانوں نے بہتر جانا کہ وہ اپنی فرو گاہ (مستحکم) جاییہ سے اذراعت لے جائیں۔ اور رومیوں کا ٹرخ جاییہ کی طرف تھا جبکہ مسلمان جاییہ سے نکل آئے تھے۔ ان کے



معز ۱۰۰ھ میں جبکہ (۱) مسلمانوں کو گھیرنے کی روئی کوشش



معجزہ یرمبک (2) رومیوں اور مسلمانوں کی جنگی پوزیشنوں میں تبدیلی

مظہر سوار و رتیر (اعلاؤ دستے ان کے عقب کی حفاظت کر رہے تھے حتیٰ کہ دو اوزمات پہنچ گئے۔ اس دوران میں مدنی ویرانیب آن پہنچے۔ اس روز تاریخ 21 جمادی الآخرہ 15ھ/31 جولائی 636ء قحیٰ اور مظل کا دن تھا۔ (فتا 87 برص 1)

اس دوران میں باہان کو چرقل کا خط پہنچا کہ مدنی لشکر کی ایسی کھلی جگہ قیام کرے جو بھاگنے کے لیے جگہ ہو تاکہ ان کی مدد کی اکثریت ان کے لیے مفید ثابت ہو اور ان کے فوجی فرار نہ ہونے پائیں، چنانچہ انھوں نے اپنی چھاؤنی دریائے یرموک کے کنارے رنقاہ اور خان ثانی بنی ہواں کے درمیان منتقل کر لی۔ بہت کڑی رفتار مدنی روہیوں کے پیچھے بکٹی تھی، اسی طرح دریائے یرموک کا پاٹ بھی گہرا تھا۔ یہ روہیوں کی کم فوجی تھی کہ انھوں نے گہری حویلوں سے گھرے اس میدان کو قدرتی دفاع خیال کیا جو کہ پیچھے سے ان کی حفاظت کرے گا۔ ادھر خالد بن ولید نے دیرایوب پہنچ کر اسماعی لشکر کو روہیوں کے راستے پہ ڈالا اور علان بنی یار کے لہجے لہجہ پڑا دیا کہ دشمن کے فرار کا بھی راستہ بند ہو گیا۔ یہ واقعہ کا دن تھا (25 جمادی الآخرہ 15ھ/4 اگست 636ء)۔ (فتا 88 برص 2)

حضرت خالد بن ولید نے اپنی فوج کو دو بارہ ترتیب دیا اور اسے میمنہ، قلوب اور میسرہ میں تقسیم کیا۔ فوج کے یہ تینوں اہم حصے گھڑ سوار دستوں پر مشتمل تھے۔ روہیوں نے صفت بندی بھی اسی طرح کی تھی۔ ان کے میمنہ کا سالار رائن قناطر (Baccinar) تھا اور اس کے ہمراہ جرجہ ارمی بھی تھا۔ ان کے میسرہ کی قیادت درمبار کر رہا تھا۔ شمالی عربی قبائل کے 12 ہزار جنگجو ان کے مقدمہ انگیز میں تھے جن کا سالار جہل بن امیم تھا۔ اس آغاز میں مسلمانوں کو جبری کشتی دم جنگ پھیرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، چنانچہ انھوں نے رات اپنی صفیں درست کرنے میں کواڑی۔

باہان نے جرجہ (5 رجب 15ھ/13 اگست 636ء) کو اپنا لشکر آگے بڑھایا۔ مدنی لشکر میں 20 صفیں تھیں، 80 ہزار گھڑ سوار تھے اور ایک لاکھ 20 ہزار پیادے تھے۔ سات کلینٹر سے زیادہ لمبائی میں پھیلا یہ لشکر سیلاب کی طرح اڑنے آگے بڑھا۔ ان کی اس پیش رفت میں مدعی کی کرن تھی۔ انھوں نے صلیبیں اٹھا رکھی تھیں۔ لشکر کے ہمراہ اعلیٰ اور پیادہ بھی تھے جہاں جوش دلا رہے تھے۔ 30 ہزار پیادہ میں سے ہر دس

کی ٹولی نے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں سے باندھ رکھا تھا تاکہ دو فرار نہ ہو سکیں اور آرتنگ ثابت قدم رہیں۔ لشکر اسلام کی غنائیں ملوں کے پیچھے لپٹی جگہ پر تھیں۔ مسلمان گھڑ سوار لشکر کے آگے تین صفوں میں ایستادہ تھے۔ حضرت خالد بن ولید نے دیکھا کہ ان کے گھڑ سوار اپنی مدنی اقلیت کے باعث شاید روہیوں کے شدید حملے کے آگے ٹھہر نہ سکیں، لہذا انھیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ نصف اپنی قیادت میں لشکر اسلام کے میمنہ کے پیچھے رہ گئے اور نصف حصہ بن ہبیرہ کی قیادت میں میسرہ کے پیچھے قیادت کیے، نیز ابوبکر بن ولید کی قیادت میں تین سو چالیس تین قلوب کے پیچھے پہنچ دیے تاکہ لشکر اسلام کا عقب محفوظ اور قوی ہو اور ان کے بدلے میں سعید بن زید جینز کو قلب میں تعینات کیا۔

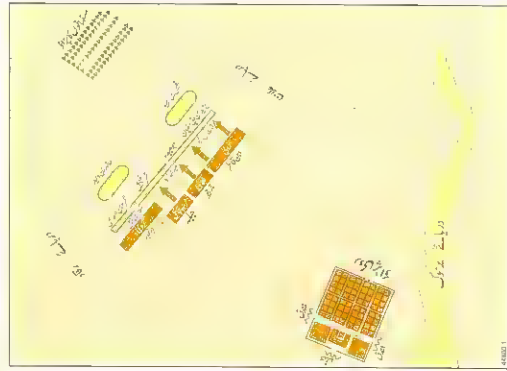
خالد بن ولید کی حربی حکمت عملی

چاہا کہ اسلام کے ہر سالار حضرت خالد بن ولید جینز کی جنگی حکمت عملی کے اہم پہلو یہ تھے:

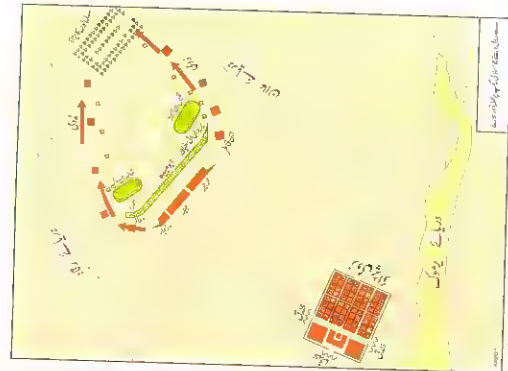
- ① روہیوں کے حملے کے سامنے مسلمانوں کی طاقت کے مطابق انھیں ثابت قدم رکھا جائے۔
- ② جنگ شروع ہوتے ہی ایسا دوسکا ہے کہ مسلمانوں کی صفیں روہیوں کی بڑھتی ہوئی فوج کو روکنے سے عاجز آجائیں اور ثابت قدم نہ ہو سکیں، لہذا دشمن کی صفوں کو منتشر اور تھوڑے کرنے کی سعی کی جائے، خواہ اس میں مسلمانوں کا کچھ جانی نقصان ہی کیوں نہ ہو۔
- ③ چنانچہ مسلمان گھڑ سوار با دینیکہ کے ساتھ اپنے میمنہ کو میسرہ کے پیچھے سے گھس کر روہیوں کے تیسروں میمنہ پر چڑھوں سے ٹکرا رہے تھے۔



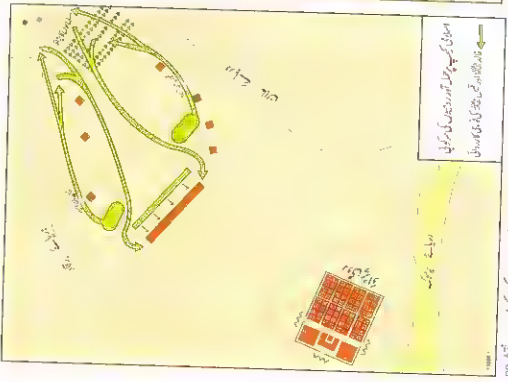
سورۂ اردن (3) اردن کے لیے صلیب بندی



سورۂ اردن (4) درجہ اولیٰ کا حملہ



شہر پلٹسکی ج (5) دریا چھوڑنے کے بعد پلٹسکی



شہر پلٹسکی ج (6) اسٹریٹ پلٹسکی اور پلٹسکی کے درمیان

جنگ یرمبگ کی خصوصیات

① حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنے عساکر کے سربراہان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے ایک ایک شہر فتح کرنا ہے۔

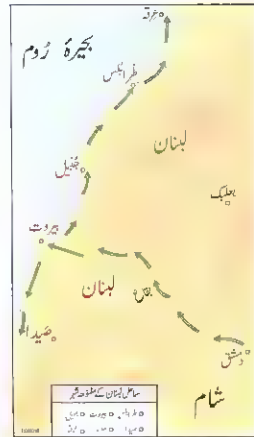
② خالد بن ولیدؓ نے پہلے اپنی بیٹی نکلت کر ایک شاعر اور ہر عمر میں جس سے بڑے اور جنگی کو فوج میں داخل کر لیا۔ نکلت سے دو چار کرنے کے لیے مخلوط فوج (دو ہزار ہستیاں) پر انھیں کراہا اور اس مقصد کے لیے، قبا کے قریب سوار راستے پر رزور گئے۔

③ ایک کثیر اور بڑے صفے سے قبا، غامدی اور جاتی، بے الفدا خالد بن ولیدؓ نے انتظار کیا کہ اگر اہل عرب دیوں کی طرف سے جو کدہ اپنے گھڑ سوار دستے کی ایک جنگ میں سبب خواہی استعمال کر سکیں، چنانچہ آثار میں انھوں نے وہ قبا جنگ لڑی، جو مناسب وقت پر جاریا۔ جنگ کی طرف آ گئے۔

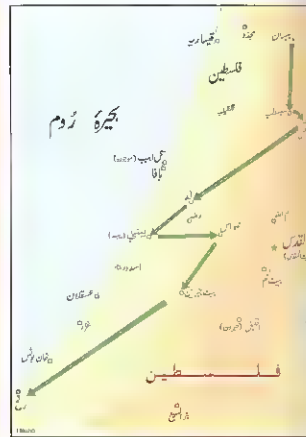
(یہ نظریہ چودھویں صدی ہجری، بیسویں صدی عیسوی میں لڈل ہارٹ² کا نظریہ کہا گیا۔)

سر جاسٹس جہری لٹل پارٹ (1895ء-1970ء) برطانوی قومی مؤرخ تھا جس نے دشمن کے کاسٹریٹوں اور لیبروں سے تباہ کرنے کا تہذیبیاتی قاتل ہونا شیکشاں کیا جس پر نازی جرمنی نے اسے برقی جگہ عظیم میں مٹا دیا۔ (آکسفورڈ انٹرنیشنل ہسٹریکسٹری)

جب نصر پرتگ کو جوناٹا کیس میں منیم خدادا پنے لشکر کی بڑت کا علم ہوا تو اس نے بے اختیار کہا:
 "اے شام! تجھے جدا بنی پانے والے کا سلام
 تجھے الوداع کہنے والے کا سلام کیونکہ دکھائی نہیں دے گا کہ وہ بھی لوٹ کر میری طرف آئے گا۔
 کوئی رہی بھی تیری طرف میں لوٹے گا مگر ڈرتے ہوئے۔
 اے شام! تجھ پر سلام
 کتنا اچھا ہے یہ ملک جو دشمن کے ہاتھ لگے ہے!"

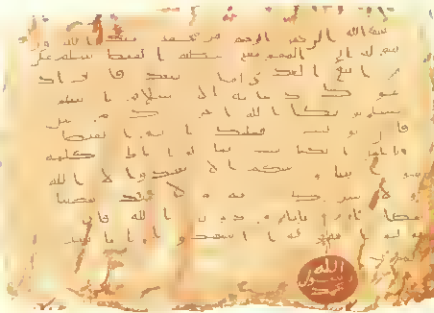


نقشہ 94 دمشق سے ساحل شام (لبنان) کی توحات



نقشہ 95 فلسطین سے رمیوں کا صفائی

نبی ﷺ کا نام مبارک بنام مقوقس (شاہ مصر)



بسم الله الرحمن الرحيم، من محمد عبد الله ورسوله إلى المقوقس عظيم
القبض سلام على من اتبع الهدى، أما بعد: فإني أدعوك دعابة الإسلام أسلم
نسلم بؤلك الله أجرك مرتين فإن توليت فعليك إثم القبط وبا أهل الكتاب
نعالوا إلى كلمة سواء بيننا ألا تعبدوا إلا الله ولا تشركوا به ولا يتخذ بعضنا
بعضاً أرباباً من دون الله فإن تولوا فقولوا اشهدوا بأنا مسلمون.

اللہ کے نام سے (خروج) جو نہایت صبر و ایمان، بہت دم کرنے والا ہے۔

اللہ کے بندہ اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے متفقہ شہادہ قیام کے نام

جس نے جاہلیت کی پہرہ کی کسی اس پر سلام ہوا امانت:

پس میں تمہیں دعوت اسلام دیتا ہوں۔ تم اسلام لے آؤ سوائی میں رہو گے، اللہ تمہیں دہکا اور دے گا۔ لیکن اگر تم نے حق سے منہ موڑا تو قبیلوں کے اسلام نہ لائے گا۔ تم پر ہوگا۔ اور اسے اہل کتاب اللہ کی اس بات کی طرف آؤ جو تمہارے (اور تمہارے) درمیان کیساں (مسئلہ) ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ہم (اور تم) میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا رب نہ بنائے۔ پھر اگر اہل کتاب نہ مانیں تو (اے مسلمان!) تم ایمان کرو کہ سب لوگ گواہ ہو جائیں کہ ہم بہر حال مسلمان ہیں۔“





مصر پر ہونی حملے



تاریخ کے مختلف ادوار میں مصر میں تیس کے قریب جنگیں لڑی گئیں جن میں پہلی جنگ یکوس¹ تھی، پھر لیبیا والوں کا حملہ، سارگون ثانی کا حملہ، سحاب، انتز ندون² اور اشوری پال³ کے حملے، بنت نصر⁴ کا حملہ، کمبوچ (Cambyse) بن کوروش کا حملہ⁵، ایرانیوں کا دوسرا حملہ، سکندر مقدونی (سکندر اعظم)⁶ کا حملہ، رومیوں کا تسلط، پھر ایرانی حملہ اور پھر رومی قبضہ⁷۔ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح مصر،

- 1 یکوس (چند ایسے بادشاہ) مابقی اسل سے تھے اور چوبیسویں صدی عیسائی مسلمانوں کے زمانے میں فلسطین و شام سے مصر پہنچے تھے۔ یہی ایک سب سے پہلے سکندریہ مصر لے گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور بنی اسرائیل یکوس دور کی میں مصر پہنچے۔ 1580 ق م میں یکوس کو مصر سے نکال دیا گیا۔ (انسائیکلو پیڈیا تاریخی عالم: 403/2)
- 2 انتز ندون شاہ اشوری سحاب کا بیٹا اور بانی تھا۔ 669-626 ق م) تھا جس نے پائل کی سترے سے تعمیر کی۔ اس نے مصر پر حملہ کیا اور 677 ق م میں شمس پر قبضہ کر لیا۔ (المحدث فی الامم)
- 3 سارگون (یا سر حرن) 11^{ویں} صدی قبل مسیح کا شہنشاہ اور اشوری پال سلطنت اشور پر (Assyria) کے دوسرے دور کا راجہ کے تکران تھے جو تینویں (عراق) میں دوسری خرابی ق م کے اوائل میں قائم ہوئی۔ اشور کی حکومت کا پہلا 933 ق م میں اور دوسرا دور 745 ق م میں شروع ہوا تھا۔ اشوری پال نے سربوں، مملکتوں اور کلدانیوں کے خلاف کامیاب لڑائیاں لڑیں۔ 626 ق م میں اشوری سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ (انسائیکلو پیڈیا تاریخی عالم: 48,47/2)
- 4 نبضت نصر (Nebuchadnezzar) پائل (عراق) کا بادشاہ 605 ق م-561 ق م) تھا۔ اس نے مصر پر حملہ کیا اور 586 ق م میں یوذا پر فتح کیا، بیت المقدس کو تباہ کیا اور آخری ایک ایک (یہودوں کو گرفتار کر کے پائل لے آیا۔ (آکسفورڈ انگلش ڈکشنری آکسفورڈ انسائیکلو پیڈیا تاریخی عالم: 47/2)
- 5 ایرانی کی تاشق سلطنت کے بانی سائرس (کروٹش) کے بیٹے کمبوچ (Cambyse) نے 525 ق م میں مصر فتح کیا اور اس کے معبد اور مندر مسہر کر دیے۔ (ارورو دائرہ معارف اسلامیا: 186/2، انسائیکلو پیڈیا تاریخی عالم: 73/2)
- 6 شاہ مقدونیہ فیلیپس (Philip) دوم 336 ق م میں مارا گیا تو اس کا بیٹا سکندر سوم تخت نشین ہوا۔ 334 ق م میں وہ یونان سے نکلا اور ایرانیوں کو کرتی کس (ایلیا طیب) اور روس کی جنگوں میں شکست دے کر شام فتح کرنا ہوا۔ مصر پر حملہ 332 ق م میں اس نے مصر فتح کیا۔ پھر ایران پر فتح حاصل کی اور جنگ ارمینا میں شاہ ایران ہاروا سوم کو آخری شکست دی۔ فتح ایران کے بعد سکندر نے اپنا (افغانستان) اور ترکستان فتح کیا، پھر دریا پائے جاس تک ہندوستان کا علاقہ فتح کرنے کے بعد افریقہ پر اس نے 323 ق م میں پائل میں 323 ق م میں پائل۔ اس نے مشرقی دنیا میں اپنے نام سے 25 سے خراج وصول کیا۔
- 7 رومی حملہ اور جولیس سیزر کے ہاتھوں 48 ق م میں اسکندریہ کا قیام ختم ہوا۔ مصر کی تکران ملک خلیفہ کے مرنے پر جولیس سیزر کے بانی آگستس آکیلیان نے مصر پر قبضہ کر کے اسے رومی سلطنت کا حصہ بنا دیا۔ چوتھی صدی عیسوی کے وسط میں رومیوں کے ساتھ مصر بھی مسیحیت کا علاقہ بن گیا۔ 616ء میں ایرانیوں نے مصر فتح کر لیا اور 628ء تک اس پر قابض رہے اور کسری (فسرہ پور) کی شکست پر مصر پر واپس ہاروا دینشقی (رومی) سلطنت کا حصہ بن گیا۔

صلیبی حکمران اموری کا حملہ اس کا دوسرا صلیبی حملہ جان ڈی برین کا حملہ اور ٹی کم کا صلیبی حملہ، تاہم ایوں کی مصر پر کام لینا¹، برٹانیوں کی فتح مصر²، فرانسیسی حملہ³، آئرلینڈ (برطانوی) کا حملہ⁴، کینیڈا کی جنگ میں ترکی کا حملہ، اطالوی جرنیل کریڈنی کا حملہ، دوسری عالمی جنگ میں روس کا حملہ⁵، 1956ء میں اسرائیلی جارحیت اور پھر 1967ء میں اسرائیلی جارحیت⁶۔ ان میں سے بعض خطے طاعون اثرات کے حامل تھے، اور بعض ان کا کام اس لیے جبکہ بعض حملوں کے نتیجے میں غیر اقوام مصر پر غالب آئیں اور وہاں صدر یوں آن کا حملہ رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ مصر پر ہونے والے بیرونی حملوں اور جنگوں میں سے فتح اسلامی مفرد اور بے مثال ہے۔ یہ فتح مصری اقوام کے لیے چاریت اور اسکی واپس کی فتح ثابت ہوئی اور اس نے کبھی استعمار یا جبر و استبداد کا روپ نہیں دھارا۔ مصر کے فاتح حضرت محمد بن حاض ٹائٹل نے یہاں جو حکمرانی کی، اس کی مثال ان سے پہلے اور نہ بعد کے فاتحین میں ملتی ہے۔

1. ہاکوٹے وٹش اور سرائیل شام فتح کر کے مصر پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو مملکت سلطان مصر مظفر سیف الدین غور خانے میں لگا۔ بین جالوت (گنجلین) کے مقام پر فوجیں جنگ ہوئی (658ھ = 1260ء)، جس میں تاجریوں کو پہلی بار شکست فاش ہوئی اور ان کا چہ سالار کینہا مارا گیا۔ اس جنگ میں سلطان مظفر کے چہ سالار حسن بنڈن مارا دیئے گئے۔ یہ مثال شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ اسی برس سلطان مظفر کے قتل گئے، بعد میں ملک حسن بنڈن الدین کے نام سے مصر کا تختہ ران بنا۔ (آرڈر ڈائری و حاضہ اسلام: 197/21)
2. شام کی تحریک (922ھ = 1516ء)، مکہ اند عثمانی سلطان سلیم اول نے مصر کا رخ کیا۔ 22 جنوری 1517ء کو مصر کی فوجیں اور عثمانی فوجیں میں قابضہ کے باہر متحدہ جنگ ہوئی۔ عثمانی فوج کے برتر سامان حرب (توپان) کی وجہ سے مصری فوج کو شکست ہوئی۔ مملکت سلطان اشرف طولان پائی کاڑا گیا اور اسے مزائے موت دی گئی اور اس کی لاش اٹلی 923ھ = 1517ء میں ملک حکومت اور مہاسی طاقت مصر دونوں ختم ہونے کے ساتھ ہی مصر سلطنت ختم کیے کا سوچ بننا کیا۔ (آرڈر ڈائری و حاضہ اسلام: 204,203/21)
3. فرانسیسی افواج نے لین بیا پارس کی سرکاری میں حکم 1213ء = 21 جولائی 1798ء کو اسکندریہ پہنچائیں جو تھیں۔ پچھلے 25 جولائی کو قاہرہ میں داخل 1801ء میں انگریزوں اور ترک افواج نے لٹارکیا کو فرانسیسیوں سے ہتھیار ڈال دیے اور مصر چھوڑ کر چلے گئے۔ (آرڈر ڈائری و حاضہ اسلام: 207/21)
4. 11 جنوری (جولائی) 1882ء کو برطانوی امیر ایلیفٹور سے اسکندریہ پہنچا، یہاں اس کی ایڈٹ سے ایڈٹ بنیادی، برطانوی 2 آب (اکت) کوسٹ (سوز) اور 20 اکت کو ایڈٹ سمیٹ اور اسکا پہلے پہنچا تھا۔ 13 اپریل (ستمبر) کو کل ایلیفٹور کے مقام پر مصری چہ سالار احمد عوامی پاشا کو شکست ہوئی اور 14 ستمبر کو انگریز فوج قاہرہ میں داخل ہوئی۔ عربی پاشا اور اس کے ساتھیوں کو پہلے مزائے موت عطا کی گئی، پھر انھیں سلون (مصری لٹاک) جلاوطن کر دیا گیا۔ (انٹلس انداریع العربی آڈ اسلام: ص 127، طبع ناز لندون، دمشق)
5. انگریزوں کے قبضہ مارش رائل نے دوسری جنگ عظیم کے دوران میں لیبیا سے مصر پر دھار دیا اور 29 جون 1942ء کو اٹالین ٹکٹ کھانچا جو اسکندریہ سے سرائیل کے لائیک کے لائیک پر پہنچے۔ 23 اکتوبر 1942ء سے برطانوی جنرل مٹھری نے جاپانی ٹکٹ کا آٹا کر دیا، روٹل نے ٹکٹ کھائی اور 12 نومبر کو اپنی اور اٹلی کی فوجیں مصر سے باہر کھینچیں۔ (انٹلس ٹیوڈا تاریخ عالم: 4/14/3)
6. 1956ء میں، نظامیہ فرانسیس اور اسرائیل نے مصر پر حملہ کیا اور پھر چھوٹے مینا، چ اسرائیل، فاضل ہو گئے، نگر عوامی دیا یہ جنگ بندی اور اتفاق میں آیا۔ جون 1967ء کی جنگ میں مینا پر اسرائیل قبضہ سینی، یہاں سے تسلیم کرنے پر 1981ء میں ختم ہوا۔

مصر پر صلیبی حملے

شام کے ساحلی شہروں پانیفہ اور بیت المقدس کی فتح (492ھ / 1099ء) کے بعد صلیبی مصر کی طرف بڑھنے لگے۔ پہلی ایبرالیم میں نے مصر شکست دے کر ان کا کرخ مصر کی جانب سے پکھڑا دیا، مگر 511ھ میں شاہ بالڈون، بیت المقدس (مقدس مقام) سے بڑی قیمت لے کر فتح مصر کے لیے روانہ ہوا اور فرما بھیج کر بڑی چابی چابی، تاہم جلد ہی بالڈون کی ہار ہو کر وہاں چلا گیا۔ فاطمی خلیفہ عاضد کے عہد میں صلیبوں نے مصر پر چڑھائی کی اور نصف چوبیس ہزار فاطمی ہتھیار 559ھ میں سلطان نورالدین زنگی کے فرزند و اسد الدین خیر کو دے دیے، اس کے نتیجے میں سلطان الدین یوسف نے صلیبوں کو شکست فاطمی دی اور پھر وہوں نے مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد برہنہ کے صلیبی حکمران "دوسری" نے مصر پر حملہ کیا تو خیر کو دوبارہ مصر پہنچا اور اس کے نتیجے میں صلیبی چار ہزار لوگوں کے ہتھیاروں کے ساتھ لوٹ گئے۔ اس کے بعد جیسا کہ مسلمان حکمران خیر یا اہل دیوان ہو گیا جس میں مسیحیوں میں سے ایک اعلیٰ اہل ای کے عہد میں 513ھ / 1216ء میں صلیبوں نے برائے نام شاہ برہنہ اور شاہ قسطنطین جان برہنہ کی قیادت میں مصر کا خیر صلیب فتح کر لیا جسے 519ھ / 1221ء میں ملک الکامل نے آزاد کرنا دیا، پھر ملک الصالح نجم الدین ایوب کے عہد (537ھ - 647ھ) میں فراتینی بادشاہ نوئی نجم نے برہنہ پر قبضہ کر کے فاروقی طرف پیش قدمی شروع کی مگر وہاں سے نکل کر طینی اور زنگی کی کئی کئی دفعات کا کام رہا اور نوئی نجم اپنے بہت سے امراء سمیت گرفتار ہوا۔ اسی دوران میں ملک الصالح نے اقلیوں کا قتل گھر وادہ دہنے اس کی موت کو قتل دیکھا تھاں تک کہ کرم دوم کا بیٹا "مکرم" دوران شاہ عرفی سے آخر تک زندہ رہا۔ شاہ نوئی کو زنگی چکی اولیٰ پر دیا گیا اور صلیب پھر مصریوں کے چہرے میں آ گیا۔

(آرڈر داکن و مخالف اسلامیت: 106-109، 2-، سب صلیب (مترجم) (المجلد الحکم شری)



چائے صلیب (مترجم) (المجلد الحکم شری)

غازیان اسلام کی مصروف رواجی

جنگ بربک جو 5 رجب 15 ہ 131ھ 636ء کو لڑی گئی، آس کے نتیجے میں مسلمان سارے شام پر چھا گئے۔ بعد ازاں جب امیر المومنین عمر بن خطابؓ کا بیٹا (شام) آئے تو وہاں مروہ بن عاصؓ ٹھکانے اُن سے تحفے میں علاقہ کی اور ان سے فتح مصر کی اعازت حاصل



کر لی تاکہ ہر زمین مسلمانوں کے خلاف مسیحی قوتوں کا مرکز بنی رہنے کے بجائے مسلمانوں کے لیے قوت کا باعث ہو۔ مصر ہاؤنٹینوں (رومیوں) کے لیے زرخیز زرعی علاقہ بھی تھا جہاں سے مسلمانوں کے ہاتھوں فتح شام کے بعد درخواب اور وافر تاج حاصل کر سکتے تھے۔

مصر کے عوام قبلی فح میں تھے جو زمین کی کاشت کرتے تھے اس پر وہ رومیوں کو ٹیکس ادا کرتے۔ رومیوں نے مصر پر تسلط اور غلبہ ہی حاصل نہیں کیا تھا بلکہ وہ ان پر اپنے مذہبی عقائد بھی مسلط کرنے سے اور جو بھی مذہب وہ پسند کرتے وہی مصری عوام پر قہرپ دیتے تھے، حالانکہ مصری اسے ناپسند کرتے۔¹ مصری ایک عیش بلکہ لہذا بیت اطاعت کو فروغ دے تھے جن کو لفظ بطل سے نکلا ہے:

”مصریوں نے کبھی خرافات ظاہر نہیں کی تھی کہ وہ آزدی حاصل کریں یا کسی طرح خود مختار ہو جائیں یا اپنے ذرائع سے اوار کے بنو یا لک ہوں مگر یہ بات ضرور ہے کہ وہ اپنے عقائد میں بہت پختہ تھے۔ اگرچہ وہ حکمرانوں کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھاتے تھے اور نہ بنات کرتے تھے مگر یہ بات راپکارا

میں ہے کہ اپنے مذہب کے معاملے میں وہ مرنے پر آمادہ تھے۔“²

حضرت مروہ بن عاصؓ کا بیٹا ایک مختصر بیعت کے ساتھ فلسطین سے روانہ ہوئے جس میں ساڑھے تین ہزار گھڑ سوار تھے۔ دو قدامتہ بھی قبائل کلب اور حاتی سے تعلق رکھتے تھے جبکہ غافقی ان میں ایک تھا۔ تھے اس پیش نے عمرو بن عاصؓ کے ہمراہ توجہ شام میں صدر کی قیام مروہ بن عاصؓ کا بیٹا وراثت کے وقت روانہ ہوئے۔ ان کے غریب³ پیچھے سے پہلے جیل طال کی بلند یوں سے پاؤں سو جوان اتر کر ان کے ساتھ آئے

¹ رومی جب بے دست ہوئے تو انھوں نے مصر میں رومی، یونانی، اسی کی مہارت کو فروغ دیا اور جب چچی مصری یسوی میں رومی حکمرانوں نے سب سے نول کر لی تو مصری عوام کو بھی سب سے نول کرنے پر مجبور کر گئے۔

² اعریش با عربیہ: المصنف: قدیم راکو کورنا (Rhinkonura) اور موروہ اعریش ایک سرسبز و شاداب جنگلاتی میں حاصل تھے جو دم پر واقع ہے۔ یہ صوبہ ہونا کا صدر مقام اور تری مرکز ہے۔ غی اعلیٰ کے وقت لہ (Lans) کو لانا تھا، اعریش ہی میں 1116ء میں برٹش کے سلطان حکمران شامہ انڈون اول کا انتقال ہوا۔ 1799ء میں اس نے پھلین نے قبضہ کر لیا اور اگلے ہی سال فرانسسینوں کو اعریش کی غالی کرنا پڑا (ارورو دائرہ معارف اسلام، 308/133، المصنف: فی الاسلام)۔ اعریش مغز و ستھر کا 80 کلومیٹر جنوب مغرب میں ہے۔

طے۔ یوں انگریز کی جنونی تعداد اور جہاز مار ہوئی۔ جب وہاں عربوں نے پہنچے تو عید الاضحیٰ کی آہٹ تھی۔ روز ۱۰ تا ۱۲ جون ۱۹۱۹ء اور ۲۹ نومبر ۱۹۴۰ء تک۔

زائرین پر چارہ کرانہ (حصہ) (حصہ) کی طرف تین تین تھکی کی، قلعہ پر چارہ مار کر ہر باجوہ مسلمانوں نے ایک ایک خاصہ حصہ کے بعد خارج کر لیا اور اس کی فضیلت ساگر کی۔ یوں مصر کے مشرقی دروازے پر چارہ ڈنڈ کا قبضہ ہو گیا کیونکہ فرما کے بعد اٹھاس تک دیویوں کا ٹوکڑی

قلعہ پر چارہ کھیں ان کی فوج تھک جاتی تھی۔

عمر وین عاصمؓ نے نصف ثانی صفر ۲۰، نصف ثانی فروردی 641ء میں فرما سے عبدالجوتے ہوئے لفظہ^{۱۸} منیع، پھر انھوں نے ولایت حنبلیات میں سرگزر صالحہ کا رخ کیا۔ اس فتح کر کے کھٹکس کا جاما صراہ کیا۔ ایک ماہ کے حاصر کے بعد شہر فتح ہو گیا۔ اس کے بعد وہ

مصر کی طرف اسلامی لشکر کی پیش قدمی کا حیرت انگیز واقعہ

[illegible][illegible][illegible]



دوسرا ٹاور کی تصویر

دربائے نکل کی طرف بڑھے اور اُم دینین¹ پر ان کا قبضہ ہو گیا۔ اُم دینین اس جگہ تھا جہاں آج کل قاہرہ شہر کے خطہ ازکیہ کی طرف بھٹنے والے باب الحدید کے پاس مسجد اور دارالحمام واقع ہے۔ اُم دینین دریائے نیل کے کنارے تھا۔ یہاں مسلمانوں کو کچھ اور جگہ کھدایاں مل گئیں۔ روہیوں نے مصر میں چند قلعے قائم کر رکھے تھے جن کے نام یہ تھے، قرہ، پلوس²، ہاپیلین³، پلپاس⁴، منیف میں حصن تریحان حصن اشریب، ومیلاد⁵،

1۔ اُم دینین: یہ قاہرہ (Cairo) اور دریائے نیل کے درمیان ایک تاریخی جواہر تھا اس کا چہرہ میں مل گئی۔ جہاں آج قاہرہ ہے وہاں بعد اسلام سے پہلے دریائے نیل کے مشرقی کنارے پر اُم دینین نامی قلعہ اور شہر تھا جو بعد میں مصر کا دارالحکومت بن گیا۔ اُم دینین کے قلعے کے پار جہاں آج قاہرہ (Cairo) قصبہ کیا تھا، وہیں قسطنطنیہ نامی شہر آباد کر کے اسے خلافت اسلامیہ کے صدر کا دارالحکومت بنایا۔ قسطنطنیہ ان دنوں قاہرہ کے نامور واقع ہے جہاں کچھ کھروموزو ہے۔ یاد رہے مصر، ہاپیلین قسطنطنیہ اور قاہرہ نیل کے دائیں، یعنی مشرقی کنارے پر آباد ہوئے کچھ کھروموزو کے بائیں، یعنی مغربی کنارے پر آباد تھا۔ حضرت امیر المومنین جب مصر گئے ان دنوں ہاپیلین کی مصر کا دارالحکومت تھا۔ (معجم البلدان: 251/1)

2۔ پلپاس: یہ قسطنطنیہ سے 10 فرسخ دور شاہ زادہ نام پر واقع ایک شہر ہے۔ (معجم البلدان: 478/1)

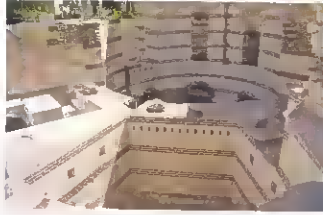
3۔ ہاپیلین: یہ قدیم افسس میں دارمصر کے لیے مستقل عام مقام ہے، پلپاس جہاں قسطنطنیہ آباد ہوا اسے پہلے ہاپیلین کہا جاتا تھا۔ نیل قراحت کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام میں رہتے تھے۔ جب قاتل نے ہاپیل کو قتل کر دیا تو آدم علیہ السلام قاتل سے ناراض ہوئے۔ قاتل اپنے ہول وصال کے ساتھ جہاں کراہی ہاپیل کے کناروں میں چلا گیا، چنانچہ اس جگہ کا نام "ہاپیل" پڑ گیا جس کے معنی ہیں فرشتہ ہاپیل نامی، پھر جب آدم علیہ السلام کی موت ہوئے اور وہیں قاتل کی اڑاؤ ہو گئی تو انھوں نے قہار پر کیا اور پہاڑوں سے بچے اتر آئے اور کتب کتب بھی ان میں نقل مل کر باقی پڑا ہوئے تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ انھیں ایسی سرزمین عطا کر جہاں انھیں ہاپیل کی طرح رہا جاتا ہو۔ جب انھیں ایسی سرزمین عطا ہوئی کہ انھوں نے کہا انا ہوا۔ وہ مصر پہنچے اور وہاں رہ کر انے فرشتوں پر پلایا تو اس کا ہم "ہاپیل" سے مشتق "ہاپیلین" لکھ دیا جس کے معنی ہیں "اچھی فرشتہ" اور انہیں ہشام کہتے ہیں کہ ہاپیلین سہا (نیل) ہاپیلین میں سے ایک شخص تھا جو امیر المومنین علیہ السلام کے زمانے میں مصر پر حکومت کرتا تھا۔ (معجم البلدان: 311/1)

4۔ پلپاس: یہ قسطنطنیہ اور اسکندریہ کے درمیان ایک تاریخی ہے جہاں حضرت عمرو بن عاص علیہ السلام اور رومیوں کے درمیان جنگ ہوئی تھی (معجم البلدان: 303/5)۔ قسطنطین نے نیل کی شاخ فرخ رستہ کے دائیں (مشرقی) کنارے واقع ہے۔ (تفسیر: 103)

5۔ ومیلاد: مصر زمر کا بڑا شہر دریائے نیل کی شاخ فرخ پر دریائے نیل کے قریب واقع ہے۔ اسے قسطنطین امویوں کی قیادت میں ایک قلعہ بنوا دیا۔ تھوکر کیا حصے عمرو بن ہاشم نے لکھے ہیں جہاں 238ھ کے بازنطینیوں (رومیوں) کے حملے کے بعد غلبہ ہو گیا۔ ومیلاد میں ایک قلعہ تعمیر کرایا۔ 565ھ 1699ھ میں بیت المقدس پر قابض مسلمانوں نے ومیلاد کا آن محاصرہ کیا جسے وزیر مصر صلاح الدین امینی نے پہاڑوں سے لے کر 615ھ 1218ھ 1219ھ 1221ھ کی پہلی جنگ کے دوران میں مسلمانوں نے ومیلاد پر قبضہ کر لیا۔ وہاں غلبہ افلاں نے انھیں ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا۔ مصر 647ھ 1 جون 1248ء میں ملک الصالح کی وفات سے کچھ پہلے کوئی چم نے ومیلاد فتح کر لیا لیکن پھر کوئی کے سر اٹھا دیئے (اور مسلمانوں کے ہاتھوں فوج ہوئے) کہ جہاں مسلمانوں کا قبضہ عمل ہو گیا۔ کوئی ممالک نے ومیلاد کی تسخیر بہت کم کرنے کے لیے 648ھ 51-1250ء میں مسجد کے سوافضی اور سارا شہر مذہم کر دیا۔ ومیلاد کی ہواؤ کی ہاں پڑے کی صنعت کے ہر ہاں ہوتے کا سبب بنی 40 نام بہت جلد پر اٹنے قلعے کے جنوب میں ایک خانہ وجود میں آ گیا۔ 1258ھ 1803ء میں عثمانی گورنر خسرو پاشا ایلانی فوج کی ہزمت کے سبب سے تاجروں سے نکل کر ومیلاد میں محصور ہو گیا اور پھر اسے محمد علی پاشا اور ملکوت امیر اور عثمان بیک بردستی کے آگے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ (آرڈر وائر معاہدہ اسلامیہ: 432.431/9)

ہائیں ہاتھ تھا جس کے دوسرے کنارے پامپون تھا۔ آخر دیکھو دور تک جھٹل مٹی کرتے چلے گئے۔ اور مدنی فوج بھڑک پوسٹ مائی پمپون پر واقع تھیں۔ وہاں میں تینا تھی۔ یہ پمپون فوج سے 18 کلومیٹر دور تھا۔ ان کے شروع میں واقع تھی۔ ان کی دوسری فوج ہائیں پمپون کی طرف اور پمپون پمپون۔ یہ اس فوج کے علاوہ تھیں جو صوبہ الفوہم کے اندر موجود تھی۔ اسلامی فوج نے تھیں اور پمپون فوج کر لے اور مدنی فوج کو شہر تھیں پمپون پمپون اس ملک سے مدد حاصل کرنے کا موقع مل سکا تو پامپون سے ان کے لیے گھنٹی مٹی تھی۔ اس کے بعد مسلمان پمپون لے آئے کیونکہ ان کا مقصد پورا ہو چکا تھا۔ اس لشکر کی کے دوران میں ایک بڑا مدنی پمپون پمپون پمپون۔

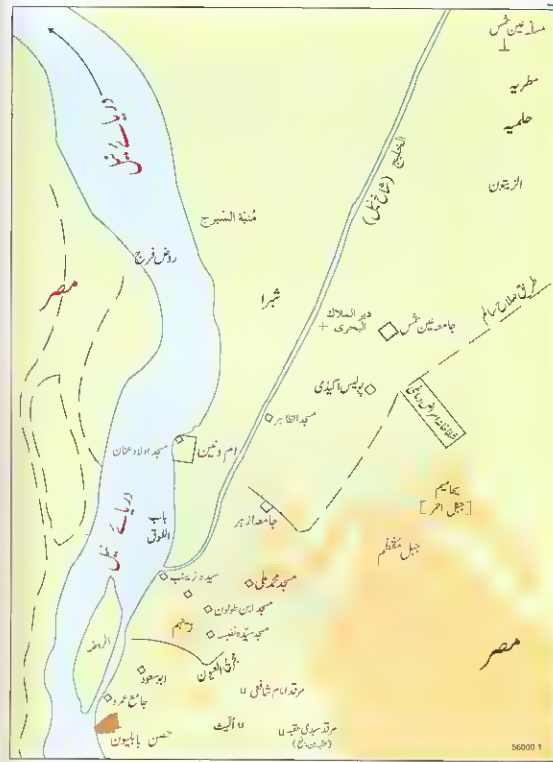
دہلیوں نے اس کی لاش ہر گلی کے پاس تقسیم کی۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے فوج کو ہر چند ہفتوں کے لئے چھپے چلے آئے تھے، پھر جب دوبارہ فوج مدنی کی تو انہوں نے مسئلہ میں شہر اور اس کے قریب پمپون۔ اور 29 رجب الآخر 15/16 اپریل 641 کو 8 ہزار پمپون کی مدد کی گئی۔ اس آئے دالے لشکر کی قیادت چار سالہ کر رہے تھے، زبیر بن عوام، مقداد بن عمرو، عبادہ بن صامت، مسلم بن قطلہ، یا غامر بن عذافہ، عمار بن عبد اللہ، جن کے متعلق امیر المومنین عمر فاروقؓ نے فرمایا: ”کونکھا تھا کہ“ ان میں سے ہر ایک ایک ہزار ہزاروں کے برابر ہے۔ یوں آپ کی مدد یہ تعداد 12 ہزار پمپون ہو گئی ہے۔“ اس پر حضرت عمرو بن عاصؓ نے لکھا: ”میں تو چاہتا تھا کہ وہ 12 آدمی چھپیں جن میں سے ہر ایک ایک ہزار ہزاروں کے برابر ہوتا۔“ اور پھر کہتا ہے کہ ملک ملے سے مسلمانوں کی تعداد 15 ہزار ہو گئی جبکہ تھیں پامپون میں تینا تھیں مدنی لشکر کی تعداد 20 ہزار سے کم تھی۔



قصر پامپون (مصر)

۱ ابو یوسف: یہ ہائیں پمپون کے شرقی جانب صوبہ الفوہم میں واقع اردن کے قریب ہے۔ (مجمع البلدان: 1/ 82)

۲ ہن۔ یہ صوبہ مدنی (قرمہ) ہائیں پمپون کے مغربی کنارے پمپون ایک تھیں۔ اس کے ایک بڑا صوبہ مشرق ہے۔ (مجمع البلدان: 1/ 517, 516)



نقشہ 58 فتح مصر کے وقت بائبلیوں سے تین ٹک کا علاقہ (مہدی علی اور مہدی علی کے قہر کی پیش منسلکات کی مثال ہیں)

جنگ عین شمس (ہیلیوپولس)

مسلمانوں کو ٹھک چیتے سے روکیوں (جسائیوں) نے جان لیا کہ یھوڈئین جنگ کا بھٹا آ گیا ہے، جہذا وہ اس کی جاریوں میں لگ گئے، پھر ان کا لشکر نصن ہابیون سے روانہ ہوا جس کی قریبی 20 ہزار کے ٹک جھگ جی۔ انھوں نے خبر کے باوجود صف بندی کر لی۔



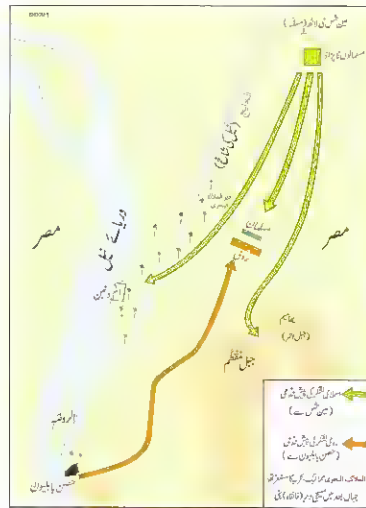
عین شمس (ہیلیوپولس) کا منظر، دھواڑ

حضرت عمرو بن عاصؓ کا لشکر دشمن پر کڑی نگاہ رکھتے ہوئے تھے، چنانچہ انھوں نے بھی عین شمس¹ میں صف بندی کر لی۔ روہی فوج نے نصن ہابیون سے نکل کر شرق میں جبل منظم کا رخ کیا، پھر وہ اس کے ساتھ ساتھ شمال کو مسلمانوں کے پڑاؤ کی طرف بڑھے۔ عمرو بن العاصؓ کو ان کی اس پیش قدمی کا علم ہوا تو انھوں نے عین شمس سے جنوب کو نکل کر ہابیون سے آنے والے روہی لشکر کا رخ کیا۔ اس دوران میں انھوں نے ام دشمن کی طرف ایک چھاپہ بار دست روانہ کیا جس نے قریبی کشتان میں چھپ کر کامیاب کارروائی کی۔

عمرو بن العاصؓ نے ایک اور چھاپہ بار دست منظم (جبل نصر) کی طرف بھیجا جس نے اسلامی ہمسکر (قوی کیپ) سے دس کلومیٹر دور جا کر منظم اور جبل منظم کے درمیان عین شمس پر چھاپہ مارا۔ آخر کار نصن ہابیون سے 15 کلومیٹر کے فاصلے پر ریہانیہ کے شرقی میں ایک مقام پر دونوں فوجوں کا ٹکراؤ ہوا۔ دو مقام ہمارے اندازے کے مطابق قاروہ کی جامعہ میں شمس، غطاٹا، امراض، عینی اور پولیس اکاوی کے درمیان واقع ہے۔

قریبین میں لڑائی کا بازار گرم ہوا حتیٰ کہ شمس کی جنگ چھڑ گئی۔ اس دوران میں روہی مغلوں کے پیچھے سے مسلمانوں کے دو چھاپے مار دئے اٹاٹا، عین شمس کا ہوں سے نکلے اور دشمن پر ٹوک پڑے۔ ان کے اس اچانک حملے کی تاب نہ لا کر روہیوں نے میدان جنگ سے راج فرار اختیار کی۔ مسلمان گھڑسواروں نے ان کا نوا قب کر کے کشتوں کے پٹے لگا دیے حتیٰ کہ صرف عین شمس جو عیسائی براہ راست یا ام دشمن سے کشتیاں کے ذریعے سے بچ کر ہابیون نکل سکے۔

1 عین شمس: یہ مصر اجدید ہے۔ جو قاروہ سے آٹھ دن کا سفر شمال شرق میں ہے۔ جہاں سے نیل کا ڈیلٹا شروع ہوتا ہے۔ باقی قدیم میں اسے ہیلیوپولس (Heliopolis) کہا جاتا تھا۔ یہ عین شمس کے معنی ہیں۔ "سورج کا شہر" کیونکہ یہاں شمس کے سورج، ریہانہ کا مندر تھا۔ ہیلیوپولس یا عین شمس اب قاروہ کی آبادی مصر اجدید کا ایک حصہ ہے۔ یہاں قدیم دور کے ستون ہیں جنہیں کھنڈرو کی سزیاں کہا جاتا ہے۔ مصر اجدید کی آبادی یا قاروہ سے لڑا وہ ہے۔ (انٹرنیشنل ان وائرس، 888 بحوالہ اردو، 10 مارچ 1988ء)



مصر میں بین الشمل (ہیلاج پلاس) (۱) نقشہ 99

مصر میں بین الشمل 15 جمادی الاولیٰ 20ھ 1301 اپریل 641 کو چھٹا آ۔ اس جنگ سے فارغ ہو کر حضرت عمر بن عباسؓ نے ام دین پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے مزید دریائی کشتیاں مالِ بیعت میں حاصل ہوئیں۔
اب حصن بابلیون میں اتنی سختی فوج کھینچی کہ اس کے دفاع کے لیے کافی ہوئی، تاہم بلند زمین پر واقع یہ قلعہ بہت مضبوط اور مستحکم تھا جس کے گرد گرد ایک کنڈی تھی۔ حصن بابلیون عقب میں دریا کے نیل کے اندر واقع ایک جزیرہ رودفہ^۱ سے چابی پر تھرتے ہوئے پل کے ذریعے سے ملا ہوا تھا۔

۲۔ رودفہ (موجودہ قاہرہ) کے پاس دریا کے نیل کے اندر ایک جزیرہ تھا جسے "جزیرہ مصر" یا "الجزیرہ" کہتے تھے۔ تاہم ذہن نشین رہے کہ یہ جزیرہ نیل کے شمال میں ایک انزلی گلی دار دفہ تھا، چنانچہ رودفہ جزیرے کو بھی یہی نام دیا گیا، پھر وہاں تک الصالح ابو علی کے تاجروں نے قلعہ کو غلغلہ الروحہ کہا جانے لگا۔ ترائے حال میں اردفہ میں سب سے تاجروں اور حجازی اہل بیت کی آمد ہوئی، تاہم غلغلہ الروحہ کے محاصرے کا پتہ ہے۔

(ارزو داگردو معارف اسلام: 15-16/158)



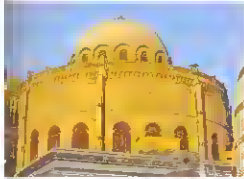
100.43



102

سقوط بابایون

حضرت عمرو بن عاصؓ نے حضرت زبیرؓ اور اہل بیتؓ کو 20 مئی 641ء میں بائبلوں پہنچے، وہاں سے انھوں نے ایلٹا کی جائیدادوں کی طرف گھڑ مسارے سے روانہ کیے۔ انھوں نے اچھا رخصر چھاپا، مارا مارا اور نیا کس۔ کس اور وصال میں قلعہ بائبلوں کی موافق فوج قطعیہ کی طرف سے دیر پہنچنے سے نامہ سبجیہ ۱۸



بابیون کا رنگی ٹاور

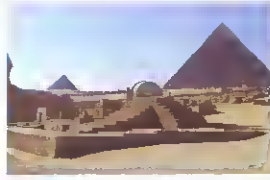
لہذا حضرت عمروؓ نے بیچھے حصن بلیون کے سامنے ایک فوجی دستہ چھوڑا اور

باقی لشکر سے ہر دو اہل کی شاخ میاٹ کے ساتھ ساتھ پیش قدمی کی اور جہاں کے قریب مقام اثریہ سے دور بارگر کے سمند کو لڑ گیا۔ دو ہی گھنٹہ میں انھیں ان آبی دھلاؤں کے مابین لڑائی مشکل ہوئی جن سے ٹھٹھا اٹھا تھا، چنانچہ دو اوجھڑوٹ آئے۔ انھوں نے اوجھڑو اثریہ اور منف کے قلعوں کی مرمت کی اور وہیں قلعہ بند ہوئے۔ ان تدبیر کے نتیجے میں حمید اور ایک سیاسی پابلیکن کی مدد کو بیچے مرگے۔

مسلمان بابائوں کے سامنے سات اور تین سوڑے۔ ایک فرکارا انھوں نے ایک بلند میز پر رکھی اور دوسرا کھانے کی کھینٹ کے مات پر چھٹی
تھکی کر ہوا۔ یہ تھکی (29: 20) اور 20 (71: 64) حضرت زہرا علیہا السلام نے خود ان کی دامن میں چھٹی رکھی اور دوسرا کھانے کی کھینٹ کے مات پر چھٹی
کے اوپر چھڑے۔ چھپکے سے چھڑے چھڑے اور دوسرا کھانے کی کھینٹ کے مات پر چھٹی رکھی اور دوسرا کھانے کی کھینٹ کے مات پر چھٹی
تھکی کر ہوا۔ یہ تھکی (29: 20) اور 20 (71: 64) حضرت زہرا علیہا السلام نے خود ان کی دامن میں چھٹی رکھی اور دوسرا کھانے کی کھینٹ کے مات پر چھٹی

[illegible]

2. شہنا: مہر کی اس جہتی کا شہد بہت عمدہ ہوتا ہے اور ہر مقدار میں ہوتا ہے۔ مٹلی نے کہا: انقطاع سے دیا تک تقریباً 29 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ (معجم البلدان: 501/1)



جیزہ کے ہیرام

قیسوں کو آخری بار کوڑے لگائے اور ان کے ہاتھ کاٹ دیے۔¹
 دریں اثناء وہ میوں نے دریائے نیل کا پانی ٹوڑ دیا تھا۔ حضرت عمرو دینار
 نے نصیب پالیوں اور جزیہ کا روضہ کے درمیان اور پالیوں اور جزیہ کے
 درمیان وہ بارہ پل تعمیر کر لیے اور یہ کشتیاں پر تیرتے پلے تھے۔
 اب عمرو دینار نے دریائے نیل میں سیلاب آنے اور زمین کے پانی
 میں ڈوب جانے سے پہلے اسکندریہ کی طرف پلکار کر کہنے میں جلدی کی
 کیونکہ سیلاب کا موسم شروع ہونے میں چند ماہ باقی رہ گئے تھے
 (تقدیر 103، 104)۔ انھوں نے فارسیوں کا علاقہ جیزہ کو ایک قریبی دستے

کے ساتھ پالیوں میں چھوڑا اور باقی فوج کے ساتھ دریائے نیل کو در کے مغرب کرچل قادی کی۔ عمرو دینار نے مناسب نہ جانا کہ اسلامی لشکر کو
 وٹلی ڈیلٹا کے شہروں اور بستیوں میں سہلے جائیں جہاں صدیوں سے نیل کی شاخیں بہ رہی تھیں۔ جب سیلاب کا موسم آتا تو نیل کے سیلابی
 دھارے خطرناک صورت اختیار کر لیتے تھے۔ اس کے برعکس انھوں نے وہی کہا جو عرب ہمیشہ سے کرتے آئے تھے۔ وہ لشکر اسلام کو صحرا کے
 کنارے کنارے سے چلے۔ اپنے پراکڑے روانے ہوتے وقت انھوں نے اپنا فیروہ و ہوا ایشادہ رہنے دیا جس میں لاشیں لٹکتے گھنٹا بنا گیا تھا اور
 اس میں انڈے دے رکھے تھے۔

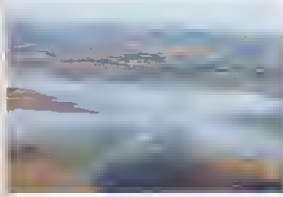


دریائے نیل کا فضائی منظر

1. مکی تمنا، اور خالد فیصل 1990ء کی پہلی کے آخر میں سرزمین مصر (مصر کی افریقہ) کے انحصار بعد کی پالیوں نے ذریعہ مکی رحمت گردان بیجاہ مسلمانوں کے
 ہاتھ کاٹ دیتے تھے جو ان کے اٹھے چڑھتے تھے۔ اس نیکو مسلمان معذور بنایے گئے۔
2. جیزہ: پانچ ہزارہ کے جنوب مغرب میں نیل کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ 70 کی آبادی 16 لاکھ 70 ہزار ہے (1986ء) یہاں فرعون خوفو، زفرن اور منکھرا
 کے ہیرام (مقابر) اور اہل انیل واقع ہیں۔ (آکسفورڈ انکوائری رچرچز آف مشرق وسطیٰ، 390)

فتح مقدسیہ

راستے میں سب سے پہلے حصین بقیوس آیا جو نیل کی شاخ ”رشید“ کے مشرقی کنارے تھا۔ دریا کے دوسرے کنارے واقع طروط (طرانہ) کے پاس دریا پر ایک کھنڈ تھا جو زیادہ اورادنی اطردن کی خانقاہوں کو باغیوں اسکندریہ شہر اور اسے ملتا تھا۔



شیدہ (Rosetta) کا اعلیٰ منظر

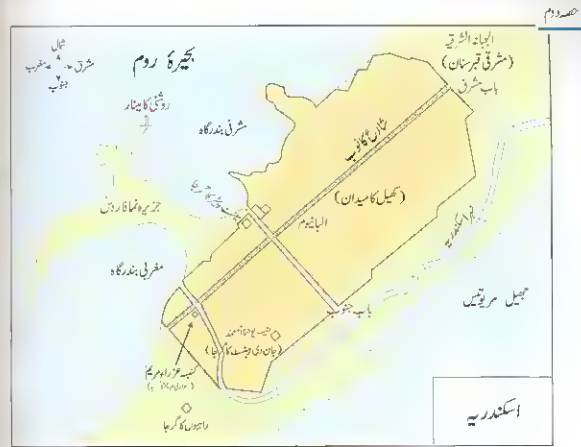
رومیوں کی کوششیں شکست کے بعد جو وقت آ یا اس میں انہیں دفاعی تیاروں کا موقع مل گیا تھا۔ مسلمان دریائے نیل کی فرع رشید کو پار کر کے مشرقی کنارے گئے اور ۱2 کلومیٹر شمال میں بقیوس (موجودہ قریہ حبشیر) کے مقام تک پہنچا کر کھینچے گئے جو کہ دریائے نیل اور اس نہر کے حکم کے پاس تھا جو اشریب اور منوف کے درمیان سے گزر کر بقیوس کے شمال میں جا پہنچی تھی۔ حصین بقیوس میں رومیوں کا ایک فوجی دستہ موجود تھا اور دریائے نیل کی فرع رشید میں اگتیاں بھی تھیں۔ دھننے میں انہیں شکلی پر اور دریائے نیل کی طرف سے لیے غور دھننے کی فرصت بھی مل گئی تھی جبکہ مسلمانوں کے پاس ایک کشتی بھی تھی، تاہم رومی سپہ سالار دوسٹاٹوس کی بہادری کی کام نہ آئی۔ مسلمانوں کے پڑے زور سے کی تاب نہ لا کر وہ اپنی کشتی میں بیٹھا اور اسکندر بیک کی طرف فرار ہو گیا۔ اس نے اپنے لشکر کی طرف پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اس پر رومی لشکر نے حملہ باز کر دیا اور رکھ دیا اور وہ لوگ پانی میں کود پڑے تاکہ ان کشتیوں تک پہنچ سکیں جو شمال کی طرف فرار کے ارادے سے وہاں جمع کی گئی تھیں مگر مسلمانوں نے دریائے نیل کے اندر ان کا تعاقب کر کے ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور ان میں سے ایک بھی بچ کر نہ باکا۔ پھر مسلمان بلا حراست بقیوس میں داخل ہوئے اور انہیں نے اور گرد کا علاقہ دھن سے پاک کر دیا۔

اس کے بعد عمرو بن عاص غزوہ دریائے نیل پار کر کے غری کنارے آئے اور شمال کو چلے گئے۔ مقدمتہ انہیں میں شریک بن گئی دھن کا تعاقب کر رہے تھے۔ 28 کلومیٹر کی مسافت طے کر کے شریک نے رومی لشکر کے عقب پر دھاوا بول دیا۔ رومی فوج کی تعداد شریک کے چارویں سے کہیں زیادہ تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے دھن سے دو دو ہاتھ کر لئے۔ گریز نہ کیا۔ رومیوں نے پلٹ کر انہیں گھیرے میں لے لیا تو شریک اور اس کے ساتھیوں نے ایک پہلے پر پناہ لی۔ انہوں نے ایک بن ٹامہ کوہ کے لیے عمرو بن عاص غزوہ کے پاس بھیجا۔ عمرو نے انہیں فوری کمک بھیجی تو رومی ان کی آمد پر غرور ہو کر بھاگ نکلے۔ وہ مقام جہاں مسلمانوں نے پناہ لی تھی ”مہرم شریک“ یعنی ”شریک کا علیہ“ کے نام

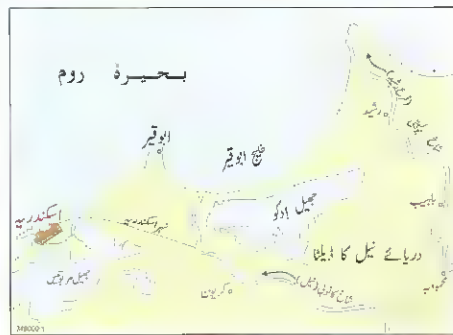


فتح اسلامی کے وقت میں: یمن اور وسطی مصر





نقشہ 105



نقشہ 108

اسکندریہ (مصر) کی فتح

فتح اسکندریہ

حضرت عمرو بن عاص جازنہ نے اسکندریہ پہنچ کر اس کی قبضہ پر عمل کیا تو اس پر نصب روٹی چھتوں نے مسلمانوں پر ہجاری شروع کر دی، چنانچہ اسلامی فوج شہر سے اُٹھ چلی آن صہری جہاں وہ تختیوں کی زد سے محفوظ تھی۔ اس دوران میں عمرو جازنہ نے اسکندریہ کے گرد و نواح کے علاقے پر قبضہ جمائے کی تدبیر کی۔ کچھ عرصہ وہاں ٹھہرنے کے بعد انھوں نے اسکندریہ کے باغیوں ایک دستہ قہنات کیا اور باقی فوج کے ساتھ کریون اور پھر زینکوہ¹ پر دھاوا بول دیا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے دریائے نیل پار کیا اور ڈیلٹا کے علاقے میں قہنہ آ کر ہوئے لیکن اس کی مضبوط قبضہ کیلئے اسے فتح نہ کر سکے۔ اب انھوں نے جنوب کی طرف لیٹاری اور طوخ کو فتح کر کے ہوئے وسمس² پہنچ گئے جو نیل کی شاخ دیلاط کے مشرقی جانب واقع تھا۔ وسمس فتح نہ ہوا مگر یہاں سے خاصا مال لے کر لوٹے۔

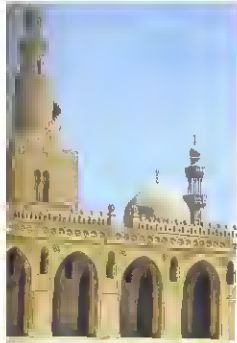
حالیہ ہی کہتا ہے کہ عمرو جازنہ اس لیٹار کے دوران میں دیلاط تک جا پہنچے تھے، پھر حصن بلیون کی طرف پلٹ آئے تھے اور میں طس کے واقعے سے لے کر اس تمام محاصرہ آرائی میں انھیں بارہ مہینے لگے تھے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اس کے بعد عمرو جازنہ صوبہ افسیہ کی فتح میں مصروف ہو گئے تھے۔

جب عمرو جازنہ بلیون میں تھے تو مدفوس نے مسلح کی پیش کش کی تھی اور پھر ان شرائط پر بھی تھی:

- ① گیارہ مہینوں کے اندر انھیں اسکندریہ سے ہٹا دینا کر دیا جائے گا۔
 - ② انھیں جزیرہ اکرنا ہوگا جو فی کس 2 دینار ہوگا اور بچوں اور عورتوں کو کوئی جزیرہ نہ ہوگا۔ (اس طرح ایک کروڑ تیس لاکھ دینار جمع ہوئے، یعنی 60 لاکھ افراد پر جزیرہ مانگا گیا گیا۔)
 - ③ مصر کے باشندوں کو ان کے جان و مال کو ان کے علاقہ نگہ گرجوں اور صلیبوں وغیرہ کو اور ان کے شنگ و تر علاقوں کو مان حاصل ہوگی۔
- بلکہ حقیقت کے مطابق مسلح نے اسے 28 ذی قعدہ 641ھ کو دیکھا ہوئے۔ مدفوس نے اس مسلح سے اس کا اپنی قوم کے سامنے اعلان نہیں کیا تھا حتیٰ کہ ذی قعدہ 642ھ 1 اکتوبر 642ء میں ایک روز ایک انھوں نے دیکھا کہ مسلمان اسکندریہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ تب مدفوس نے اپنی قوم کو سمجھا دیا کہ جنگ جاری رکھنے کی کوشش ان کے مفاد میں نہیں اور انسان کے لیے یہ بہتر ہے کہ وہ دود دینار کے عوض ایک سال کے لیے دین و جان و مال کی امان حاصل کر لے جبکہ عورتوں، بچوں اور بزرگوں اور لڑائی کی استطاعت نہ رکھنے والوں کو کوئی تدبیر نہیں۔

1 وشنور: مصر کے صوبہ پھر کا صدر مقام دمنور پانڈلی (مدی) صوبہ میں برصغیر پر داکھلا قہنہ 34 ہجری سے اسکندریہ جانے والی ریل یہاں ٹھہرتی ہے (اردو دائر و حارف اسلام: 437/8)۔ وشنور نیل کی شاخ "فرخ کاؤنی" کے پاس کنارہ سے اسکندریہ سے تقریباً 80 کلومیٹر پر واقع ہے۔

2 وسمس: یہ ضلع وسمس صوبہ کا ایک قصبہ ہے (معجم البلدان: 463/2)۔ وسمس دریائے نیل کی شاخ فرخ دیلاط کے دائیں کنارہ واقع ہے۔



قبرہ کی جامع امیران طولن

حضرت عمرو بن عاص بنطارنے اسکندریہ کے بنائے فسطاط^۱ کو دارالحکومت بنایا۔ انھوں نے دریائے نیل اور بحیرہ احمر پر واقع شہر قلم کے مابین نہر دوبارہ کھدوائی جو ”طلح امیراموشین“^۲ کہلائی۔ اس طرح بحیرہ روم (البحر الابيض) کو دریائے نیل کے ذریعے سے بحیرہ احمر سے ملا دیا گیا۔ یہ فتح یا سمندری نہر قدیم زمانے میں عدم توانی سے رہت کے نیچے مدبھی تھی، چنانچہ عمرو بنطارنے اس کی دوبارہ کھدوائی کروائی۔

معمرفیضتوں روی سلطنت کا گوہر تابدار رہنے کے بعد اس سلطنت اسلام کے زینگیں آگیا تھا۔

۱ فسطاط: فتح اسکندریہ کے بعد عمرو بن عاص بنطارنے حضرت عمرو بنطارنے فسطاط کو کھسکا کر کامیابیاں رکھ سکتے ہیں ۱۹ امیراموشین نے جواب دیا: ”مسلمانوں کو ایسا جگہ مت دینا کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی دیوار یا سمندر مانس ہو۔ حضرت عمرو بنطارنے سابقین سے طور کیا اور انھوں نے کہا: ”اے امیر! آپ کے نیچے فسطاط کے پاس ہی قیام پناہ ہے، وہاں ہائی بھی ہے اور صحرابی ہے۔ عمرو بنطارنے فسطاط کو کھسکا کر دوبارہ دریائے نیل کے مشرقی کنارے فسطاط (جسے) کی جگہ لگے اور دریائے نیل میں کیتے تھے۔“ میں فسطاط کے دائیں جانب ہوں“ اور ”میں فسطاط کے بائیں جانب ہوں۔“ اسی سے اس شہر کا نام فسطاط پڑ گیا۔ (دعوت البلدان: 263/4۔) فتح مصر کے بعد نامور مقام بابینا کے نزدیک اسبابا گیا جس کی فوجیت خاص مگر کی تھی۔ یہ نام شہر دریائے نیل کے ساتھ ساتھ افسر بایجن میں تک پہنچا ہوا تھا۔ بابینا کے شمال میں گورنر مصر بن عاص بنطارنے کی قیام گاہ تھی جس کی نشان دہی ”شہر عمرو بنطار“ ہے۔ 254ھ / 868ء میں احمد بن طولی کی غور و خیز سے تاریخ مصر کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا جس کی باجگ راجع ان طولن آج بھی موجود ہے۔ افریقی قلمی تالیف اعاصد کے بعد (555ء - 567ھ) میں صلیبی چنگیز مصر آئے تو سورج بند قہر کے برسر فسطاط کی حفاظت کا کوئی نظام نہ تھا۔ ان پر بیسیاں کے کھڑے قبیلے کے قبائل نظر در ہمارے 19 صفر 564ھ / 22 نومبر 1168ء کو سے ترقی پزیر کر کے کاظم رہا۔ 25 ہزار سے زائد فسطاط (آٹھ کھرواروشن ہارولم اور دیگر) کے طرف مارے شہر میں جگہ جگہ بکھرا ہے جسے اور آگ 46 دن بجلی رہی۔ اس کے بعد قہر (تیسرہ شدہ 358ھ / 969ء) تیار ت کا مرکز بن گیا۔ نیچے فسطاط کو اب مصر اچھہ یا قدیم قہر کو کہا جانے لگا۔ چنانچہ اٹھارویں صدی عیسوی کے ابھر میں عملہ آدر شہر بنیں لے اسے Le Vieux kaire (پچان قہر) کا نام دیا۔

(کرو واکرو، معارف اسلام: 15-16/180-185)

۲ طلح امیراموشین: پانچ فسطاط کے شمال میں دریائے نیل سے تعلق اور نوحہ میں افسس (Heliopolis) میں سے ترقی پزیر کی اور شرقی (میان کبوتر کے آخر کار بعد مذہب نوبس (دوبن) کے ترقیب سمندر (طلح قلم) میں جا کر تھی۔ یہ قہر کا دوسری سے انتہائی تھی۔ اسے مرمین عاص بنطارنے صلیب کراپا کر اس کے ذریعے سے فسطاط اور قہر کے درمیان مقامات قدر سرگواہ کی کہ رسم بنیادی بنائے۔ اب اسے ”طلح امیراموشین“ کا نام ملا، یہ قلمی تالیف الحاکم کے بعد میں پہنچا لیا کی کہلائی۔ بعد میں اس کے کتبہ شخصوں کے الگ الگ نام ہو گئے۔ آخری صدیوں میں سمندر تک جانے کے بجائے یہ قہر کے شمال میں برکت تالیف پانچم ہو جاتی تھی۔ اس کی گورنگو اب تک قابل مشاہدہ ہے۔ (دروادہ، معارف اسلام عثمان: 16-17/188)

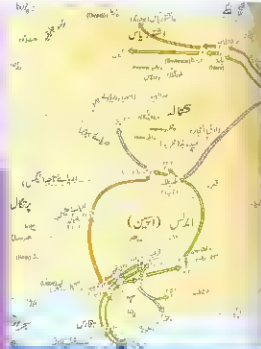
حصہ سوم

■ باب اول : فتوحات املاسیکا دوسرا مرحلہ (اسوی دمیای)

■ باب دوم : اندلس (اسپین) کی فتح

■ باب سوم : فتح سندھ

■ باب چہارم : بحیرہ روم کی فتوحات



فتوحات اسلامیہ کا دوسرا مرحلہ (اموی دور)

7

برقہ (لیبیا) اور مغرب کی فتوحات کا چارٹ

مسلمانوں کی برقہ اور مغرب کی طرف پیش قدمی کے دوران میں اہل افریقہ مغربی قیادت میں جان کے زچہ قربانی دے کر زیادہ پتیلیں لڑی گئیں جن کا یہاں ہم مختصر ذکر کیے دیتے ہیں:

نمبر شمار	خلیفہ	دائی مصر	جنگ	سہ سالار
1	عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	عمر بن عباس رضی اللہ عنہ	① برقہ و طرابلس 23ھ، 644ھ، ② زویلہ 23ھ ③ عمرو بن عباس رضی اللہ عنہ ④ مغیرہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	⑤ ہریر بن اوطا رضی اللہ عنہ
2	عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	عبداللہ بن سعد بن ابی	① صیحه 27ھ، 648ھ، ② سبطہ 29ھ، 650ھ	③ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ ④ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ
3	سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	① معاویہ بن خدیج	① زمرہ و جزیرتہ 47ھ، 668ھ	① معاویہ بن خدیج
4	یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ	② سلسلہ بن قنقلہ	① افریقیہ 49ھ، 668ھ	② قتیبہ بن لیث رضی اللہ عنہ ③ ابراہیم بن ہارثہ
5	عبداللہ بن مروان	مسلم بن قنقلہ	① طبرستہ آگے سراسرائی 62ھ، 682ھ	④ قتیبہ بن لیث رضی اللہ عنہ
6	عبداللہ بن مروان	عبداللہ بن مروان	① جنزہ 69ھ، 688ھ	⑤ زبیر بن قیس رضی اللہ عنہ
7	عبداللہ بن مروان	عبداللہ بن مروان	① مثنان بن یزید بن مروان سے پہلے کٹاؤں پھر مثنان 70ھ، 689ھ	⑥ مثنان بن یزید بن مروان
8	ولید بن عبدالملک	عبداللہ بن مروان	① برقہ 78ھ، 697ھ	⑦ مثنان بن یزید بن مروان

فتح طرابلس

ماہِ شوال 2۹/ ۵2۹ء میں اسکندر یہ فتح ہوا جبکہ برہۂ 1 رومی عہد سے اسکندریہ کے ماتحت تھا، چنانچہ حضرت عمرو بن عاصؓ نے 19 شعبان 23/ ۵44ء کو برہہ کی طرف پیش قدمی کی۔ رومیوں نے اس کا نام چٹاپولس رکھا ہوا تھا جس کے معنی ان کی زبان میں ”چٹا شہر“ ہیں اور وہ دریچہ لیل تھے، طیشیر (طکرہ)، بہرین (قرنہ)، بریق (دن غازی)، بولونیا (سوسر) اور بارش (مرج)۔

طرابلس پہنچنے سے پہلے بحریریزلانے برہہ سے عقربین نامی علاقہ کا ایک لشکر دے کر صوبہ قرآن^۲ میں ڈوبلہ^۳ کی طرف بھیجا۔ عقربہ نے ڈوبلہ فتح

قرآن (لیویا) میں پشہ اسمالما^۴

دن قادی کا پبہ شہر (لیویا)

۱ برہہ۔ عرب مصطفیٰ نبیام لیبیا کے ایک شہر (موجودہ الریح) اور اس کے گرد و پیش کے علاقے، یعنی برہہ جاکہ (Cyrenaica) کے لیے استعمال کرتے تھے جو ایک جزیرہ نما ہے اور مشرقی بحیرہ روم میں لگا ہوا ہے اور پہلے کرش لکیر (Syria) کے درمیان واقع ہے۔ اس کے جنوب میں مشرقی لیبیا کا دریچہ وحریریں سہرا ہے، اس جزیرہ نما میں شمال اقصیٰ (سیزیریا) ہے جس کی بلند ترین پہاڑی سرحد (Cyrene) کرکا قرقو (یا) کے خطہ رہوں کے جنوب میں واقع ہے اور 888 میل اونچی ہے۔ الریح کے سامنے بنی قادی کا ساحلی میدان ہے۔ پہاڑی درہ میں یہاں چٹاپولس، یعنی پانچ بستیوں (عربی میں اعلاش) کہلاتی تھی جس میں سرحد اپولونیا (مصر کی سوسر)، برک بارہق (الریح)، یوسیرپولس (زریکہ، یعنی غازی) اور توجہ (توکرہ) اسی زمانے میں شاہنشاہوں سے متسوب Ptolemas (ظہیرہ) اور Domis (دریش) وجود میں آئے۔ 1811ء میں یہاں اطالوی حملہ آور ہوئے تاہم وہ مکمل 1931ء میں برہہ پر قبضہ کر سکے۔ اطالوی وزیر 1942ء تک برہہ (برہہ جاکہ) پر قابض رہے۔ (اردو دائرہ معارفہ اسلام: 4/ 425)

۲ قرآن: لیبیا کا یہ صوبہ طرابلس کے جنوب میں صحرا سے اقصیٰ کی سطح مرتفع کا ایک حصہ ہے۔ یہ شمال میں جبل افسودا، جزال الخرقہ اور مروج الاسود اور جنوب مغرب میں طاروق (الواہز) کی سطح مرتفع تاہلی کے مشرقی بازو سے گھرا ہوا ہے۔ اس کا 90 فیصد رقبہ لٹی وین صحرا ہے۔ نہاس، نرزل اور سہا اس کے مشہور قبچے ہیں۔ قرآن کا رقبہ ایک لاکھ 86 ہزار مربع میل ہے۔ (اردو دائرہ معارفہ اسلام: 353/ 15 - السنحد فی الاقلام)

۳ ڈوبلہ: یہ جنوبی لیبیا کے صحرائی راستوں کا عظیم ہے، علاقہ شہیا میں واقع ہے۔ ڈوبلہ (بھال اور سی ڈوبلہ) قرآن کے دارالحکومت، آذان (دھان) سے اس دین کی مسافت پر باوا اسودان کی سرحد پر واقع تھا۔ یہاں کے رہنے والے اپنی مسلمان تھے۔ یہاں گرامان، کوٹے اور بھرے سے جڑا آئے۔ چہرا اور طام ڈوبلہ سے دسار کو کہتے جاتے تھے۔ لوٹس میں واقع ڈوبلہ البہرہ یا ”ڈوبلہ“ عہدہ قائد البہدی (موتی 322ھ) نے تعمیر کرایا تھا اور یہ اس کے دارالحکومت عہدہ (لوٹس) کے خاندان میں تھا۔ (اردو دائرہ معارفہ اسلام: 10/ 316)



تونس، الجزائر اور مراکش کی فتح

امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہمہ خلافت میں شہر کی طرف اسلامی فتوحات کا دوسرا دور 647ء تا 671ء شروع ہوا تاہم مصر کو مغرب کی طرف سے رومیوں کی سب سے زیادہ خطرہ رکھتا ہوا تھا۔ پانچویں بارہ اسلامی فتوحات میں سعد بن ابی السرح رومیوں کی قیادت میں فتح کے شہر سے لبرانیات میں پہنچا جس کا اس مقام کے قریب تھا جہاں ابیہ میں قیروا کا قلعہ تھا۔ وہاں کے رومی حاکم خنجرہ سے صلح کے لیے 25 ہجری کو چٹائی پر بیٹھیں کی یہی روایت ہے کہ سعد بن ابیہ رضی اللہ عنہ نے بیٹھیں قبول کر لی اور لوٹ آئے۔

بعد میں جبر سے منہ پھرنے کی عہد شکنی سے بدھ مت (649/650) میں پلٹ کر گئے اور سولہ مہینے کا مقام حاصل کیا۔ تیس سال بعد، جب جرجیہ کا راجہ مارا گیا، اس کی جگہ پر گورنر لگائی۔ مسلمانوں نے اہل علاقہ کی جانب سے تانان کی اہل نقلی قبول کر کے اہل حرام کے ہاتھ میں چھوڑ کر واپس آ گئے۔ مسلمانوں کا یوں جبر قبول کرنا اور اہل شرع اہل ایمان و اہل اسلام کا وضع شدت ہے کہ جہاں سے ان کا مقصد شخص اپنی سلطنت اور رحمت، یا فحش تھا بلکہ وہ بدعت اسلامیہ راہوں میں پیش آ رہے خطرات دور کرنا چاہتے تھے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں بربروں نے دوسری بار عہد شکنی کی تو انہوں نے 45ھ/665ء میں معاویہ بن حذافہ سکونی کو

1 مسیح: شمالی افریقہ اور صحرائے اعظم میں کھاری پانی کی چھوٹی جھیلیں منجھ کھاتی ہیں جن سے منجھ حاصل ہوتا ہے۔ مسیحہ سیدھی الہاتی قیروان (تونس) کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ (المجددی الاعلام، لکھ 6) تونس کا روروم عوام توش لکھا جاتا ہے۔

2 **فیثولہ بن فیثولہ**: افریقیہ کا مشہور فیثولہ دور نکران کے تہذیب دور کے دارالمرکومت تھا (مصدق البلدان: 187/3)۔ فیثولہ بن فیثولہ "قدیم کونسل کا ایک شہر ہے جو قبراق میں 81 میل اور جنوب مغرب میں ہے۔ ہڈائی کے بتوں کے تہذیب (Gregorios) سے جنگ میں شہر کو تباہ کر دیا اور اس سے ایک میل پہلے جوڑے کے قلعہ مستطیلہ سے (بی) کی طرف اٹھانے لیا تھا۔ یہاں سے کچھ دور موصلانہ میں واقع شہر کے پہاڑوں کی جگہ پر القاب کے نام کے طریق کے تہذیب سے دارالمرکومت کے طور پر غازیہ کے سہیلے مستطیلہ میں کیا گیا (دار اور مدارف اساطیر: 63/2)۔ (الفتح: 12)۔ یہاں اس دور کی (Satulata) کے (مصدق البلدان: 187/3)۔ (مصدق البلدان: 187/3)۔

[illegible]

لشکر کی قیادت میں آئیں پہنچے جو امیر معاویہؓ نے روانہ کیا تھا۔ راستے میں نو مسلم بربر بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ عقبہ بن نضیر سر پہنچ کر 400 کلو سواروں کے ہمراہ نکلے اور اعلیٰ دوران کو شکست دے کر دوسری بار اناطولیہ پر چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ پھر انھوں نے جرمنی کے جنوب کو یٹاوا کی اور زلیٹسک کا واز کا علاقہ فتح کر لیا۔ اس کے بعد اپنی فرودگاہ (مستقر) سفید اس (موجودہ ندراس) کوٹ آئے۔



قرطاج (کارٹیج) کے کھنڈر



رومی کاہنہ (پورس)



میرپور ساہیوال (پورس)

عقیدہ بن کا فوج ٹائٹلو کی شہادت

اب عقیدہ ٹائٹلو نے ماسیل سے ذورجیل ٹوسرہ کے جنوب کی طرف سے لکھنؤ کی کمی۔ وہ قرہ دان کے ختام تک پہنچ گئے اور انھوں نے وہاں اس شرکی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد عقیدہ بن نافع ٹائٹلو چند سال اس ولایت (صوبے) سے دور رہے (جبکہ وہ اٹلیا جزیرہ ان کے چالیسین بیٹے۔) پھر 62ھ 681ء میں یزید بن معاویہ نے دوبارہ انھیں ولایت (افریقہ) پر مامور کیا۔ عقیدہ ٹائٹلو نے واپس آ کر المغرب کے 3 کے جہاد کا آغاز کیا حتیٰ کہ وہ البحر المحیط (بحر اوقیانوس) کے ساحل پر پہنچ گئے۔ 7 مئی مراکش سے فارغ ہو کر عقیدہ ٹائٹلو نے قرہ دان کی جانب واپسی کا ارادہ کیا۔ انھوں نے زیادہ تر فوج آگے روانہ کی اور 300 مجاہدین کے ساتھ ان کے پیچھے آئے۔ راستے میں بڑیوں اور روہیوں کی ایک جمیت نے انھیں گھیر لیا۔



مسجد حسن ثانی (دارالجماعہ)

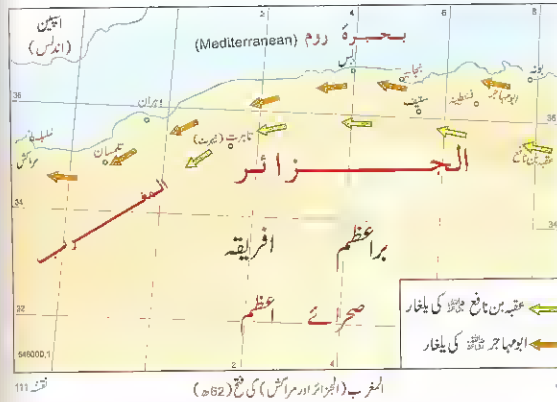
مراکش (Morocco): ثانی فریقہ کا ملک مراکش (المملکۃ المغربیہ بالمغرب) کثیرہ رہا۔ آج کل تھل طارنی اور بحر اوقیانوس کے ساحلوں پر افریقہ کے مغرب میں اور موریتانیہ کے شمال میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ 7 لاکھ 70 ہزار 850 مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً پانچ کروڑ ہے۔ موجودہ دارالحکومت ریباط ہے اور قاسم و دارالجماعہ (کاسابانکا)، مکناس، مہاجرہ و جدو اور تھوانا اہم شہر ہیں۔ اس میں کوہستان اٹلس کے نیچے وسط اٹلس، اٹلس المتوسط اور اٹلس ایشیائی (تاجو) پہلے ہوئے ہیں۔ شمال میں جبل ریابط اور مغرب میں ماسیل اور اوقیانوس کا مینہ ان اور جنوب میں صحرا (صحرائہ صحرائہ) واقع ہے۔ آج بھی مدنی عیسوی سے اس پر اور کئی مراہطوں،

1 المغرب: یہ نام عرب مصنفین (فریقہ) کے اس علاقے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ شہرستان یا فریقہ کو چمک (Africa Minor) کہتے ہیں۔ ارض میں طرف اٹلس (لیبیا)، اٹلس، الجزائر اور مراکش شامل ہیں۔ بعض اہل مشرق، ہسپانیہ (انڈس) کو بھی المغرب میں شامل کرتے ہیں۔ بعض مصنفین (دن وول) و نجد و سائرہ بربر (شرقی لیبیا) کو بھی المغرب میں شمار کیا ہے، تاہم اہل فطرت کہنا ہے کہ المغرب کے آگے سمرادر بربر کو اپنے ملک کا حصہ نہیں کرنے۔ المغرب کو عرب زمین صمد میں تقسیم کیا گیا ہے۔ افریقہ (شرقی لیبیا و تونس)، المغرب الادیمہ (الجزائر) اور المغرب الاقصی (مراکش)، (آزور وائرہ معارف اسلامیہ: 390/21)۔ ان تینوں المغرب بحر اوقیانوس کی لگا لگا ہے۔ مراکش، الجزائر، تونس، لیبیا اور مصر بتانا پر مشتمل ہے، چنانچہ 1989ء میں ان تینوں پر مشترک اتحاد المغرب العربی کا قیام عمل میں آیا، تاہم عمومی طور پر اب المغرب سے مراد ملک مراکش ہے۔ (المندھج فی الاعلام، ص: 538، مفتی قریل: 17)

2 62ھ میں عقیدہ بن نافع ٹائٹلو جہاد کے لیے مغرب کو روانہ ہوئے۔ انھوں نے اپنا نہ داربر اور فیلچ (خیمہ) کے مقامات پر رہائش کو کھستہ دی اور تمام مراکشی کو بل کر کے بربر کے جزیرات (اطلانک) (اردن) کے ساحل تک پہنچ گئے۔ ماسیل پر عقیدہ ٹائٹلو نے اپنا گھوڑا سمندر میں اٹل کر کہا "اٹلیا" ہے سمندر اگر میرے راستے میں حائل نہ ہو جاتا تو جہاں تک زمین تھی، میں جہی راہ میں جہاد کرتا چلا جاتا۔" (تاریخ اسلام، اکبر شاہ عثمانیہ، ج 1: 662، 661) "شکوہ" کے ایک قصہ کے دوسرے مصرع میں دعا اقبال حضرت نے اسی دینے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

وہشت و رشتہ ہیں رہا بھی نہ چھوڑے ہم نے
مگر خطرات میں دوڑا دیے چھوڑے ہم نے
مگر خطرات (چھوڑے تینوں) کے ساحل پر جہاں عقیدہ ٹائٹلو نے گھوڑا سمندر میں ڈالا تھا، وہ مقام ان دنوں شرف الحظ کا ہے۔ (سزائے محمود لکالی)

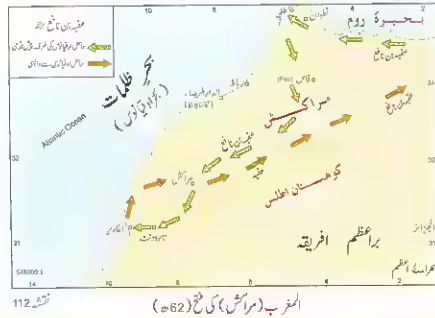
مشرقی اُردن کے تمام مقامی اُڑتے ہوئے شہید ہو گئے، مگر بربروں نے ایک بہت بڑی فوج اکٹھی کر لی تو مسلمان طرابلس کی طرف پسپا ہو گئے۔ بربر سردار کسلہ ۱ محرم 684ھ ۱ ستمبر 683ء میں قیروان پر قابض ہو گیا۔ پانچ سال اس علاقے پر اس کا تسلط رہا۔ 688/۱۰69ء میں طیفہ عبدالملک بن مروان نے برقت سے ڈیہریہ میں کسلہ کو شکست دینی کا حکم دیا۔ ڈیہریہ کی چٹان قدیم کی قبرستان ہے کسلہ قیروان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ ڈیہریہ اس کا تعاقب کر کے کس کے مقام پر بربروں کو شکست کا شوقی۔ کسلہ اور اس کی بیٹی فوج ماری گئی۔ وہاں ہی ڈیہریہ کو رمیوں کے شعلے کا سامنا کرنا پڑا جو اچانک حلقہ کی طرف سے برقت پر چڑھ آئے تھے۔ ڈیہریہ میں طلائعیناں درندگی جنگ میں کفار سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (690/۱۰71ء)



۶ عالمی اطراف ابراہیمہ جڑ چارے اپنے چائیں منہ بن تافع الجلائد کو منہ بن تافع الجلائد کی بیٹی کو بربری تو مسلم کسلہ سے ہو چکا رہتا۔ کسلہ کو ابراہیمہ جڑ چارے نے مسلمان کیا تھا اور وہ اس کے مزار سے واقف تھے۔ لیکن منہ بن تافع الجلائد نے ان کی اس بات پر زور دیا کہ وہی اور کسلہ کو بدستور اپنی فوج کے ایک چھوٹے دھننے پر فائدہ دیتے ہوئے مغرب (مراکش) کی طرف سے واپس پر حسب منہ بن تافع الجلائد چھوٹے سے لشکر کے ہمراہ جوتو کے مقام پر پہنچے تو وہی اور بربری منہ بن تافع الجلائد پر اثر آئے۔ کسلہ بھی موقع پا کر ان سے چھوٹا اور ایک مسلم لشکر چھوٹا جس نے چاروں طرف سے مسلمانوں کی گھل میں جھیت کو گھیر لیا۔ مشر اور ان کے ساتھی چارہ بن داد شجاعت دیتے ہوئے ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔ (تاریخ اسلام ۱۲۱۰ کیرتوہ منہ بن تافع الجلائد کی یافار 682/691ء)

قرطاج کی بنیاد اور مراکش کی از سر نو فتح

77ھ/696ء میں حسان بن نمیر نے 40 ہزار کے لشکر کے ساتھ قرطاج کا رخ کیا اور مراکش کو شکست دے کر قرطاج پر قبضہ کر لیا (78ھ/697ء)۔ مگر بربروں نے کاہن کی قیادت میں وادی سکناہ کی جنگ میں حسان کو شکست دی اور انہیں قابض¹ تک لے آئے۔ اسی ناکامی میں رومی پھر قرطاج پر آن قابض ہوئے لیکن حسان بن نمیر کو 40 ہزار کی کمک ملی گئی تو وہ 84ھ/703ء میں لوٹ کر قرطاج ورجوئے اور انجم کے مقام پر کاہن کو شکست دتی۔ کاہن ماری کی اور حسان نے وہ بارہ قرطاج فتح کر لیا۔ اس کے بعد وہ وقلی لوٹ آئے۔ ان کی جگہ 88ھ/706ء میں سبکی بن نصیر² کو افریقیہ و مغرب کا گورنر مقرر کیا گیا تو انھوں نے توحات کا دائرہ مراکش (المغرب) اور ایٹلس تک پھیلایا دیا۔



1. قابض: فتح کا اس پر واضح نوٹ ہے۔ یہاں یہ عمومی تاخیر ہر صدی ق م سے قبل تک پھیلنے سے جانتے ہیں۔ (المستجد فی الاصل)
2. ماری: بنی نصر بن عبد الرحمن بن جعفر بن عبد الملک کے بنی نصر بن سلاویوں میں سے ایک تھا۔ وہ 840ھ/1440ء میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ نصیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فریق میں افریقیہ میں ماری کے معاویہ کی طرف سے قریش پر چڑھائی کی اور وہاں ان کے عیب کے طور پر کام کیا۔ ماریہ کی جنگ میں شرکت کے بعد ماریہ عراق میں خلیفہ عبد الملک کے بھائی بشر بن مروان کا وزیر اور نصیر رہا۔ 78ھ میں است وائی افریقیہ بنا دیا گیا۔ ماریہ نے زیر قبضہ ہمارا و زانیہ کنام اور معاویہ پر قابض کیا۔ اس کے بیٹے معاویہ نے خود اشراف میں سلطان (مژرہ) کا ایک شرف کا اور جزیرہ ماریہ (اٹلی) پر حملہ کر کے اس کے بعض شہروں کو فتح کیا۔ معاویہ بن ماریہ کو (سپاہی جزائر) سیرت (Majorca) اور مروت (Minorca) کا فوج بھیجا گیا تھا۔ معاویہ بن عبد الملک نے 88ھ یا 89ھ میں ماریہ کو وائی نصیر عبد الملک بن مروان کی ہاتھی سے آڑا کر کے افریقیہ و مغرب کا سلطان اور زاناؤں کے بعض ماریہ کا ارادہ تھا کہ وہ یہ کو فتح کرے۔ ہونے پر است وقلیہ شام پہنچے مگر قرطاج و لید کو فتح نہیں ہوئی اور اس نے محمد بنج کر ماریہ کو وائی آئے کا حکم دے دیا (ارو و دائرہ معارف اسلام) : 803/21-806۔ جب ماریہ افریقیہ ہوا (82ھ) تو وہاں ایک خانہ 40 لڑکے پائے گئے جو انجیل کی نصیم ہارے تھے۔ ان میں سے ایک لڑکے کا نام نصیر عبد الملک نصیر کے بیٹے ماریہ بن نصیر نے انور ہمارا زانا بن کر شہرت پائی (تاریخ الطبری: 577/2)

انڈلس (اسپین) کی فتح

1

فتح انڈلس کا پس منظر



مہاجر عربیہ کا ایک منظر

جب المغرب (شمالی افریقہ) کی فتح مکمل ہوئی، اس وقت انڈلس (اسپین) کی کاتھ سلطنت داخلی تنازعات اور انتشار کا شکار تھی۔ کچھ عرصہ پہلے راڈریگ (Radrigo) نے سائبیٹا (Sabiya) اور (Achia) سے تخت بھین لیا تھا، چنانچہ وہاں اور اس کے حدودوں کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ گیا تھا کہ وہ اپنی حکومت و انذار واپس لینے کے لیے مسلمانوں سے مدد طلب کریں۔ اس سلسلے میں جس شخص نے مسلمانوں سے گفت و شنید کی، وہ کاتھ حکومت کی طرف سے حاکم سپہ² کاؤت جیٹین تھا۔ یہ امر طاری بن کر ان کے سمندر پار انڈلس میں اپنی فوج اتارنے کا سبب بنا۔ انڈلس میں پہلی فتح کے بعد مسلمانوں نے دیکھا کہ اگر انھوں نے باقی علاقے فتح کیے بغیر چھوڑ دیے تو وہاں ان کی کیناں جاسے گی اور اس سے انڈلس کے بہت قریب ہونے کے باعث بلا و غریب متاثر ہو سکتے تھے۔

فتح انڈلس میں کاؤت جیٹین کا کردار

اسپین میں رواج تھا کہ امر اور اعلیٰ مقامات پر ایسے بیڑوں اور رتیبوں کو دار الحکومت طلیطلہ (Toledo) کے شاہی محل میں بھیج دیتے تھے تاکہ وہ شاہی

1 اسپین، عربی لقب اسپانیا (Espana) اسپانیہ (اسپین) کو عام طور پر انڈلس کہتے تھے۔ یہ دراصل ہسپانیہ کے جنوبی حصے کا نام تھا جس پر کچھ عرصہ بعد شمالی قوم قابض رہی اور انھوں نے مغربی علاقے کا نام واندالیہ (Vandalicia) رکھ دیا۔ اسی کو عربوں نے انڈلس کہا شروع کر دیا۔ (المناویہ جلد 1 تاریخ عالم 17/1) انڈلس کی نسبت سے آج کل اسپین کے جنوبی حصے کا نام اندلس (Andalusia) ہے جس میں قرطبہ، اشبیلیہ اور گرنادہ کے تاریخی شہروں شامل ہیں۔ اس وقت انڈلس اور اسپین کی وجہ سے تسمیہ کے حوالے سے گفتگو ہیں۔ "سب سے پہلے جس قوم نے یہ سرزمین آباد کیا وہ "افریقا" کہلاتی تھی چنانچہ ان کے نام سے ملک موسوم ہوا، پھر یہ نام عربیہ ذکر کر "انڈلس" کہلا دیا۔ تصانیف اسے اسپانیا کے نام پر اختیار کیا (Espana) کہتے ہیں جسے یہاں ٹولی دئی گئی تھی۔ یہی کیا جاتا ہے کہ یہ ایک ہسپانیہ اسپانیا کی طوائف کے نام سے موسوم ہے۔ یہ بھی اس کے زمانے میں یہاں حکمران تھا اور یہی کہتے ہیں کہ اس کا نام انڈلس دینا پانچ دنوں کے نام پر رکھا گیا ہے۔ یہاں پہلا آباد کیا تھا۔ (تکمامل فی التاریخ: 20/4)

2 سبوت (Ceuta): یہ مراکش کے شمالی ساحل پر ایک ہسپانوی علاقہ ہے۔ اسپین نے اس پر 1980ء میں قبضہ کر لیا۔ سبوت ایک آزاد بندرگاہ اور فوجی پھاڑی پر مشتمل ہے جو آج کل اطراف کے دہانے پر واقع ہے (آکسفورڈ انگریزی دیکشنری)۔ پانچویں صدی ق م میں ایل قرطاج نے مراکش کے ساحلوں پر چار سات آباد کیا۔ ان میں سے ایک سبوت (Septem) کا سبوت بھی تھا۔ ہسپانویوں سے پہلے 1495ء میں پرگنہاں نے سبوت پر قبضہ کر لیا تھا (اردو دائرہ معارف اسلام)۔ 314-308/20ء۔ سبوت برقیہ سے مراکش کا حصہ ہے مگر اسپین مغربی طاقتوں کی بہت پانی کی جگہ پر اس پر قابض ہے۔

ردے دبا گیا۔ 1186ء میں الفانسو ہختم نے مسجد بنوینہ (Erm) قرار پایا۔ (دکنی پڑیا)

255

طارق بن زیاد کی یلغار

ابن سنیٰ بن نصیر نے 7 ہزار کا لشکر چاکر کیا جس میں اکثر بربر تھے۔ لشکر کی قیادت طارق بن زیاد کو تو نہیں کی جو رائج قول کے مطابق بربر تھا۔ بلکہ سمندر پار یہ حملہ 5 رجب 92ھ / 28 اپریل 711ء کو کیا گیا۔ اسلامی لشکر مغربی چبازوں میں سوار تھا جن میں چباز کاؤف جرین کے تھے۔ مسلمان ساحل اندلس پر پہنچا کا پٹی (Calpe) کے پاس 17 سے کم اس کا نام اس وقت سے ”جبل الطارق“ معروف ہے۔

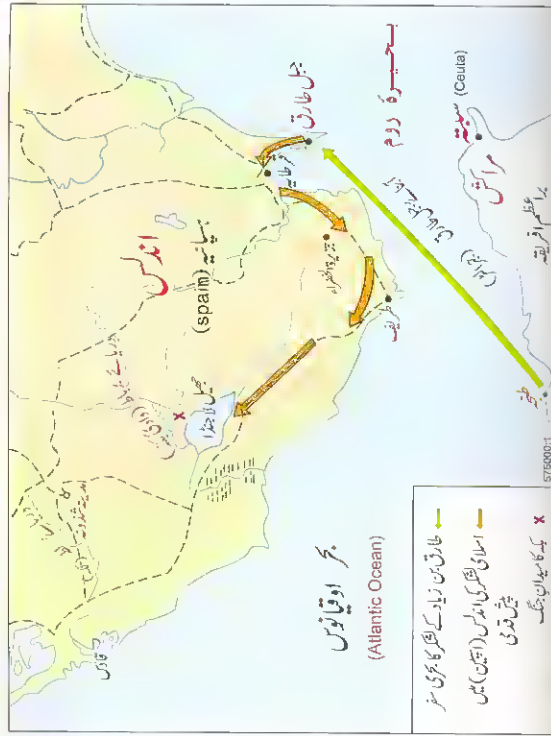
اس وقت راڈرک اپنی شمال میں پینلہ ڈے کلائے میں مصروف چہ پارتھا جہاں نوارے کے باشندوں نے وٹکنس (Vascons) کی قیادت میں بغاوت کر رکھی تھی۔ ابھر طارق فوری طور پر اسے لشکر کا ایک ایسے مقام پر لے گیا جس کے گرد ایک دیوار تھی جسے سردار عرب کا نام دیا گیا۔ آٹھویں صدی عجمی میں اسے ایلوٹھ نے اس دیوار کی باقیات کا مشاہدہ کیا۔ طارق نے وہاں سبت (مراکش) سے آئے والے چبازوں

جبل الطارق (جزیرہ)؛ انہیں اور المغرب (مراکش) کے باہر آئے جبل طارف سے جو عرب اور افریقہ کے باشندوں کا ایک دوسرے سے جدا کرتی ہے اور پھر روم کو فتح دینا تو اس سے ملتی ہے۔ اس آٹھویں کی چھوٹی 14 کلومیٹر اور لمبائی 60 کلومیٹر ہے۔ اس کا نام قلعہ اندلس طارق بن زیاد کے نام پر رکھا گیا۔ جزیرہ انہیں میں 20 ہزار جبل الطارق (جزیرہ) پر اس کا نام شہر قرار دیتے۔ (المستجد فی الاصلاح، ص: 198-197)

جبل الطارق پہنچ کر دوسرا نام دیتے آئے۔ یہ نام سلطنت مسیحیوں کے بانی مہملوکوں نے 565ء تا 709ء میں دیا تھا۔ 1308ء میں جبل الطارق شاہ بھنگلہ فریڈرک چہارم نے فتح کر لیا 1333ء تا 1338ء کے بعد اس پر مراکش کے خوسرین بادشاہ پھر پرتگال کا قسطنطین کر 1462ء میں اس پر پرتگیزی چہارم شاہ قسطنطین نے قبضہ کر لیا۔ 1704ء میں جبل الطارق برطانیہ کے ہاتھ آ گیا (دوسرا ذکر و معارف اسلامیہ 1027)۔ جبل الطارق (جزیرہ) پر برطانوی قبضہ اب تک برقرار ہے۔



جبل طارف (جزیرہ)؛ انہیں اور المغرب (مراکش) کے باہر آئے جبل طارف سے جو عرب اور افریقہ کے باشندوں کا ایک دوسرے سے جدا کرتی ہے اور پھر روم کو فتح دینا تو اس سے ملتی ہے۔ اس آٹھویں کی چھوٹی 14 کلومیٹر اور لمبائی 60 کلومیٹر ہے۔ اس کا نام قلعہ اندلس طارق بن زیاد کے نام پر رکھا گیا۔ جزیرہ انہیں میں 20 ہزار جبل الطارق (جزیرہ) پر اس کا نام شہر قرار دیتے۔ (المستجد فی الاصلاح، ص: 198-197)



وادی کی جنگ (92ھ) اور (مدینہ) شہزادہ

113

کے لیے ایک بزرگ، بھی غیر کرمانی تھی۔

اس طرح یہ مقام مسلمانوں کے لیے جتنی خطرناظر ہے، بہت موزوں تھا جو ایک طرف سمندر کے ذریعے سے ساحل افریقہ پر واقع ہے۔ تاہم اور دوسری طرف اسے پہاڑوں نے گھیر رکھا تھا، جنہیں عبور کرنا کا تھوڑا فوج کے لیے مشکل تھا۔ طارق نے عبدالملک بن ابی عامر کی قیادت میں ایک چھاپہ مار دستہ تھیل الطارق کے قوت میں پہنچ کر قرقطایہ (Cortaya) پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے مغرب کی طرف قبضہ قدمی کر کے اس علاقے پر تسلط بنالیا جو بعد میں جزیرہ الطوارہ^۱ کے نام سے مشہور ہوا۔ پھر ایک کا تھوڑا فوج کے ساتھ ان کی جھڑپ ہوئی، جس کا مارا بڑھو تھا۔ بالآخر مسلمانوں نے کشتی لشکر کا معلق کر دیا۔

راڈرک کوخبری ملی تو وہ لیٹ کر غلط (Toledo) آیا اور اس نے ادھر دوسرے زمینیں آکھیں کر کے بہت بڑا لشکر تیار کیا جس کی نفری 40 ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان تھی۔ اس لشکر ہزار کے ساتھ راڈرک قرطبہ کی طرف بڑھا۔ ادھر موسیٰ بن شیمیر نے قرطبہ بن مالک کی قیادت میں ۵ ہزار کی کمک بھیج دی جن میں اکثر شہسوار تھے۔ اس طرح مسلمانوں کی تعداد ۱2 ہزار ہو گئی۔ دوسرا لشکار راڈرک نے اپنے لشکر کے ہمراہ مدینہ شہد کا لڑنا کیا۔ ادھر سے طارق، طرف سے ہوتے ہوئے شہد (Siddonia) کی طرف بڑھا جی کہ قبیلہ جنڈا نظر آئے گی جو ایک کشادہ



مدینہ شہد میں سارا مارکا کر دیوئی گردا جرنیل ایک سپہ سالار،
میں سے پہلے یہاں ایک کا تھک تھوڑا۔



جزیرہ الطوارہ (Algiers) کی خوب رنگ بھادی

۱ جزیرہ الطوارہ: یہ زمینوں لیسیراں (Algiers) کہلاتے ہیں۔ اس کا عربی نام Helia Vanda (سبز جزیرہ) سے ماخوذ ہے۔ دوسری حد میں اسے الیہا پرم ہضم کہتے تھے۔ کشتی تھیل میں لیسیراں نام کے دو شہروں کا ذکر ہے، ایک تو جزیرے پر واقع تھا جو بعد میں دربان ہو گیا اور دوسرا اللہ دن ملک سمندر سے ۱۵ میل صحت کر تھا جس کی اہمیت اور نام بقرار رہا۔ جزیرہ الطوارہ ایک پہاڑی پر آباد ہے جو ساحل بحر تک پہنچی ہے۔ وہاں افسل (چھکا دریا) شہر کے درمیان سے بہتا ہے۔ اس کا نام سپاٹوی زبان میں پانی ہے۔ جزیرہ الطوارہ کے دو بے شرق میں ساحل سمندر پر صیدگاہی۔ اس کا نام صید ہزار ایت رکھا گیا تھا کیونکہ یہاں ناری بن زیاد کے درمکان عرب اور بربر قبائل اپنے اپنے بھندروں کے بیچ بیچ دیتے تھے۔ ناریوں نے 245ھ میں اسے غلام کیا تھا۔ 743ھ میں الفانسہ بڑا دوسم (شاہ ہشمار) نے میں لہ کی شہر لڑائی کے بعد اسے فتح کر لیا۔ 77۱/۱369 میں سلطان غرناطہ نے اسے دوبارہ قبضہ کر لیا مگر چند سال بعد جہانپوں نے اس پر قبضہ کر کے مسلمانوں کا علاقہ بنالیا آخر چندہم کر دیا۔ (دروازہ معارف اسلامیہ، 237: 239)

میدان میں گھری ہوئی ہے اور اس میدان کے پار کوہ رتین (Rein) واقع ہے۔ طارق جوش تندی کرتے ہوئے دریائے برباط (Barabate) کے کنارے پہنچ گیا۔ اس طرح مسلمانوں نے اس تمام ساحلی علاقے پر قبضہ کر لیا جو تقریباً 80 کلومیٹر کی لمبائی اور 15 کلومیٹر کی چوڑائی میں افریقی ساحل کے باطن میں پھیلا ہوا تھا۔



دریائے برباط (Guadalete) کی گلی کاؤں کے قریب

واؤٹی کپہ کا تاریخ ساز سفر کہ
دوئوں لشکروں میں اواخر 26 رمضان 92ھ / 19 جولائی 711ء کو
دریائے برباط (واؤٹی کپہ) ^۱ کے کنارے محسبان کا دن چڑا۔ یہ
جنگ تقریباً آٹھ دن جاری رہی۔ راؤرک کے جہت اور بصرہ کی
قیادت خلیفہ کے وہ بیٹے گروہ تھے۔ آخر کار، دوئوں جہت اور بصرہ
کے مرہو لپسا ہو گئے کیونکہ اس سے پہلے وہ طارق اور جولیوں کے
ساتھ خلیفہ معاویہ کے بیٹے تھے، جس کے مطابق خلیفہ کے بیٹوں کو
جہنم اور ان جنگ میں اپنے دوستوں کے مرہو لپسا ہو جانا تھا۔
اس معاہدے میں نصرانی کلب کے بعض مالدار بھی شامل تھے، چنانچہ
وہ بھی بھاگ نکلے۔ جب راؤرک پر یہ کشاف ہوا تو وہ بھی راہ فرار
اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اندازہ ہے کہ مسلمانوں نے آٹھ دنوں
میں سے تین دن مسلسل گوار چلائی۔ بعض روایات کے مطابق
راؤرک میدان جنگ میں مارا گیا۔ بعض نے ذکر کیا ہے کہ راؤرک بعد میں شمال میں لڑی جانے والی جنگ میں قتل ہوا جس میں وہ "سگیا دی
لوس کورنچوس" (Segouela de los Cornejos) کے مقام پر موتی بن قبر کے مطابق آیا تھا۔ واؤٹی برباط کی جنگ میں کئی چارلسٹی مارے
گئے جبکہ تین ہزار مسلمان شہید ہوئے۔

۱ عام نوٹس کی طرح غلط تصوف نے بھی میدان جنگ واؤٹی کپہ کے کنارے ہوا ہے جبکہ جنگ واسل واؤٹی کپہ کے کنارے ہوئی تھی۔ مثلاً "تلازمہ رسول صبر
گئے ہیں"۔ "سپاہ کے ہولی خربی گئے ہیں وہ در پچتے ہیں جن کے درمیان نامہ کامل ہے۔ ایک در بے لک (Guadalete) ہے۔ دوسرا در بے
جہا (Barabate) یا کپہ ہے جس کے راستے میں گیل لاہلا آتی ہے۔ اس در کے کنارے وہ جو شہر آباد ہیں۔ ایک برباط اور دوسرا کپہ ہے۔ سپاہی
Vejer کیسے ہیں، لہذا اس کے دو نام پانگے۔ اب ہر صرا پانگے کو قتل کیا گیا ہے کہ طارق اور راؤرک میں جس طرح جنگ لڑی ہو (گیل لاہلا) کے قریب۔ واؤٹی
برباط واؤٹی کپہ کے کنارے ہوئی تھی۔ کافوں کو عرب قوا کیسے تھے اور راؤرک کو زریق باؤر تھ" (اس کا پیچیدہ تاریخی عالم، 1911ء)۔ ماہنامہ سولہ اعلام رسول صبر کہ
واسل مذکورہ گیل کا نام جندا (Janda) ہے۔ یہ واؤٹی زبان میں "لا" (La-Tha) یعنی طرف غریب ہے۔ اسی طرح عربی میں "واؤٹی" یا "واؤ" کے معنی Valley
(وادی) کے علاوہ "در" بھی ہیں۔

کامیاب میخاکوہ اور وہاں سے قمر بنہ (Carmona) پلٹ آئے۔ اس کے بعد انھوں نے ایشبیلہ (Sevilla) کا رخ کیا۔ اہل ایشبیلہ نے جیسے جی خواہاں ہو کر صلح کر لی۔ اور اس میں ان کا تھوڑا سا حصہ دے کر انھیں (Ecija) میں اکٹھے ہو سکے تھے۔ طارق نے آگے بڑھ کر اسبجہ فتح کر لیا۔ وہاں سے طارق نے کئی دسٹے مختلف سمتوں میں روانہ کیے:

۱۱۔ غلبنہ والدہ کے آزاد کردہ غلام مغیث رومی کو سہ ماہی مرداروں کے ساتھ قریب کی طرف بھیجا گیا۔ مغیث نے تین ماہ کے محاصرے کے بعد شہر فتح کر لیا۔ ۱۲۔ جلبن کے ایک سالار کو القاد (Mataga) بھیجا گیا جسے اس نے فتح کر لیا۔ ۱۳۔ ایک اور دستہ الجیرہ (Elvira)

[illegible]

جہانگیر (اشیہ)

دنیا کا بلند ترین منار تھا۔ شاد فرغانہ موسم نے فتح اسٹیج سے پہلے ۱۶ جنار کے خوف کا حکم دیا تھا، چنانچہ مسجد گر جاتی تھی گھر یہ بے شمار محفوظ رہا۔ (دیکھی پڑھا)

۱۔ ایبر (Eivora): اس نام کا ترجمہ آجائبر (جائبر) سے ہوا ہے۔ اس کا (موجودہ) علاقہ میں شمال مغرب میں آباد ہے۔ جب یہ ایک
 صوبہ کا قیام ہوا تو اس علاقہ میں غربت کا کلام 400 سالہ دور کا مسلسل خرابی شروع ہوا۔ یہاں صوبائی سطح پر ایک دہائی کے باشندے تھے۔
 کو غریب دیکھ کر جو کہ جسے غربت پریشان کیا۔ وہ ایک ایبرہ (تقلیل) کے خلاف کے عمل مغرب میں - اس میں مدد کیا۔ اس کا نام صرف جیل ایبر
 (Sierra de Alvia) ہے۔ ایبر ایبرہ ایبرہ کے تعلق میں بنی ہے۔ (دور دور ماضی اسلام 793)

دوست کیا کیا اس نے سیم پر قبضہ کیا۔ (۴) عاقل نے اس فکر سے تھک کر خود کوئی اور نکتہ عاقل کی طرف پیش دہی کیا۔

عاقل اپنے سے بنیان (Jean) کی طرف بھاڑا اور وہی "کلیئر" کو منجبار (Menjbar) کے مقام پر ہو کر کے منزل میں راستے سے ہٹے۔

عاقل جلا جلا چاہتا اور شرفر اور گھوڑے اور مسلمان انگریز کی جراحت کے عاقل میں داخل ہو گئے۔ عاقل مفرور ہیں کے تعاقب میں نکلا۔ اس نے وہی

اُچارہ (۵) کو یاد کر کے المائدہ تک اس کا پتہ کیا اور عاقل نے آپ عاقل نے سر دیں وہیں گزر رہیں۔



فقد التفتت (ماتت)

القائد بنعلی الغارور (Gibrafar) کے بیان میں اس واقعے کی تیس سو چارک ہزار
شہر اور نندگا، ہے۔ اس شخص نے ہر دے سے ملے (عربی "ملکا") کو لے کر ہے جسے
ملکہ نے (دوسری لفظ) کہیں۔ "ملکا" (Malaga) کا مطلب ہے
جنگ کی قوم یعنی مغربیوں کے ہندوستان کے ہندو کی طرح اس شخص کو حکمران
ہر دے میں ہے۔ 445ء تا 506ء، میں خاں غارور نے ملک کی ابتدا اور جہنم کی صورت
میں اعلان و مہم جوئی اور غارتگری کا عمل ہر دے کی طرف سے کرنا اور انڈیا کے تحت
کا کہہ دے کے بعد 1487ء کی طرف سے سلطانوں کے بغاوت کی اندک باغی
قانونوں کو لے کر اور اس کی جگہ چاہے ہو سکتا تھا۔ ہر دے میں ہو سکتے ہیں۔ جبکہ جیسا کہ
اس شخص کو چھوڑ کر، اعلیٰ (Alcazar) کہا جاتا ہے۔ (اردو حوالہ: اعلیٰ حوالہ: 370)

[illegible]

آپ رہاں کبیر! میرے کھنارے کوئی
رکچہ رہا سے کسی اور زہانے کا خواب

[illegible]

مہدی بن نصیر کی لشکر کشی

انڈس پہ طاری کی یلغار کے 14 ماہ بعد رمضان 93ھ 1 جون 712ء میں مہدی بن نصیر 18 ہزار کا لشکر لے کر جبل طارق کے ساحل پر اتارے۔ ان کے لشکر میں زیادہ تر عرب تھے۔ جبل طارق سے انھوں نے جزیرہ شقراد کا رخ کیا، پھر انھوں نے ایشیلیہ اور وہاں سے مغربی انڈس کی طرف یلغار کرنے کا فیصلہ کیا۔ یوں ان کی لشکر کشی طاری کی لشکر کشی سے مختلف سمت میں ہوئی تھی۔

مہدی مغرب میں مار سہ شہزادہ¹ پہنچے، پھر انھوں نے قلعہ رکواقی فتح کیا جسے قلعہ وادی ایوڈیا قلعہ جاوکی کہا جاتا ہے۔ ہسپانوی زبان میں اس کا نام Alcata de Guadiara ہے۔ اس کے بعد انھوں نے قرمونہ (Carmona)، ایشیلیہ اور پھر ماروہ (Merida) پر لشکر کشی کی۔ یوں لقعہ (Alicante) اور ماروہ کے مابین شاہراہ² مہدی کے نام سے مشہور ہوئی۔

ماروہ میں جیسا ہیون کی ایک فوج بھی تھی۔ انھیں روایات کے مطابق اس کی قیادت داؤدک کرد باغداد موئی نے اسے محاصرے کے بعد اہل شمال 94ھ 1 جولائی 713ء میں فتح کرایا۔ انھوں نے ماروہ میں ایک ماہ آرام کیا۔

دریں اثناء ایشیلیہ میں ذمی عیسائیوں نے بغاوت کردی اور وہاں قیامناات مخالفین و ستم کے تقریباً 80 افراد شہید کر دیے۔ باقی اپنی جائیں چلا کر موئی کے پاس ماروہ پہنچے آئے۔ یہ مہدی کی فوجی چہریت کے لیے خطرے کی گھنٹی تھی، لہذا انھوں نے اپنے بیٹے عبدالعزیز کو ایشیلیہ بھیجا جس نے بغاوت کچل دی اور باغیوں کو جتلی کر دیا۔ اس دوران میں ملہ میں باغی کبھی اکٹھے ہو گئے۔ عبدالعزیز نے لشکر کشی کر کے انھیں بھی جتلی کر



قرمونہ شہر کا ایک منظر



ماروہ میں وادی گوادلیانا (Guadiana) پر دی گئی

۱ شہزادہ یا عہدینڈ شہزادہ: یہ پہاڑ کے قصبہ مغرب میں صوبہ مالیا ایک شہر ہے جو جزیرہ انڈس اور ایشیلیہ سے مغرباً بارونا کیل ہے۔ اسلامی دور میں یہاں کا نام صوبہ کا صوبہ مقام تھا۔ (دروہ داکوہ صراف اسلامیا: 20/20)

۲ شاہراہ (Merida): یہ نام اس کے لاطینی نام "اسمریتا" (Emrita) سے اخذ ہے۔ ماروہ جنوب مغربی اگنٹن میں صوبہ بادجوز (Badjoz) میں ہے۔ یہ دریا کے گاہا (وادئی آرت) کے دائیں کنارے واقع ہے۔ گوارونا کے نزدیک یا پینٹت Augustia Emenita کی قیادت 23 مئی 1228ء میں ڈالی گئی۔ ماروہ 1228ء میں شاہ لیون الفاسویم نے مسلمانوں سے فتح کیا۔ (دروہ داکوہ صراف اسلامیا: 32/18)



دیا۔ بچے کچھے جہانگیروں نے مار دے۔ تقریباً چھ سو کلومیٹر شمال میں ہیرادی فرانسیا کی گھاٹیوں میں پانچا دلی۔

مہلی نے طارق کے پاس کا صد بھیجا کہ وہ مار دے اور طلیطلہ کے بائیں اس کی فوج سے آٹے، چنانچہ دونوں کی ملاقات درپائے تاج۔ (Tagus) پر واقع ظہیر و (Telavera) کے مقام پر ہوئی۔ مہلی نے مقدمہ انجیل کی قیادت طارق کے چروکی اور پھر دونوں نے مار دے۔ شلفندہ (Salamanca) کی طرف ویش قدی کی۔ وہ ایک مہلی کے پاس سے گزرے جوادی مہلی (Valmuza) کے نام سے مشہور ہوئی، پھر وہ ہیرادی فرانسیا کی شمالی چوٹیوں کے پیچھے بیہ براندی کے سرچشموں کی وحلانوں کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتے گئے۔ مہلی کی اس چوٹی قدی کے دوران میں مہلی فوج ”سنگولادی اوس کو رنجیں“ کے سامنے اسلامی لشکر پر حملہ آور ہوئی جو کہ تیر تاس (Tamames) اور بار اوقس نامی مہلی کے قریب واقع تھا۔ یہ بیہ پانوی جیسا بنوں اور مسلمانوں کے بائیں دوسرا بڑا معرکہ تھا۔ اس غریز پر جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق راک اس جنگ میں مروان بن مہلی بن بکیر کے انھوں فنی ہوا۔

مروان کی آمد ہوئی اور مہلی بن نصیر طلیطلہ واپس آ گئے۔ اور جب موسم سرما کا اختتام کو پہنچا تو انھوں نے اپنے لشکر طارق کی قیادت میں فتح کیے اور مرقتط (Zaragoza) کی طرف ویش قدی کی جو درپائے ابرہ (Ebeio) کے کنارے واقع ہے۔ مرقتط والوں نے 712/713ء میں مہلی سے امان حاصل کر کے اطاعت کر لی، پھر مہلی نے شمال کی طرف یٹاخر کی اور دھق (Huesca)، لار دہ (Lariedo) اور مرکتط فتح کر لیے۔ اس کے بعد انھوں نے کربلا دینا (Catalonia) اور برشلونہ^۱ کی طرف جنگی جہمات بھیجیں بلکہ ان عساکر نے کمال (فرانس)^۲ میں داخل

۱ ظہیر و، ہیرادی ”تم“ کا اور مہلی لاریج“ ہے قصہ مہلی اور میں نصیر و بریج (Caesarobriga) کہتے تھے۔ یہ درپائے تاج کے کنارے طلیطلہ۔ سے کوئی ایک سو میل مغرب میں آیا ہے۔ عربی مہلی کے برج آج بھی میں موجود ہیں۔ اس کا دوسرا نام ”خا ورا لانا“ ہوا لانا لانا کے خوب میں 20 میل پر واقع ہے۔ اسے قدیم مہلی میں آگستور بکا (Augustobriga) کہتے تھے۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیا 527/12)

۲ برشلونہ (Barcelona): براکن کی بھڑگا، ہے جو ساحل بحیرہ مد پر واقع ہے۔ بارسلونا سو چکیا لونا کا دارالحکومت ہے۔ اس کی آبادی 40 لاکھ سے زیادہ ہے۔ یہ ملک کا سب سے بڑا شہر ہے۔ (المسند فی الاصلاح ص 120)۔ 230ء میں اہل برشلونہ نے وہاں کی اسلامی فوج فنی کر کے خوب مغرب کی جانب ویش قدی کی۔ سلطان عبدالرحمن بن علی کے یہ سال، عبدالرحمن نے 231ء میں پانچویں کو قرار دانی مرادی اور اقرار اطاعت۔ لے کر برہ راستہ اس کے دانی کے پیر و کر دانی۔ طلیطلہ فنی (350ء تا 366ء) کے عہد میں برشلونہ میں بکارت ہوئی وہاں کے حاکم بکلی بن محمد نے ان کی سرکوبی کی اور یہاں بنوں کا اقرار اطاعت پر مجبور ہوا، بڑا (جرج اسلام) (اکبر شاہ خاں جیب آبادی: 173/172)۔ برشلونہ (برشلونہ یا برجلونہ) عبدالرحمن بن مہلی نے 985ء تا 986ء میں فتح کیا۔ 985ء میں 801ء میں شارف فرانس شارلیمان (Charlemagne) کے بچے ہوئی نے اس پر قبضہ کر لیا۔ 985/986ء میں عادیب منصور نے اسے فتح کر لیا مگر 987ء میں بر پھر یہاں بنوں کے تسلط میں چلا گیا (اردو دائرہ معارف اسلامیا: 470/14)۔ اس کے بعد ریاست برشلونہ بکارت اسلامی تسلط سے آزاد رہی۔ 1092ء میں بارسلونا میں مانی دارلحکومت بن گیا۔

۳ گالی (Gaul): قدیم یورپ کا ایک علاقہ ہے جس میں جو پر فرانس، بلیجیم، ڈچ، مغربی نیڈرلینڈ، جنوب مغربی جرمنی، جرمنی اور غالی اہل شامل تھے۔ کوہستان ابیں کے خوب کا کال دینیوں نے 222 ق م میں فتح کیا اور ابیں کے کمال کال بلیٹس بیزر نے 51-98 ق م میں فتح کر لیا اور پھر گالی پانچ صدیوں تک یہاں رہی تاہم اس پر غالی کال کا دہلی صوبہ Gallia Narbonensis کلا تاج تھا (آکسفورڈ انکسٹرکشنل ڈکشنری)۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد فرانس بھی دہلی بکارت چارلس ڈی گال نے فرانس کو متحد کیا۔ ان دونوں دہلیں کلاست پائی برما اقتدار ہے۔

[illegible]

(اورنگ آباد، معارف اسلام: 828، 824/1D - وکی پیڈیا)

- [illegible]

فوج حاکم کرتا چلا گیا اس نے ابرہہ کے کنارے ٹھکنس کے لشکر کو شکست دی اور پھر برفیسکا (Briwesca)، اناہیہ، لین¹ اور اسرق تک فوج حاکم حاصل کرتا چلا گیا۔ ان سب پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد طارق نے صوبہ (Ejea) کے تیسرا مائین کو طاعت پر مجبور کر دیا۔
 مونی بن نصیر نے اپنے لشکر کے ہمراہ دریائے ابرہہ کے دائیں کنارے کے ساتھ ساتھ چش قدی کی۔ انھوں نے حصن ہارو (Villa Baruz) فتح کر لیا، پھر شمال میں استوریاس کا رخ کیا جولہ (Oviedo) کے قریب واقع تھا اور اس پر فتح کا پرچم اُڑا دیا۔ انھوں نے ادھر اُدھر کی جنگی مہمات راندی۔ اسلامی لشکر فوج حاکم حاصل کرے کے حتیٰ کہ وہ بحر اوقیانوس کے ساحل پر یاکوفیل پیلانی جا پہنچے۔ ادھر وہی لے چش قدی کر کے حبس و ن پر قبضہ کر لیا اور وہ بھی ساحل اوقیانوس تک فتح کے پھر سے لہرائے چلے گئے۔
 اندلس کی فوج حاکم سے تاریخ جو کر مونی نے شمال میں فرانس کے اندر داخل ہو کر ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ لشکر کشی کا ارادہ کیا تا کہ مغرب کی طرف سے خطیطہ پر یلغار کر کے اسے فتح کیا جائے۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک کو مونی کے اس ارادے کا پتہ چلا تو اس نے مسلمانوں کے نقصان کے پیش نظر پہلے ہی وہ قاصد بھیج کر مونی کو فوج حاکم مزید جاری رکھنے سے روک دیا اور تاکید کی کہ وہ دربار خلافت میں حاضر ہو۔ یوں مجبور ہو کر مونی نے ”جی مونی“ میں سے واپسی کی راہ لی۔ اور طارق بھی ان سے آگاہ جو شمال مغربی کو پستانی علاقے سے لوٹ رہا تھا، پھر وہیں خلیفہ اور قرطبہ سے ہوتے ہوئے ایشیلیہ پہنچے۔ مونی نے ایشیلیہ کو اندلس کا دارالحکومت قرار دیا۔ اس کے بعد وہ طارق کے ہمراہ آجائے جنہا الخلاق مہور کر کے افریقیہ چلے آئے اور پھر دمشق کی راہ لی۔

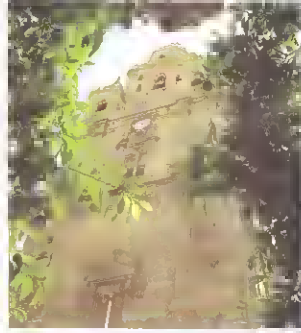


ایشیلیہ (القرطبہ) Alcazar de Sevilla / اہلاتا ہے (دراصل ایک) شاہی قصر کا شہرہ مند ہیں۔ اہل کی قصر ملی۔

۱ لینا: شمال مغربی اسپین کا شہر مانی میں رہا جسے لینا کا دارالحکومت تھا اور ان دنوں سویڈنی دارالحکومت ہے۔ مانی کی رہائش لیون کا محل کا سیلا لینا راجن میں شامل ہے۔ (آکسفورڈ انگریزی راجن ڈکشنری، ص 620)

مہدی بن نصیر اور طارق نے اندلس کے شمال مغربی گوشے پر قبضہ کر لیا تھا، سپانچہ، سپانچہ بیسانچین نے پیلایو (Pelayo) نامی شخص کو اپنا حاکم بنایا (108ھ/727ء) اور اس نے اونجا (Onga) کے پہاڑی علاقے پر تسلط بنا لیا۔ ان لوگوں نے "کوڈاڈنگا" (Cova donga) نامی گاروں (سپر و جانی) میں پناہ لی۔ مسلمانوں نے ان سے صرف نظر کیا، چنانچہ وہ اچھین میں مسلمانوں کے خلاف تحریک مزاحمت کے پیرو بن گئے۔ سپانچہ کو مسلمانوں سے واپس لینے کی اس تحریک نے بتدریج زور پکڑا، چنانچہ پہلے جبل میں بیسانچین نے لیون، واپس لیا، پھر قاعدہ کے علاقے میں کشاکش کی جنگی ریاست نے جمل لیا جس نے ہلا فرمز زمین اندلس سے اسلام اور مسلمانوں کو نکال دیا۔

طارق بن زیاد کے سرزمین اندلس پر ہاتھ لگانے سے لے کر مہدی کے ہر لوہا کی داغی تک تین برس گزرے۔ مہدی بن نصیر کے فرزند عبدالمعز نے مشرق کی طرف فتوحات جاری رکھیں اور اس کے ہاتھوں مرسیہ (Murcia) فتح ہو گیا۔



مرسیہ کا گرگیاں مارتا، 1350ء، جس ایک مسجد کی جگہ پر تعمیر ہوا

1. مرسیہ: یہ جنوب مشرقی اسپین میں رہا ہے سمیرا (سمیرا) کی بادشاہی میں واقع ہے۔ اس کے جنوب مشرق میں 40 میل دور سمیرا روم کے ساحل پر قرطاجہ (قرطاجہ) نامی بندرگاہ ہے۔ مہدی دور میں غریبہ سو پندرہ صدی مقام تھا۔ باہر ہوا زمین تالی کے بعد 825/210ء میں تعمیر ہوا سامی سلطنت کی شکست و ریخت پر مرسیہ ایک چھوٹی سی ریاست کا پایہ تخت بنا اور اس کے علاقہ (Slave) کے نیچے میں رہا، پھر کچھ عرصے بعد (Valencia) سے تعلق رہا۔ 484ء/1091ء میں مراٹھی چھوٹا مارائن عائشہ نے اسے قبضہ کر لیا۔ ان کے بعد مرسیہ پر مودون، ہسپانیائی تاراجین، عربی اور خلاصہ (خضر) قابض رہے حتیٰ کہ 640ء/1143ء میں یہ خضر انڈیل کے تسلط میں چلا گیا۔ (اردو مترجم: حادف اسلام، 452-449/20)



سندھ اور وسط ایشیا کی فتح



تختی (سندھ کا محلہ) کا تختی (کھجور کا)

سندھ کی ایک شاخ میران خانی پارک جہاں عبدالرحیم سندھ داہرین قلعے کے ساتھ خنزیر جنگ ہوئی۔ داہرین قلعے پر سوار خاندان گھمسان کا رہن پروا تو وہ عمارت سے اکثر پھیلے لکھانے کے ساتھ اس میں ایک چارہ لے اسے لے کر دیا اور اس کی فوج نے شکست کھائی۔ محمد بن قاسم نے سندھ کے دارالحکومت راوار¹ پر قبضہ کر لیا۔ پھر شہر لواتی کے بعد برہمن آدوچے جو گیا، وہاں دشمن کے چارہ راوار پارک ہوئے۔ اس کے بعد راوار، پھر راوار سندھ والوں نے صلح کر لی، پھر اسلامی لشکر سندھ کی طرف بڑھا تو اس کے باشندوں نے خراج کی ادائیگی کے علاوہ اس شرط پر صلح کر لی کہ ان کے اتوں سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ محمد بن قاسم نے ان کی یہ شرائط قبول کر لیں، پھر انھوں نے متحدہ پر لشکر کشی کی جو دریائے نیاس² کے پاس تھا۔ اس کے بعد درہائے نیاس پارک کے ملتان پر پلہ بول ملتان والوں نے شہر یہ عزت کی اور خنزیر جنگ کے بعد انھوں نے پتھریار ڈال دیے۔ مسلمانوں کو یہاں سے تیرہ ماہ حکومت حاصل ہو۔

خرج کی وفات کے بعد محمد بن قاسم ملتان سے راوار اور پھر پھر درہائے نیاس، پھر انھوں نے کیرت پر قبضہ کر لیا۔ اور جب سلیمان بن عبدالملک منصب خلافت پر فائز ہوا تو اس نے صالح بن عبدالرحمن کو عراق کی حکومت تفویض کی اور محمد بن قاسم کو معزول کر دیا۔ صالح کے قلم سے محمد بن قاسم کو گرفتار کر کے عراق لایا گیا جہاں صالح نے اسے واسطہ³ کے قہر خانے میں ڈال دیا اور قید کی میں انھیں اذیت دے دے کر چلا کر دیا گیا۔



- 1 اڑوہ: یہ سندھ کا قدیم شہر ہے۔ سندھ کا دارالحکومت راوار پارک (مراڑ) تھا۔ راوار ہجری 10 رمضان 93ھ / 712ء کی جنگ راوار میں لار گیا تھا جبکہ اس کا پایہ تخت راوار آفریں (85ھ / 714ء) سے پہلے ہی ہوا۔ سکندر اعظم نے اڑوہ کے راویہ "مسندہاؤں" کو قتل کر دیا۔ چوتھی صدی ہجری میں ماہجہ نے اسے مٹا دیا (832ء) جس کا ذکر کیا ہے۔ اسلامی دور میں یہاں سندھ نے اپنا رستہ بدل لیا جس سے ملتان کی دکن جاتی رہی۔ اس شہر کے آثار کو بھی تک خراب ہو چکی ہے۔
- 2 دریائے نیاس: اس سے مراد راوار دریائے نیاس ہے۔ راوار کے پاس کی ہوائی گڑھ "سکرہا" ہے جو پانچوہ کے پاس سے گزرتا ہے اور خراج راوار چال پر جو والا کے درمیان روڑے پنجاب میں جاگتا ہے۔ (کھانسان وائٹس، ص 34، 35)
- 3 واسطہ: یہ گڑھ اور قلعہ کے مابین راوار سے پچاس پچاس فرساج کے فاصلے پر ہے۔ اسے گورخرانی قلعہ بنی صفت نے 85-86ھ میں تیرہ سالہ محاصرہ میں لے کر سندھ کے بعد خراج کے لیے ایک دائمی واسطہ بنوایا تھا (معجم البلدان 384/5)۔ اس کا نام واسطہ (درمیان) خود خراج نے جوڑا کیا کیونکہ یہ گورخر اور بعد کے علاوہ راوار سے تقریباً 40 فرساج کے فاصلے پر تھا۔ بنی عباس میں واسطہ نام کے شہر سے زیادہ مشہور تھا۔ اسے کو واسطہ الخراج واسطہ الخلی واسطہ الخراج کہتے تھے۔ واسطہ الخراج روڑے کے طرف کی کنارے پر بنا دیا گیا تھا اس کے باطن میں مشرقی کنارے پر کھوکھرا شہر آباد تھا۔ بعد میں واسطہ اور کھوکھرا کھوکھرا شہر بن گئے۔ چودہویں صدی میں واسطہ کے زوال کی ابتدا ہوئی۔ اس کی وجہ بددلی شاخوں کے پانی کے بہاؤ کا تھیرا تھا۔ مغلوں نے واسطہ کے نصف اول کا ایک جنگ تھراؤ کر دیا تھا ہے کہ یہ واسطہ صحران میں واقع ہے اور وہاں کی تعمیر (میں) دجلہ کے کنارے کے زمیں کی گھٹیں بہت کم ہیں (مراڑ واکو مولف اسلام آباد 577/22)۔ واسطہ کے کھنڈروں کے شمال مشرق میں دجلہ کی اس شاخ کے مشرقی کنارے پر چوں جو کھوکھرا مارہ کے مقام سے تھی ہے۔ (لن لائنٹن، راوار پبل سپ)

کو اسلام قبول کرے اور اس شرط پر اجازت کرنے کی دعوت دینی کہ انھیں حکومت پر برقرار رکھا جائے گا اور ان کے حقوق و فرامین وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں، جب وہ لوگ مختلف جگہاں اسلام ہو گئے اور انھوں نے عربوں کے ساتھ نام رکھ لیے۔

برہمن آچار (منصور دہلی) برہمن آچار کا قدیم شہر دہلی سے مندرجہ کی مرکزی گزرگاہ "دہلیا کے ہلالی" کے مغرب میں گھوڑے ٹاٹیلے پر واقع تھا۔ دوسری صدی ہجری کے شروع میں درہائے سندھ کی گزرگاہ میں تبدیلی رہا ہوئی تو برہمن آچار پانی کی کمیابی سے اونٹن لگا چلائے ۱۱۱۵/۱۱۱۶ء میں برہمن آچار کے مغرب میں پانچ چھ میل کے فاصلے پر "ناشر" منصور دہلی کا قیام کیا تھا۔ منصور دہلی کے قلم بنی محاذ کشی کے نتیجے میں محمد بن عمرو بن محمد بن قاسم نے ہند کی فوجی مہمات سے واپس آ کر ہمایا قلعہ اس کے کنڈر و گھوڑہ شلحہ سامانہ سے تقریباً دو میل جنوب میں اور شہر اور سے سات میل جنوب مشرق میں ہیں۔ تیسری صدی ہجری کے آخر میں برہمن آچار دہلی میں ہو گیا تو عواماً منصور دہلی کا "برہمن آچار" کہا جانے لگا۔ شری گھوڑہ ہمایا (برہمن) کی نسبت سے پہلے برہمن آچار کو اور پھر منصور دہلی "ہمایا" یا "ناشر" کہتے ہیں۔ مورخ ۱۱۱۱ھ (۱۱۱۱ھ) (۱۱۱۱ھ) (۱۱۱۱ھ) کے بتوں "برہمن آچار" منصور دہلی سے دواغ (پانچ چھ میل) اور سے "دہلی" دہلی کے قریب مشرق میں ہوتا تھا۔ شری گھوڑہ (تعلقہ منصور دہلی) سے دو میل مغرب میں قدیم اور پانچ (ہلالی) کی گزرگاہ کے ٹانگہ آتے ہیں۔ اس گزرگاہ سے مغرب کی طرف کچھ گھبراہٹ کی جگہ پر ایک پہاڑ ہے۔ مندرجہ (کوہ پارستو) قلعہ حالت میں پاتی ہے۔ قلعہ نہیں تھا۔ برہمن آچار واقع تھا۔ پانچویں صدی ہجری میں منصور دہلی کا یہ قلعہ دہلی کی حیثیت قائم ہوئی، نیز ساتویں صدی ہجری میں دہلی کے قلعہ ہو گئے۔ منصور دہلی سے آچار ہو گیا۔

۱۲۹۰ء ۱۳۴۵ء کے عرصے میں غلیظ مرزاں تائی کے کمانڈر منصور دہلی کی نگرانی سے منصور دہلی (مندرجہ) میں اپنی فوجی حکومت قائم کر لی تھی کہ غلیظ منصور دہلی کے نامزد گورنر مونی بن کعب تھیں۔ آ کر اسے بیٹھ کر دیا۔ ۲۵۵/۱ ۲۵۶ء کے بعد مرزاں محمد امیر بن دہلی نے منصور دہلی اپنی خود مختار حکومت قائم کی جس میں مندرجہ کے علاوہ کچھ کا علاقہ بھی شامل تھا۔ پھر سلطان محمد تغلق نے صوبہ دہلی سے واپس (۱۰۲۲ء) پر جاری نامدان کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا۔ ہلال پانچویں صدی ہجری میں منصور دہلی کی مرکزی حیثیت ختم ہو گئی، نیز ساتویں صدی ہجری میں اور گورنر کے درباری کے قلعہ ہونے لگے تو منصور دہلی بکراج دہلی بن گیا۔ علائے منصور دہلی "قلعہ گاروی" کے نام تاجی اعلیٰ اس دہلی بنی تھی۔ محمد بن قاسم منصور دہلی کتاب الادب سے مصنف عبد الواسع قزازی اور ابو الہی بن حبیب قزازی لکھایاں ہیں۔ ابو الہی نے مندرجہ مصنف برہمن گھوڑہ کی کتاب "مکران مکران" (۱۱ رکن) اور برہمن صوبہ دہلی (مندرجہ) کا عربی میں ترجمہ کیا۔ (اردو رکن و معارف اسلامیہ: ۶۸۵/۲۱)

قطعیہ کی بحری مہم

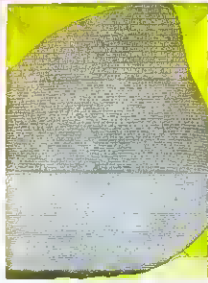
مسلمانوں کے شہام اور مصر پر قبضے اور مغرب کی طرف چارے سال افریقہ پر ان کی فتوحات کا دائرہ پھیلنے کے بعد پورا بحیرہ روم اب ان کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ بحیرہ روم کے پانڈوں پر پہلے رومیوں کی کئی امارت داری تھی مگر اب مسلمان بھی اس میں شریک اور غالب تھے اس بنا پر رومی عیسائی شام اور مصر کو مسلمانوں سے واپس لینے میں ناکام رہے تھے۔

شروع میں مسلمانوں کی جنگی حکمت عملی اس امر پر مرکوز تھی کہ بحیرہ روم کے ساحل کا دفاع کیا جائے اور وہاں قلعے قائم کیے جائیں جہاں قبائل بنی قنیقہ، روم، چنانچہ اس مقصد کے لیے اٹھارہ طرابلس، ٹیبلہ، جروت، صیدا، صور، عکا، بیتس¹، وصالط، ٹرٹس²، رشید³ اور اسکندریہ کے قلعے مربوط بنائے گئے۔ اب مسلمانوں نے بحیرہ روم کے طویل ساحل کے دفاع کے لیے بحری بیڑا تیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد انھوں نے رومیوں پر پٹنے بھی ملے کیے اور ان کے خلاف جو بھی جنگیں لڑیں ان میں بحری بیڑا استعمال کیا۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے جہاز رانی کے لیے اول یمن کی خدمات حاصل کیں۔ بحری جہازوں کی تیار کی کے لیے ایک کارخانہ اسکندریہ میں اور درمکام میں قائم کیا گیا۔

1۔ بیتس: یہ بحر مصر کا بحر (بحیرہ روم) سے ایک ایک پھل (بحیرہ بیتس) کے وسط میں ایک جزیرہ تھا جو بحر ادرمیا کے درمیان واقع ہے۔ اس کے قریب سے ہر سالے ٹیل کی شاخ "فرع تاسی" بنتی ہے جو مکمل بیتس (بحیرہ بحیرہ عرب) میں گرتی ہے۔ بیتس کی بنیاد بیتس بہت بڑا ٹوکہ بنے ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہی ٹوکہ اور ان ساحل بیتس سے گزرے تھے اور انھوں نے یہاں کے پاسین کر فرائی زنی کی دعا دی تھی۔ قبیلہ بیتس اور مکمل ٹوکہ کے جنوب میں تاشین (بحیرہ صدان، البحر) واقع ہے جو مصر کے چرواہے بادشاہوں کا پناہ گزشت تھا۔

(معجم البلدان: 61/2 اور دکنو معارف اسلام: 41/12) نیز دیکھیے نقشہ 92 کتاب 1/1
2۔ بڑس (Borollos): یہ ٹیل کے ڈیٹا کے شمال میں ایک ساحل نیز ایک پھل کا نام ہے۔ یہ ٹیل دریا کے ٹیل کی دو شاخوں رشید اور دیٹا کے درمیان واقع ہے اور اسے بحیرہ روم سے صرف درخت کے ٹیلوں کی ٹھک پٹی جدا کرتی ہے۔ اس کا نام پہلی Parellos کے عرب شکل ہے جس کے معنی ہیں "ساحلی علاقہ"۔ اب علاقہ بڑس موجودہ بحر میں شامل ہے۔ (آئرو وائر معارف اسلام: 440/4)

3۔ رشید (Rosetta): یہ دریا کے ٹیل کی شاخ رشید کے مغربی کنارے پر اباسے سے کوئی نہ سکل اوپر واقع ہے۔ بائیں میں رشید سے ڈیڑھ میل کے فاصلے پر سرائی کل کا قلعہ تھا۔ 307ء و 920ء میں مغربیوں (شام) کے یہاں ہی بیڑے بنے یہاں عیسا علیہ السلام کی کے فرشتے کو کے کھست دی۔ 1799ء میں رشید کے کوئی علاقہ سے 1869ء تک رشید و رشید اب تھا جزیرہ کوئی غائب کر میں محفوظ ہے۔ اس پر بہرہ بخشی و مکتبی اور پہلی ٹیلوں میں شاخ و پھل میں شام کا ٹرانس کھد و قمارس کی مدد سے فرانسس قائم کر لیا۔ یہ سرائی رسم الخد کی کھد معلوم کرتی۔ دیوان فرعون ابرام و قمارس میں کھد و معلوم تحریریں پائی جاتے تھیں اور قمارس مصر کا ایک پورا مچھ پرانہ جزو تھا۔ 1911ء اور دکنو معارف اسلام: 263/10) (الصحیح: 1/1)



مجریدہ علم مصیبت کی نگار (دکنی سیدہ امجدات)



الجزیرہ کی تاریخی تصویر

پھر 34ھ/654ء میں ساسانیوں نے اُسے "پاس" اور "الاصواری" کی بحری جنگ ہوئی۔ مسلمان 200 بحری جہازوں میں سوار تھے جبکہ رومی جہازوں کی تعداد 700۳500 تھی۔ مسلمانوں نے اپنے جہازوں کو ایک دوسرے سے طائرانہ طرح جنگ لڑائی کرکے کے چہارکونی مرکزہ مار سکے۔ انھوں نے رومی بحری بیڑا آٹھ گنا چاہ کر دیا اور یہ بحری لڑائی میں مسلمانوں کی پہلی فتح تھی۔ اس کے بعد 42ھ/662ء میں قیصر روم کوکتیس نے مدینہ کو اپنا مرکز بنایا اور وہاں سے اپنے منہضرمہ ملک لکھنؤ، مدینہ اور افریقہ کے دفاع کی تدبیریں کرنے لگا۔

اور مسلمانوں نے روم سلطنت کے علاقوں پر بار بار یلغار کی، مثلاً: 43ھ/663ء کی سرزمین میں نصر بن ارعاج کی قیادت میں غزوہ شصتین لڑا گیا، پھر ان کے ذمہ قیامت 44ھ میں ایک بحری جنگ ہوئی۔ 46ھ/666ء میں مالک بن نضیر و بن حبیہ کی سپہ سالاری میں روم کے ساتھ میں ایک شامیہ (سرمایہ جنگ) لڑی گئی۔ ایک اور شامیہ 47ھ میں مالک بن نضیر و انکونی کی قیادت میں سرزمین روم پر چلی ہوئی، پھر 48ھ/668ء میں ایک صائدہ (گردانی جنگ) میدانہ بن قیس افراسی کی قیادت میں، مالک بن نضیر و کی بحری لڑائی اور مصر کی طرف سے حبیہ بن عامر جی کے بحری حملے کے واقعات چلے آئے۔

حضرت امیر معاویہؓ نے 49ھ/669ء میں سفیان بن عوف کی قیادت میں شصتین کی فتح کے لیے ایک بحری مہم بھیجی۔ مسلمان شصتین کی بندرگاہ تک جا پہنچے۔ اسی جنگ میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے شصتین کی تفصیل کے پیچھے جام شہادت نوش فرمایا۔ اس دوران میں مسلمانوں نے ازمیر²، لیبیا و جزیرہ رودس³،

1 لیبیا (Lybia) پر چوٹی زد (ایڈیٹس کوکب) کے ساحل پر قدیم طاقت ہے۔ اس کے بالکل شمال 665ء میں 13 اصواری (مستقلوں) کی بحری جنگ میں عربوں نے فتح پائی اور رودسیوں کی بحری ایلاد و رومی کا تہہ و گہا (البحر لہی الاصلام بہ عنوان "لیبیا")، ذوات الصواری کے سر کے میں اسلامی فوج کی قیادت بہادری سے مدد بنی الی سرخ چٹوا کر رہے تھے۔

2 ازمیر، جسے آج کل کے ساحل پر ترکی کا بحر اوقیانوس میں سرحد کا علاقہ ہے۔ یہ صوبائی دارالحکومت ہے۔ ازمیر میں کئی بڑے دفاتر آئے۔ 1921ء اور 1922ء میں یہاں خانہ جنگی اور آئینی دہائی کے واقعات چلے آئے۔ (المصدا فی الاصلام)۔ 1922ء میں پہلی قیام کے دوران میں یہاں مسلمانوں پر بڑے مظالم ڈھائے۔

3 رودس: یہ پہلی قیام اور دود (Dodecanese) میں ان طویل کے چوٹی ساحل سے اردو میں اور ہے۔ مسلمانوں نے 52ھ میں اسے فتح کیا اور اس کے دہر پر قیام کے (Closus of Rhodes) کو نو زکوہ و زکریا کے ایک ہی کے ساتھ چلے۔ یہ چودہویں صدی عیسوی میں رودس میں مسیحی چھوڑوں (Knights Templers) مرکز بن گیا، انھوں نے ازمیر پر قبضہ کرنے کے علاوہ استند پر اور دہر پر قبضہ کیا۔ 1440ء میں ملک بحری بیڑے سے رودس کا قتل عام کا سر کیا۔ 1480ء میں سلطان محمد فاتح نے اس کا سر کیا لیکن اس پر باقاعدہ عثمانی قبضہ دسمبر 1521ء میں مکمل ہوا۔ 1912ء کی جنگ بیلقان میں اس پر آئی جی ایس ہو گیا۔ 1947ء میں اتحادیوں نے اسے بیلقان کے حوالے کر دیا اور اب یہ پہلی طاقتور ملک کا صدر مقام ہے۔ (امروز اور ماضی: حقائق اسلام: 390، 379/10)

کوس¹، کیوس² اور ارداو³۔ پرتیبند کر لیا اور یہ مقامات ان کی مزید پیش قدمی کے مراکز بن گئے۔ 54ھ 673ء میں مسلمانوں نے قسطنطنیہ کے طویل محاصرے کا آغاز کیا۔ دوسروں میں محاصرہ آغا لیتے، پھر کرینیوں میں جا محاصرہ کرتے۔ یہ محاصرہ 60ھ 679ء تک جاری رہا۔ اسی برس امیر معاویہ جنگ لڑنے قبضہ قسطنطنیہ چلایم کے ساتھ 30 برس کے لیے صلح کر لی۔

99-98ھ 717-716ء میں مساکر اسلام نے ایک بار پھر قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا۔ اس حملے میں مسلمانوں کے 1800 بھاری ہتھیار تھک گئے تھے۔ تاہم کاراموسی حالات اور فتنہ برپائی⁴ کے باعث شرج نہ دوسکا۔ اس صورت حال کے پیش نظر حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے مسلمین میں عبدالملک کو واپس بلانے کا حکم دیا۔ مسلمانوں کی بڑی قوت کے آغاز کا سبب اس وقت معاویہ بن ابی سفیان بن حنفہ کے مرتبہ صاحب دو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے واپس گئے۔

مغرب میں اعراس میں اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ وہاں مسلمانوں کا بھری بیڑا بھی تھا جو بحیرہ روم میں کارروائیاں کرتا تھا۔ اس بحیرہ روم کے مشرق، جنوبی اور مغربی ساحلوں پر مسلمانوں کا تسلط تھا۔ انھوں نے اپنے بڑی بیڑوں کو وسعت دینے کا کام جاری رکھا اور پہلے بڑا کھجورہ روم کی جنگوں اور پھر اٹلی کے جنوبی اور مغربی ساحلوں اور مشرقی وسطیٰ مغربی ساحلوں اور ساحل فرانس کی جنگوں میں بھری بیڑے استعمال کیے جن کی کردہ اٹلی کے ساحل پر مراکز مینور لینڈ تک پیش قدمی کرتے چلے گئے۔ مسلمانوں نے روم پر بھی حملہ کیا اور اپ جہاں 25 کھڑے ہتھیار استعمال ہونے کی اصل میں سالانہ بیڑے کی ادائیگی پر مجبور کر دیا۔



- 1 کوس (Cos)؛ اڈریاٹک (Dodecanese) میں شامل ہے جزیرہ رودوس کے مغرب میں واقع ہے۔
- 2 کیوس (Chios)؛ کھجورہ آئین میں ساحل ترکی کے نزدیک واقع جزیرہ ہے۔ عرب اسے 'سافوس' کے نام سے جانتے تھے۔ (المعجم فی الاصل)
- 3 ارداو، قسطنطنیہ کے قریب واقع جزیرہ ارداو جتادہ بن ابی امیہ نے معاویہ سے 54ھ میں فتح کیا اور معاویہ جنگ لڑنے وہاں آگوں کو آگیا۔ آغا اردائش کا بیڑا تھا جس پر اور تین بھی شریک ہوئے تھے اور، جیسے تمام رشتہ نے شہنشاہ کو آغا پر حملہ (معجم البلدان: 162/1)۔ شام کا ایک جزیرہ بھی ارداو کہلاتا ہے جو عربوں کی بغاوت کے انتقال ساحل کے قریب واقع ہے۔ اسی تہذیب میں پہلی سلطنت کا دار الحکومت رہا۔ (المعجم فی الاصل)
- 4 فتنہ برپائی؛ اٹالیائی رالیوٹا نی (Greek Fire)؛ یہ دھماکہ خیز موائیہ جو جن کے بھری جہازوں اور عیصیات دھماکہ آگ لگانے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ آگ شعلہ زلزلہ ہتھیار کے درجے سے لگائی جاتی تھی۔ اسے فتنہ برپائی (کریم کاخ) کا نام اس لیے دیا جاتا تھا کہ اسے سب سے پہلے یونانوں نے محاصرہ قسطنطنیہ (673-78) میں استعمال کیا تھا۔ پانی سے مسموم ہونے کی بہ مہاجرہ کرک اٹھا تھا اور ناپا یہ فتنہ (Naphtha) یعنی خام پٹرولیم اور اس سے بننے والے تیل (Quick lime) کا آمیزہ ہوتا تھا۔ (آکسفورڈ انکس ریفرنس ڈکشنری، ص 614)

[illegible]

یہ بات پیش نظر رہے کہ مؤرخین نے تیسرے درجہ کی جنگ کا ردوائیوں کو غزوات یا جنگیں کہا ہے، ان میں سے اکثر باقاعدہ فتوحات نہیں بلکہ چھاپہ مار کارروائیاں تھیں جن کا مقصد دشمن پر اپنا زہب بٹھانا اور مالی شہیت کا حصول تھا۔ اسی لیے غیر مسلم مؤرخین نے انہیں "غزوات" (سندری ڈاکے) قرار دیا ہے، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں تھا۔ یہ تو دو ملکوں کے درمیان جنگیں تھیں اور جنگوں میں ہر فریق دوسرے کی املاک چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ جس طرح مسلمان زمینوں کی املاک پر چھاپے مارنے لگے، اسی طرح وہی مسلمانوں کے ممالکوں اور زبر قبضہ علاقوں پر چھاپے مار کارروائیاں کرتے تھے اور ان کے بڑی جہاز بھیجنے لیتے تھے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مسلمانوں نے ابتدا میں جو چھاپے مار کارروائیاں کیں وہ بعد میں مستقل فتوحات میں بدل گئیں۔ اس قسم کی فتوحات کے بارے میں ہمیں اس طرح کی تفصیلات نہیں ہیں جس طرح عراق، ایران، شام اور مصر کی فتوحات سے متعلق میسر ہیں۔

مسلمانوں نے تیسرے درجہ کے درجہ اولیٰ فتح کیے (دورنہ غلط نہیں)۔

- ① قبرص: یہ شام کی طرف سے 653ء میں فتح ہوا۔
- ② رودس: یہ بھی شام کی طرف سے 672ء میں فتح کیا گیا۔
- ③ کرینٹ: یہاں 825ء میں اسکندریہ کی طرف سے اسلام کا پرہم اہل کیا۔
- ④ مقلایہ (کسلی): مقلایہ کی فتح 927ء میں سورہ (تونس) کی طرف سے عمل میں آئی۔
- ⑤ مالٹا: اسے بھی تونس کی طرف سے 869ء میں فتح کیا گیا۔
- ⑥ جزائر مالارک: یہ جزیرے 902ء میں فتح ہوئے۔
- ⑦ سارڈینیا: اس جزیرے کی فتح 405ء میں عمل میں لائی گئی۔



کرامان کی جامع مسجد



کرامان (جزیرہ) کی جامع مسجد

قُبرِ ص اور روڈس کی فتح

امیر معاویہؓ نے قبرص کی جنگ بکری 27ھ 647ء میں لڑی۔ اس سے پہلے مسلمان بحیرہ روم میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ معاویہؓ نے حضرت عمرؓ سے اس جنگ کی اجازت لینے کے لیے قصص سے انہیں یہ یاد کرانے کے لیے کہ قبرص ہمارے قریب واقع ہے، اس مضمون کا ذکر لکھا تھا: ”قصص کے قصوں میں سے ایک قصہ کے لوگ قبرص کے کنوئیں کے بھونکنے اور غرغروں کے پاگد سے کی آواز میں سنتے ہیں۔“ حضرت عمرؓ نے عمرو بن عاصؓ کو لکھا کہ وہ انہیں بحیرہ روم کی خصوصیات لکھ کر بھیجیں۔ جب عمروؓ پہنچا تو امیر المومنین کو جواب لکھا: ”یہ (سندر) ایک بہت بڑی مخلوق ہے جس پر بہت چھوٹی مخلوق (نسل انسانی) سواری کرتی ہے۔ اوپر آسمان ہوتا ہے اور نیچے پانی۔ اگر سندر میں گھبراؤ آ جائے تو دونوں کو ہول آتا ہے اور اگر اس میں طوفان اٹھے تو عقل گم ہو جاتی ہے۔ سندر میں مسافر کا لپٹن گم ہوتا اور جنگ بڑھ جاتا ہے۔ اور سندر (میں) کشتی کا سوار ٹکڑی پر کیڑے کے مانند ہوتا ہے۔ اگر ٹکڑی جھک جائے تو وہ ڈوب جاتا ہے اور اگر کنارے جا لگے تو وہ خوشی سے چمک اٹھتا ہے۔“

امیر المومنین عمر فاروقؓ نے امیر معاویہؓ کو سندر کی سفر کی اجازت نہ دی۔ پھر حضرت عثمان غنیؓ نے 27ھ 647ء میں انہیں اجازت دے دی تاہم انہوں نے سندر کی جنگ کے بارے میں مزید اطمینان حاصل کرنے کے لیے امیر معاویہؓ کو لکھا: ”اگر آپ جہاز پر سوار ہوں اور آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ بھی ہو تو آپ کو بکری سفر کی اجازت ہے، اور اگر اہل نہ ہو تو بکری سفر نہ کریں۔“ اور یہی وجہ امت کی کہ اس جنگ میں وہی لوگ شریک ہوں تو اپنے ادا سے اور اہل خانہ سے شرکت کریں۔

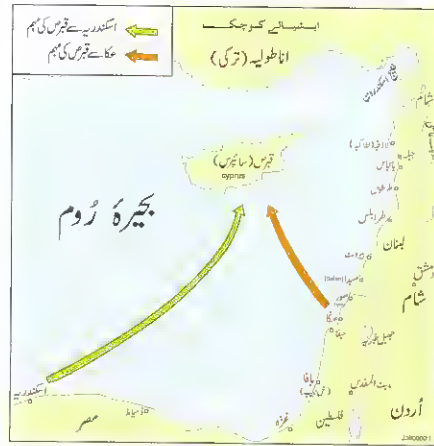
حضرت امیر معاویہؓ نے اپنا بکری جہاز اٹھا کر روانہ کیا جس میں بہت سے جہاز تھے۔ ان کی اہلیہ فاضلہ بنت فطر بھی ان کے ساتھ تھیں۔ جہاز بنی عامتہ پہنچا تو شریک خواتین اور ان کی بیوی ام حرام بنت ملحان انصار بن ہشام بھی ہمراہ تھیں۔ ان کے علاوہ کی سہا۔ ھذا اس موسم میں شریک تھے۔ امیر معاویہؓ نے موسم سرما کے اختتام پر عکا سے لشکر اٹھائے وقت شہر کی تسخیر کی اور صحرے مہمانانہ بن سعد بن ابی مرثد پہنچ گئی۔ ان پہنچے تو انہوں نے مل کر قبرص پر لشکر کشی کی۔ جب وہ قبرص کے پاس جا کر لشکر انداز ہوئے تو وہاں کے حاکم نے مسلمانوں کو 7200 دربارہ کرانے کی شہرہ پر صلح کر لی۔ اس نے رومیوں سے بھی ایسی ہی شرط پر صلح کر رکھی تھی۔ اس طرح وہ اس شہر پر دوبارہ اخراج اور کرتا تھا کہ مسلمان اہل قبرص کو رومیوں کے ساتھ مصالحت سے منع نہیں کریں گے۔ اس موسم سے دہائی پر ام حرام پہنچا جب جہاز سے اتر کر سوار کی کے جانور پر بیٹھیں تو گر پڑے اور وفات پا گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی انہیں بذریعہ دی یہ خبر دے دی تھی۔¹ پھر 32ھ 652ء میں اہل قبرص نے

1 صحیح البخاری، الجہاد و التہذیب، باب الدعاء بالجہاد والشفادۃ للرحال والنساء، حدیث: 2785، وصحیح مسلم، الاسرار، باب فصل العزیز فی الجہاد، حدیث: 1912۔

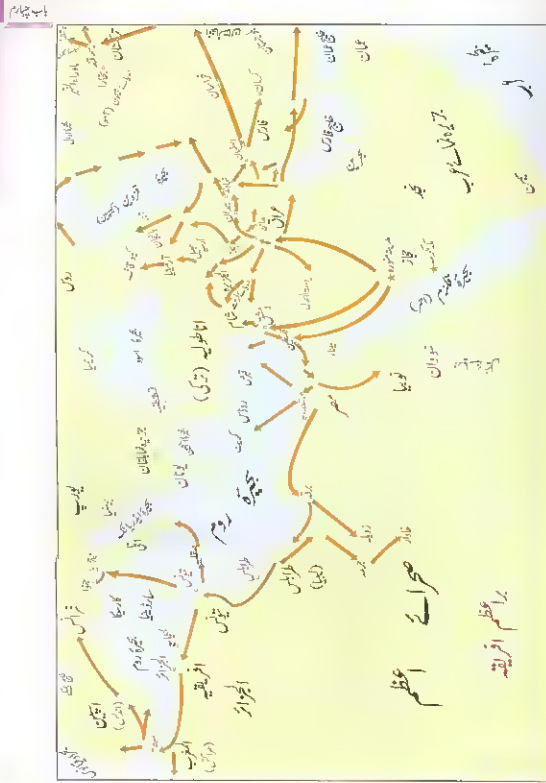
مسلمانوں کے خلاف جنگ میں رومیوں کی جہازوں سے مدد کی، چنانچہ امیر معاویہؓ نے 33ھ میں 500 جہازوں کے ساتھ مدد کر کے قبرص فتح کر لیا، پھر انہوں نے قبرص والوں کی صلح بحال کر دی۔ قبرص پر قبضہ کرنے والے اسلامی لشکر کی آخری 12 جہاز تھیں۔ انہوں نے وہاں مسجدیں بنائیں اور حکام کے مسلمانوں کی ایک جماعت نے وہاں بچھ کر ایک شہر آباد کیا۔ پھر جب وہاں بغاوت ہوئی تو اس جزیے سے پرکئی لڑائیاں لڑی گئیں جن کی نتیجہات ۸۲ھ سے پانچ تئیس تھیں۔ اور جب معاویہؓ نے ۱۰۰ ق کے پانچے تو ان کے فرزند یزیدؓ نے قبرص میں قہنہات پیش، شام واکس بلا لیا اور وہاں آباد کردہ شہر سمارکرو سینے کا حکم دیا۔

روڈس

حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ روم کے عہد میں چناہ بنی ابی امیہؓ نے 52ھ 672ء میں روڈس پر یغار کی اور اسے فتح کر لیا۔ سلطان سات سال اس جزیے میں ایک گھنے میں تعمیر رہے۔ اس دوران میں انہوں نے 54ھ 673ء میں قسطنطنیہ کے قریب واقع جزیرہ اردو (کریکوس) بھی فتح کر لیا۔ پھر جب امیر معاویہؓ نے ۱۰۰ ق کے پانچے تو ان کے فرزند یزیدؓ نے چناہ بنی ابی امیہؓ کو حکم دیا کہ وہ قلعہ سمارکرو کے وہاں چلے آئیں جیسے کہ انہوں نے قبرص میں کیا تھا۔



عکا اور اسکندریہ سے قبرص



اقریطش یا کریٹ (Crete) کی فتح

اسلام میں سب سے پہلے جس نے کریٹ پر حملہ کیا وہ جنارہ بن ابی امیر ازدی تھے جنہوں نے عہد معاویہ ۵۵ھ/674ء میں اس جزیرے پر
 بٹاری کی۔ پھر محمد بن زیاد بن معاویہ بن جناد نے کریٹ کا
 کچھ حصہ فتح کیا،^۱ تاہم وہ اس وقت شام لوٹ آئے
 جب مسلمانوں کا محاصرہ قسطنطنیہ (۶۰ھ/679ء)
 ناکام رہا۔ جنارہ نے ۸۰ھ/699ء میں رملت کی۔
 پھر عہد بنی ہاشم (۱۰۰ھ) میں ”عیونہ“ نے کریٹ پر
 لشکر کشی کی جسے بارون الرشید نے سامع شام کا وائی
 نامہ دیا تھا۔ عہد بنی ہاشم نے کریٹ فتح کر لیا (۱۹۰ھ/۷۰۵ء)،
 پھر مسلمان اسے چھڑ کر چلے آئے۔
 ۲۱۱ھ/826ء میں مسلمانوں نے دس یا بیس بھری
 جہاز کریٹ روانہ کئے جو کثیر تعداد میں قیدیوں اور مال
 قبیست کے ساتھ واپس آئے۔ اس مہم میں انہوں نے
 اس جزیرے کو انہی طرح کھٹکا تھا۔
 کریٹ کی ۱۱۱ فتح جس کے نتیجے میں یہاں مسلمانوں
 کی حکومت قائم ہوئی، اس کے متعلق ہمارے پاس
 تفصیلات نہیں ہیں جن سے اس فتح کے واقعات
 کی تصویر کشی میں مدد مل سکے۔ دراصل انکس کے امیر
 قلم بن ہشام اسدی کے عہد میں ۱۳ رمضان
 ۲۰۲ھ/۸۱۷ء کو دربار کے کنارے آباد محلہ

اقریطش (کریٹ)، ۱۳۵ اور ۳۵۰ برس کے درمیان اسلامی ادوار میں
 یہ منطقہ، سارا چلا اور قبرس کے بعد بحیرہ روم کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ اس شخص عرابیوں
 کے ہاتھوں کریٹ کی فتح کے بعد یہ جزیرہ ۱۳۵ برس مسلمانوں کے قبضے میں رہا۔ ۹۹۱ء میں ہشامی
 سپہ سالار رستھوس فوکان نے گلی ما کے محاصرے کے بعد اقریطش (کریٹ) پر قبضہ کر لیا اور بحر
 جزیرے کے باقی حصے بھی سز کر لیے۔ اقریطش کے آخری امیر ابو عمرو کا انتقال قسطنطنیہ میں ہوا
 اور اس کے لوگ ”اناس“ (Anasman) نے قبر روم کی طرست اختیار کر لی۔ ”اسلم“ آردی اس
 جزیرے کو چھوڑ کر چلی گئی اور باقی رہے انہیں یہاں چھوڑ گیا۔ ۱۳۰۴ء میں یہ جزیرہ اہل ریش
 کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا۔ ۱۵۴۵ء میں ترکوں کے مصر جانے والے جہازوں پر بیس ہاتھوں نے
 حملہ کر مٹھانے پہلے تانبہ (Kanea) اور ریحہ (Relhymno) فتح کر لیے اور پھر ۱۶۲۲ء میں
 کے محاصرے کے بعد ۱۶۹۹ء میں کینڈا بھی سر کر لیا۔ ترک کریٹ پر سوا دوسریں حکمران رہے۔
 ۱۸۹۷ء میں معاہدہ کے نتیجے میں ترکوں نے مسلمانوں کا کس نام کہا، پھر اپنی قانون
 اور ہوان نے اپنی انواع ۲۲ سے پرستار کیا۔ اس کے نتیجے میں برطانوی اور ترکی میں جنگ ہوئی جو
 یونان کے لیے چار دن طرست ہوئی۔ ۱۸۹۸ء میں جرمنی اور آسٹریا نے اپنی انواع ۱۱ میں جرمنی کو
 برطانیہ فرانس، اٹلی اور روس نے اس جزیرے کو چار حصوں میں بانٹ لیا نومبر ۱۸۹۹ء میں آفری
 ترک چاہ بھی جزیرہ خالی کر کے چلی گئی۔ اسی باجی تھی جو وہ چارج کریٹ کا باقی کٹر طور پر
 مسلمان بنے تھی کے عالم میں کثیر تعداد میں یہاں سے ہجرت کر کے چلے گئے۔ معاہدہ لندن
 (۱۹۱۳ء) کی رو سے کریٹ یونان کے حوالے کر دیا گیا۔ ۴۵-۱۹۹۴ء میں کریٹ پر نازی جرمنی
 کا قبضہ رہے (۱۹۴۰ء) اور دوا مہارٹ اسلامیہ (۲۸-۲۴/۳)۔ یوں بحیرہ روم کا خصوصیت جزیرہ کریٹ
 مکمل عربیہ ۸۲۶-۹۶۱۲۰ اور دوسری بار ۱۹۵۲-۱۹۹۸ء مسلمانوں کے قبضے میں رہے کے بعد آج
 پھر جسامان (یونان) کے تسلط میں ہے اور وہاں شیعہ کئی اسلام کا نام لیا ہوا ہے کریٹ کی یہ
 تاریخ انہیں (انکس) اور منطقہ (سکی) کی طرف اہل اسلام کے لیے بھر نکال ہے!

۱ اہل انکس اقریطش (عربی) میں ”عہد بنی ہاشم“ میں جنارہ کے ہاتھوں کریٹ کے کچھ حصے فتح کا ذکر ہے جو درست نہیں
 کیونکہ جنارہ ۸۰ھ میں رملت کر گئے جبکہ راجہ بنی ہاشم نے عہد الرشید کا عہد خلافت ۹۹ھ سے ۹۸ھ تک تھا۔

خلیفہ مامون نے 240ھ / 825ء میں اپنے سپہ سالار عبداللہ بن طاہر کو خراسانیوں کا ایک لشکر دے کر بھجوا جس نے ان پر غلبہ پا کر ان سے استغفر فرمایا۔ لیکن مامون نے اس وعدے پر ان کی طلب کی کہ وہ سلطنت روم کے اطراف کے کسی علاقے کی طرف نقل جاویں گے۔ ان کی



یوحنا ۱: ۱۰-۱۲

283



”مسیحیہ پیلار“ اور ”پلچ سوار“ (کرینٹ)

درخواست قبول کر لی گئی اور انھوں نے اتریںٹش پہلے جانا پسند کیا۔ اس جزیرے کی زمین سلطنت روم میں زیرِ تیر ترین تھی۔ وہ چالیس جہازوں میں کرینٹ کے ساحل پر آکر رہے۔ اس بنا پر ان کا قائد ایڈمٹس (مراقبہ) بھی کہلایا۔ وہاں انھوں نے ایک بلند میدان کو اپنا مرکز بنایا جس کے ارد گرد کولویوں کی حلقہ پانڈکری کر لی جسے خاراس (Charan) یعنی ”دیوار“ کہا جاتا تھا۔ پھر وہ ایک زیادہ محفوظ جگہ منتقل ہو گئے اور اس کے چاروں طرف ایک خندق کھود لی۔ اس خندق کو متائی یونانی زبان میں Candia یا

Chandar کہا گیا۔ یہ مقام جزیرے کے شمالی ساحل کے مغرب میں خلیج سوارہ میں واقع تھا۔¹ عجیب بات یہ ہے کہ وہ لوگ جزیرے کے شمالی ساحل پر لشکر امانڈا ہوئے، حالانکہ وہ جزیرے سے آئے تھے۔ کرینٹ کا جنوبی ساحل جس لوہیت کا ہے اس کے چٹان پر محکم نہیں تھا کہ وہ اس پر اپنا مرکز بنائے۔ انھیں پہلے اٹلس اور پھر اسکندر یہ سے نکلنے پر مجبور کیا گیا تھا، لہذا

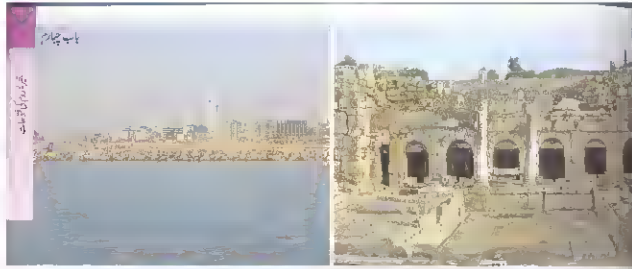
وہ جزیرے کے اس حصے پر آکر جسے انھوں نے قیام کے لیے بہترین خیال کیا۔ ایڈمٹس نے کرینٹ (ایڈمٹس) کے 29 شہریوں کو خلیج کا لیا اور جزیرے کی فتح کی کوششیں 230/844ء میں ہوئی۔ وہاں انھوں نے 40 متنازع آباد کیے۔ چونکہ ان لوگوں کی تعداد کم تھی اور پیچھے مراکز اسلام سے ان کے رابطے کٹ چکے تھے، لہذا انھوں نے اہل جزیرے سے سہرا لی رشتہ استوار کر لیے، ان کی عورتوں سے شادیاں کیں۔ یوں خاصی تعداد میں بچے جنے قائم کیا جس کے باپ ان کی مسلمان تھے اور ان کی مائیں کرائی تھیں۔ انھوں نے کرینٹ کے جنگلوں کی کٹری استعمال کر کے اپنے بحری بیڑے کو مضبوط بنایا اور اس جزیرے کو مرکز بنا کر ارد گرد کے اہل جزیروں پر دخلی مہمات سر کیں۔ جزیری سلطنت کی مملہ ادبی میں تھے۔

رومی بادشاہوں نے دوبار کرینٹ داہن لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ پہلی کوشش میں رومی سپہ سالار داسیان مسلمانوں کے ہاتھوں قید ہو گیا۔ دوسری کم میں ان کا سپہ سالار چہاز میں جیل کر فرار ہو گیا مگر مسلمانوں نے قناب کر کے اسے گرفتار کر لیا اور مار ڈالا۔ رومی سلطنت کی طرف سے مستحق خطرے کے چٹان نظر ان مسلمانوں نے مصر کی باقی اقطاع کر لی جو کہ ان دنوں سلطنت عباسیہ کی مملہ ادبی میں تھا۔

214/829ء میں کرینٹ کے بحری بیڑے کو جزیرہ خاسوس² کے قریب رومی بیڑے پر فتح حاصل ہوئی، پھر مسلمانوں نے اناطولیہ کے ساحل پر حملہ کر دیا اور جزائر سیسیگر (Cyclades) اور دیگر رومی جزائر پر دھماکے مارے۔ قیصر قیوٹیلیس (214-214/829-401ء) اور مائیکل سوم (52-228/840-66ء) کے ادوار میں جزیرہ ”مسطحین“ پر حملے کیے گئے۔ پھر 23 مئی 229ء/18 مارچ 843ء کو رومی سپہ سالار قیصر قیوٹیلیس ایک بحری بیڑے کے ساتھ کرینٹ پر حملہ آور ہوا۔ شروٹ میں اسے فتح حاصل ہوئی مگر پھر وہ کھست کھا کر بھاگ نکلا اور کرینٹ کے اسلامی بیڑے کی دہ پار سلطنت قسطنطنیہ کے ساحلوں پر دھماکے بیٹھ گئی۔

1 یونان کے جزیرہ ”کولوس“ میں ”مستحق“ کو Chania لکھا جاتا ہے اور اسے خلیج سوارہ پر واقع جزیرہ ”سودا“ (Souda) کے مغرب میں رکھا جاتا ہے۔ (ریفرس: پائس آف دی جیول، 117)

2 خاسوس: بحرِ پتھریس میں واقع یہ جزیرہ مدین زنگوں کے پاس داکھراب یونان میں شامل ہے۔ (ریفرس: پائس آف دی جیول، 117)



شام کی بندرگاہ طرابلس

قدیم کورنتھ کے آثار

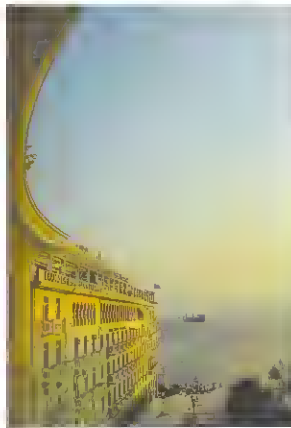
یوم کورنٹھ 238ھ/22 مئی 852ء کو 3000 رومی بحری جہازوں نے صیلاط کی بندرگاہ پر دھاوا بولا کیونکہ مصر کرینٹ کے مسلمانوں کے لیے مرکز کا کام دیتا تھا۔ رومیوں نے مسلمانوں کی محافظ فوج کی غیر موجودگی میں 1000 عورتوں کو قیدی بنا لیا جن میں سے 125 مسلمان تھیں۔ انہوں نے شہر میں لوٹ مار کی، اور اس کی مسجد اور گنجا ہلا دیے۔ پھر وہ صیلاط سے نکل کر ہشتم تبتیس پر حملہ آور ہوئے، وہاں بھی لوٹ مار کی اور پھر اپنے علاقے کی طرف لوٹ گئے۔

248ھ/862ء میں کرینٹ کے بحری بیڑے نے جزیرہ آئوس پر حملہ کیا اور 252ھ/866ء میں جزیرہ ٹیڈن پر دھاوا کیا جو آئوس کے قریب ایک چھوٹا جزیرہ ہے۔ اسے انہوں نے اپنا ایلا بنا لیا۔ رومی کرینٹ کے مسلمانوں کی ان چھاپہ باز مہمات کو روکنے میں ناکام رہے۔ 266ھ/879ء میں رومی بیڑے نے ٹیڈاٹس اریا کی قیادت میں کرینٹ کے بیڑے کو بلچ کورنتھ کی جنگ میں شہر جزیرہ پر دھاوا کیا۔ مسلمانوں کی بحری مہمات 20 سال تک رکی رہیں۔ اس کے بعد انہوں نے پھر خلافت پکڑی، جس کی جنگ جیتی اور دیکھ بھری سرورنگ دھاوا سے مارے۔

شام کی بندرگاہ طرابلس میں لبرٹرائس کے لڑے قیادت جو اسلامی بحری بیڑا قیادت تھا، اس کے قیادت سے کرینٹ کے بحری بیڑے نے 291ھ/904ء میں بحالی کے سائل پر سالونیکا اور

1 کورنتھ، بلچ کورنتھ ای نام کے شہر سے موسم ہے جو جزیرہ ٹیڈاٹس کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ بلچ کورنتھ اس جزیرہ کو وسطی ایران سے الگ کرتی ہے۔ جدید کورنتھ ٹیڈاٹس کورنتھ کے شمال مشرق میں 1858ء میں آباد کیا گیا جبکہ قدیم کورنتھ ٹیڈاٹس کی ایک مشہور بحری ریاست تھا جہاں مسیحیت کے بانی حضرت پال (پاؤلس) نے اپنی تعلیمات کا پتہ چرایا تھا۔ (آکسفورڈ انکوائری ریلیز ڈکشنری، ص: 319)

2 طرابلس: ساحل مغرب کریشیا ہوا، چنانچہ انیس اقلیت طاعت الاسلامیہ (عربی) میں "طرابلس" کی جگہ "طروس" درج ہے، حالانکہ طروس ترکی (تاتار) کی بندرگاہ مرین کے شمال مشرق میں ساحل سے بہت گراؤ ہے جبکہ طروس شام کی بندرگاہ ہے جو انیس اور صید کے ساحلی شہروں کے درمیان واقع ہے (ریلیز ڈکشنری آف دی ورلڈ: 144-142، 1099ء میں مسلمانوں نے طرابلس پر قبضہ کر لیا تھا۔ سلطان (محمد بن) قاہر نے 1291ء میں اسے تارک کر لیا۔ (مسعودی، الاغانی: 358)



سما لونیچا (پہنان) کا سائل

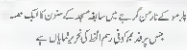
ساکا پر یلغار کی جس میں 22 ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے جو طرابلس الشام اور اللند ق (کریمٹ) کے بازاروں میں فروخت کر دیے گئے۔

چند برس 298ھ تا 910ھ میں وہی بیڑے نے کربھ پر حملہ کیا۔ لیکن کربھ گنتی گئی۔ اسی کربھ پہلی صدی عیسوی کے نصف اول میں مشرقی کھنڈ پر ہمہ گیر اسلامی افروں میں آخر میں شیعہ اختیار کر گیا۔ قس کی کربھ دوسری راجدھانی انڈیکوں نے 312ھ تا 924ھ میں جزیرہ ہندوستان کے بحر عرب، 350ھ تا 20ھ اور 981ھ کو ایک ہیڑے نے بحری بیڑے کے ساتھ کربھ پر حملہ کیا جس میں 2600 جنگی جہاز تھے اور 1360 اسلامی جہاز ان کے علاوہ تھے، بعض جہازوں پر اڑھائی اڑھائی سو جنگی دانے والے بارے بارے فوج تھیں۔ اسی بحری بیڑے نے چاروں طرف سے بیڑے کے ساحلوں کو گھیر لیا۔ کربھ کے مسلمانوں نے بیڑے کے بیڑے کے دفاع میں جان کی قربانی دی۔ تاہم ایک مسلمان کربھ کی مدد کو تاج کی تختہ 13ھ تا 17ھ ع 1300ھ تا 981ھ

مسلمانوں کے مرکز شریفہ قریہ درویش خان قریہ باغیا۔ یوں درویش نے قریہ واپس لے لیا۔ ایک وقت مسلمانوں کی یہاں کھرائی کرتے ایک ہمدی نے لڑاکا غریب ہوا تھا۔ مسلمان شکست کھانے کے قریہ درویش خان راوی بن قسطنطین نے امیر قریہ واپس ہوا۔ یوں ہمدی نے شہب کے اتھو سے جازسہ کی حکومت چھین لی۔ اس کے بعد 354ھ/965ء میں درویش نے قریہ قریہ باغیا۔² یوں مشرقی کھیرہ روم میں دوبارہ یہاں کی سندھو کی برتری قائم ہو گئی۔

لیموس (Limnos): یہ جزیرہ ترکی اور یونان کے درمیان واقع ہے۔ اس کے شمال میں بحیرہ نمروسیس ہے اور جنوب میں بحیرہ ایجین (ایسٹریل)۔ اس میں صدیوں
مختلف تہذیبوں کے زمرہ جہاز ران حکمرانوں کا رہنا تھا۔ (ایسٹریل میں آج بھی 117)

یہ بڑے ہی محاذ پر ہے کہ قریش خالی کر دے یا نہ لگے۔ اس کے بعد بھی مسلمانوں کا قریش پر تسلط اور غلبہ قائم رہا۔ 69ھ میں عقیقہ الحب بنہ مروان اور حبشہ بن قیس دم سے مسلمان قریش کا خزانہ باہر نکالنے کے معاہدہ پر ملے، بالآخر طائفہ ویدر جانی نے 125ھ میں حبشہ قیس کا قبضہ کر لیا۔ یہ حبشہ جالبالہ تھا۔ مزید بن ویدہ نے انھیں بھیس لگوا دیا۔ (اور 122 و 129ھ مخالف اسلامہ: 247/1-16)



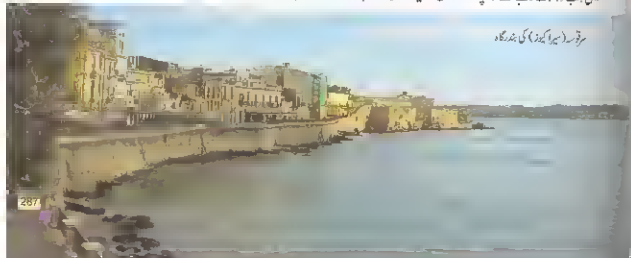
قلید بن یحییٰ بن عبد الملک کے عہد میں محمد بن ادریس الصائفی نے 720/102ء میں صقلیہ کی جنگ لڑی اور خلیفہ کا مورخ بن گیا۔
ساتھ لڑنے والے اس کے بعد عثمان بن عبد الملک کے عہد میں 726/108ء میں کئی عوام نے صقلیہ پر دھاوا کیا اور کئی سال بشر بن صفوان صقلیہ کی جنگ کے بعد خلیفہ ہوا۔ اس کے بعد قیوں کے عمر اور ولہ، 731/113ء میں عسیر بن حارث خوشی صقلیہ کے ساحل پر جنگ لڑی لیکن جب وہ ہار رہے تھے تو اچانک شرفان آجیا اور کئی عہد کے جہاز سمندر میں ڈوب گئے۔

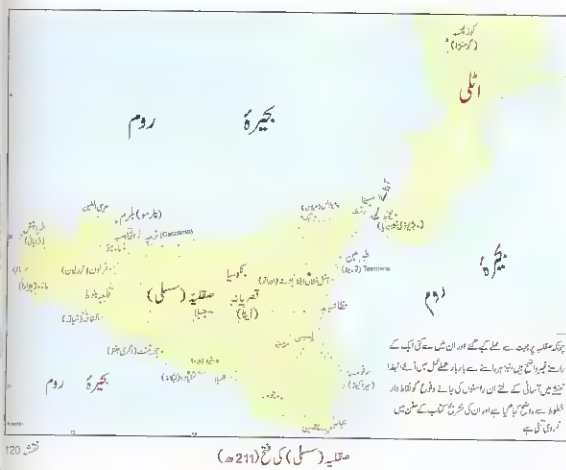
فخِ صِقْلِي

پھر عہدہ بنی نافع بنی ہذیل نے 49ھ 669ء میں مصری فوج کے ساتھ صلیب پر حملہ کیا۔ ان کے بعد عطاء بن رافع بنی نے 83ھ 702ء میں مصری ہزارے کے ساتھ اس پر دہرا کر لایا۔ مصری بنی نے فسطی کی گھوڑی میں عیاش بن اہبل نے ”الغرب“ کی بکری بنے کے ساتھ صلیب پر چٹا کر دی اور قوس کی جگہ میں عیاشیوں کو شکست دے دی اور اکثر شہر تہہ پر دو بار حملہ کیا۔

خلیفہ بزمین عبدالملک کے عہد میں ۱۰۲۷ء اور یں انصاری نے ۱۰۲۷ء
ساتھ لوئے اس کے بعد ہشام بن عبدالملک کے عہد میں ۱۰۲۸ء ۱۰۲۹ء ۱۰۳۰ء
علاقہ بن جنگ کے بعد بغداد اتحاد میں قیدیوں کے ہمراہ لوئے ۱۰۳۱ء ۱۰۳۲ء
لیکن جب دولت رستے تو اوجا ملک طوفان آغیا اور ان کے جہاز سمندر میں ڈوب گئے

سرقسہ (سیراکیوز) کی بندرگاہ



[illegible]

[illegible]

ملاؤں سے ہر چیز پر لکھی اس کے چند شعر اور حکایتیں۔
 دے اب دل کھل کے اسے دے خرقہ پار
 نظر آتا ہے تہذیب چاروں کا موزی
 تھا یہاں صحرانہ نشینوں کا موزی
 ہر چیز پر نگاہ تھا جن کے سینوں کا کسمب
 آتا اسے سسلی سمندر کی ہے تھہرے آواز
 رہتا کی طرح اس ہائی کے صحرا میں ہے لک
 لعلوں سے جس کے لالہ میر اب تک میں ہے
 کیا وہ مجبور اب ہمیش کے لیے غافل ہے؟
 (محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ)



بہارِ حق (سلمان کی لادو) جو صبر پور پہلے آج مسجدِ حق (خارمو)

بلے ہلاتے اور مالی پُنترت حاصل کر کے اپنے مرکز لوٹ آتے۔ چونکہ دو بڑی مملکتوں سلطنت روم اور خلافت اسلام میں عداوت اور جنگوں کا سلسلہ چل رہا تھا لہذا قسطنطنیہ میں بھی بڑے بڑے کاروائی چلی تھیں۔

اسد بن فرات کا حملہ

211ھ/826ء میں قیصر روم نے مصلیٰ کی حکومت پر قسطنطنیہ کو مامور کیا جس کا لقب سپرہ تھا۔ اس نے وہاں ایک بگڑی ہڑتال کیا اور پینیس



قیروان (نوس) کی ایک سہر



سورہ (نوس) کی جانتی سہر

(Euphemius) کی قیادت میں اسے ساحل افریقہ پر وصال دینے کا حکم دیا۔ وہ افریقہ ساحل پر ماس حصر پر قابض ہو گیا۔ پھر قیصر روم کے پاس پینیس کے خلاف حکایت پہنچی تو اس نے قسطنطنیہ کو حکم دیا کہ پینیس کو معزول کر کے سزا دے۔ اس پر پینیس نے بغاوت کر دی اور سر قورسہ پر قبضہ کر کے قسطنطنیہ کو قتل کر دیا۔ اس دوران میں بلاط (چاقو) نامی اموی سپہ سالار پینیس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چلچلا زناہ بیٹا نیکل اس کی مدد کر رہا تھا جو پارسو مصلیٰ کا ٹھکانہ تھا۔ بلاط نے پینیس کو شکست دی، اس کے ایک ہزار بیٹے ہلاک کر دیے اور سر قورسہ پر قابض ہو گیا۔ پینیس جان بچا کر قیروان بھاگ گیا اور اس نے زیادہ اللہ بن ابراہیم بن اغلب سے مدد مانگی جو وہاں خلیفہ مامون کی طرف سے گورنر تھا۔ زیادہ اللہ نے اسے سورہ کی بندرگاہ میں لشکر اعزاز دینے کو کہا حتیٰ کہ اسلامی بگڑی جو آگیا۔ زیادہ اللہ نے اپنی فوج جمع کر کے قاضی قیروان اسد بن فرات کو سپہ سالار مقرر کیا۔ قاضی اسد بن فرات قیروان سے اس عزم پر روانہ ہوئے اور سورہ سے ان کا لشکر جہازوں میں سوار ہوا۔ اس بگڑی جڑ سے میں لیک سو جہاز نئے اور پینیس کے جہاز ان کے علاوہ تھے۔ یہ لشکر جس میں آٹھ

نوسو گھڑسوار اور 10 ہزار پیادے تھے 15 رجب الاول 212ھ

14 جن 827ء کو روانہ ہوا۔ 18 رجب الاول کو "ناز" نامی امرا (مصلیٰ) کے ساحل پر لشکر اعزاز ہوئے اور وہاں سے بلاط (چاقو) کی طرف بھاگ گئی

۱۔ نوہ: "نوس" کی یہ بندرگاہ فتح اٹھامات پر واقع ہے۔ اس کی آبادی لاکھوں ہے۔ اسے قسطنطنیہ نے ۱۱ ویں صدی ق م میں آباد کیا تھا۔ ۱۱ویں صدی میں اس نے بہت ترقی کی تھی (المصنف فی الاحزاب: سورہ کے منہب میں تقریباً ۹۵ کلینٹر دور قیروان واقع ہے۔ (ریفرنس: پینس آف دی وولڈ: ۶۶۶)

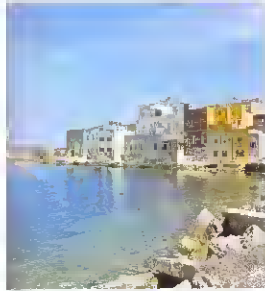
اگر وہ اس وقت صرف غلط فہمی پر قائم رہا، اسلامی نوحے کے راستے میں قلعہ بوندوش، قلعہ بوند اور قلعہ بوند ایش کیے بعد دگر سے کھلے گئے۔ چنانچہ اس نے ارادت سے یونیورس سے تہہ و حاصل کیے بغیر اٹھ کر ڈیڑھ لاکھ نوٹوں کی کلکتہ (دی) کے شاہی بیانی ہاؤس گئے اور ان کے مومل مسلمانوں کی گرفت میں ملے۔ طاہر اور بکر قزاقیہ (Castro Giovanni) انھوں سے چلا گیا لیکن پھر اس پر مسلمانوں کا رعب غلامی ہو گیا۔ وہ بھاگ لڑا اٹھا جائے سینہ بھر کے "قلادہ" یا کٹا بڑا (تعلی) جیٹا جہاں اس قتل کر دیا گیا۔

جرچنٹ (سکلی) کا اردو معنی

[illegible]

ابن کثیر اور سبائی کی کسی طرف سے بھی غلط روایت ہے۔ چنانچہ نامدار حالات میں مسلمانوں نے مغربیہ اوسمانی کارواہ اور ہزاروں میں سوا سو برس کے لئے رومی جیسے نہ ان کا تیسرا رنگ ان کے لئے بے مذہبہ سے لکھا تھا۔ عابد۔ یوں مسلمانوں نے اس موقع پر غصہ کرنے اور ہتھیاروں سے کھینچ کر نکل جانے کی امید نہ کی، چنانچہ یہ فیصلہ اپنے ہاتھ پر چڑھا دیا اور اندرونِ جزیرہ "قلا" کو "قلا" کے نام سے پکارا۔ یہ فیصلہ بھی ان کے ہاتھ پر تھا۔ یہ دو مقامات ہر تاج پناہ بہر کلا بے مذہبہ تھے۔ اسی طرح انھوں نے جنوبی ساحلی شہر جرنت (Girant) کو بھی یہی فیصلہ کیا۔

الطیغ بنو فہات الاسامہ سے عربی نسخے میں یہ نام ایک بار محمد بن ابی الحارثی اور دوسری جگہ محمد بن الحارثی ہے۔ ان کے ابی الجبرجی، ابو گابا سے محمد بن اس سلطان سپہ سالار کا کام اکمل فی الاربع (437/8) کے حوالے سے "محمد بن ابی الجبرجی" لکھ کر درج بھی ہے۔



طریش (تڑپالی) کا ساحل

نہیں گشت قاش دی۔ اس جنگ میں بے شمار عیسائی مارے گئے اور 90 ہزار عیسائی گرفتار ہوئے۔ پھر آخر 213ھ یا اہل 214ھ / فروری 829ء میں محمد بن ابی الجہری کو موت سنے آگیا۔ ان کی جگہ مسلمانوں نے زہیر بن یزید (یا بن یزید) کو اپنا امیر بنایا۔ زہیر کی فوج کے قیودیت کے لنگر سے کئی مہرے ہوئے۔ آخر کار قیودیت نے مسلمانوں کو ناگہمیں گھرے میں لے لیا حتیٰ کہ ان کے پاس خوراک ختم ہوگئی اور وہ اپنے جانور اور کتے ذبح کر کے کھاتے رہے۔ اس دوران میں 214ھ / 829ء میں اندلس سے اسبغ بن وکیل بہت سے جہازوں میں کلمہ لے کر آئے۔ دوسری طرف سلیمان بن عافہ طریشی بحری بیڑا لے آئے۔ یہاں 300 جہازوں پر مشتمل حقدہ اسلامی بیڑا طریش (Tropani) کی بندرگاہ میں لنگر انداز ہوا۔ ساحل پر اکثر مسلمانوں نے مہاک کی طرف چٹپٹی قدی کی۔ راستے میں پڑنے والے تمام قلعوں پر انھوں نے قبضہ کر لیا۔ مہاک سے قمریانہ کی طرف بڑھتے ہوئے مسلمانوں نے قیودیت کی فوجوں کو گشت دی اور تہائی الاخرہ 216ھ / جولائی 830ء میں مہاک پہنچ کر حقدہ مسلمانوں کے گرو عیسائیوں کا محاصرہ کر دیا۔

پارمیو کی فتح

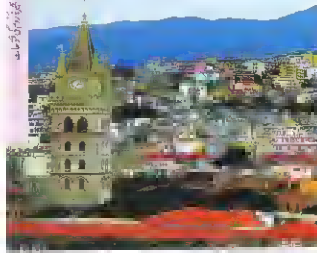
اس کے بعد مسلمانوں نے پارمیو کی بندرگاہ کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ تہائی الاخرہ 215ھ / مارچ 216ھ / جولائی 830ء / اگست



پارٹیشی گر پارمیو اسلامی دور میں مسجد بنادار اب پارمیو گر پارمیو کا ایک بڑا ہے (طوس)

831ء جاری رہا۔ پھر محمد بن عیادہ بن اغلب کی گورنری میں یہ شہر صلیح و امان کے ساتھ فتح ہو گیا۔ بعد ازیں اسلامی لشکر نے گلیانو (Galliano) کی طرف چٹپٹی قدی کی اور اس کے اردگرد کے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد قیودیت سے جنگ ہوئی۔ قیودیت نے گشت کمانی اور مارا گیا۔ 221ھ / 835ء میں مسلمانوں کے ہاتھوں قلعہ کمارو کا سقوط ہوا جو کمانی ساحل پر واقع تھا۔ 223ھ / 839ء میں کمانی قلعوں نے امان طلب کی اور دو مصلح کے ساتھ فتح ہو گئے۔ ان میں حرصہ (Geragla)، قلعہ ابلوٹ (Caltabellota)، ابلوٹ (Platani)، قریون (Corleone) اور مرناڈ (Marineo) شامل تھے۔

1. پارمیو (Palermo): یہ صلیحہ کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ عیسویوں نے اسے ترم کھا ہے۔ یہ اہل کے جزیرہ سسلی کا دار الحکومت ہے۔ اسے فتح کرنے والے 5 ویں صدی ق م میں آریا کیا قلعہ اس پر 254 ق م شہر رہی اور 831ء میں عرب کا تھیں ہوئے۔ 1072ء میں یہ ہارن (سکلی) پارمیو کا دار الحکومت بنا۔
2. قلعہ ابلوٹ: یہ شہر مغربی صقلیہ میں اقلاتہ کے شمال میں واقع ہے۔ ابلوٹ (شلوٹو) تائی ورسٹ) سے منسوب اس شہر کے عیسویوں نے قلعہ ابلوٹ کا نام دیا۔ چنانچہ آج بھی اقلاتو اسے Caltabellotto کہتے ہیں۔



مسینا (سسیلی)

228ھ/842ء میں فضل بن یحضر ہولانی نے مسینا (Messina)¹، مسکان اور دیگر شہر فتح کر لیے۔ اور 232ھ/846ء میں فضل بن یعقوب نے سخت محاصرے کے بعد یحییٰ بن یحضر کو لایا۔ اسی طرح مسلمان جنگی اہلی کے شہر تارانتو (Taranto)² پر قابض ہو گئے۔ 234ھ/848ء میں مسلمانوں نے اورگوس فتح کر کے اس کا حکم مسبار کر دیا۔ 10 رجب 236ھ/851ء کو کوجہ بن عبداللہ بن الملب کا انتقال ہو گیا اور اس کی جگہ مسلمانوں نے عباس بن فضل کو اپنا حکمران بنالیا۔ اس نے ان لوگوں کے خلاف چہل قدمیاں کیا جنہوں نے ابھی تک ایمان طلب نہیں کی تھی۔ عباس نے انہیں سزا دی اور ان سے مالی قیمت حاصل کیا۔ تب ان شہروں نے بڑے بڑے اور خلاصوں کی شہادت پر صلح کر لی۔ یوں مسلمانوں نے 238ھ/852ء میں شیر واءر قلعہ اپنی ڈور (Caltavuturo) بھی فتح کر لیے۔

فتح قسریانہ

مروقتہ، عتقیہ کا دارالحکومت تھا۔ جب مسلمانوں نے ہمارے فتح کر لیا تو وہیں نے دارالحکومت قسریانہ منتقل کر لیا کیونکہ وہ صحیحہ ترقی تھا۔ 243ھ یا 244ھ/857ء میں عباس بن فضل نے قسریانہ اور مروقتہ پر قبضہ کر لیا۔ اس دوران میں علی بن فضل بکری بیڑے کے ساتھ روانہ ہوا تو اس کا کریٹ کے بکری بیڑے سے التصادم ہو گیا جس میں 40 جہاز تھیں۔ ان میں شہید جنگ ہوئی تھی کئی تھے آخر غلطی (کریٹ کے) بیڑے کا شکست دی اور ان کے دس جہاز ملاحوں سمیت قبضے میں لے لیے اور کوٹ آئے۔

عباس نے ایک چار گڑھ سواروں اور 700 پیادوں کے ہر گروہ قوسہ کی طرف پیش قدمی جاری رکھی۔ ایک درات و جبل خدیج تک پہنچے اور اس کے دامن میں پھنس گئے۔ عباس کے چار بارغ نے متنبہ ساتھیوں کے ہمارے جبل مہینہ کا رخ کیا اور صبح ہوئے سے پہلے اس کی فوج تک جا پہنچے۔ قلعے کے محافظ سوئے ہوئے تھے اور انہیں ان کی آہ کا پتہ ہی نہ چلا۔ ہمارے فوجی فوج کے محافظوں پر بلا بول دیا اور شہر کے دروازے کھول دیے۔ یوں 16 شوال 243ھ/5 فروری 858ء کو عباس کی فوج شہر میں داخل ہوئی۔ انہوں نے شہر کی محافظ فوج موت کے گھاٹ اتار دی، وہاں ایک مسجد تعمیر کی اور اگلے روز نماز جمعہ ادا کی۔ دریں اثناء 300 جہازوں پر مشتمل وہی بیڑا مروقتہ پہنچ گیا جس کی قیادت قسطنطین کندوقیس کر رہا تھا۔ وہیں کے ساحل پر اترتے ہی عباس کی

1 مسینا: یہ اٹلی کو اس کے جزیرہ سسیلی سے الگ کرنے والی آہٹاے مسینا کے مغربی ساحل (سسیلی) پر واقع بندرگاہ ہے۔ 1908ء کے زلزلے میں یہ شہر برباد ہو گیا تھا۔ اس کی آبادی آٹھ لاکھ تھی۔ (المختصر من الاعلام، ص: 834)

2 تارانتو: یہ خوب شرقی اٹلی میں ایک بکری لاکھ ہے جس کی آبادی اڑھائی لاکھ ہے۔ اسے آٹھویں صدی ق م میں ہونانیوں نے آباد کیا تھا۔ 272 ق م میں اس پر رومی قابض ہو گئے۔ (آکسفورڈ انکس ریکرس ڈکشنری، ص: 1475)

فوج ان پرنٹ ہڈی اور انھیں مدد دینے کے لیے ۱۰۰ بحری جہاز تیار کیں۔ عباس نے جہاز صقلیہ جاری رکھا حتیٰ کہ بہاؤی ۱۳ فروری ۱۹۴۷ء

۱۴ اگست ۱۹۵۱ء کو اس کا انتقال ہو گیا۔

سہر قوسہ (میرا کیوز) کی فتح

رمضان 264ھ یعنی 877ء میں احمد بن اغلب نے مرقومہ (Syracuse) فتح کر لیا۔ انھوں نے نوادہ اس شہر کا محاصرہ کیے رکھا تھا۔ اس جنگ میں 4 ہزار سے زائد رومی مارے گئے۔ مرقومہ سے اتنا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا جتنا پہلے کبھی ہاتھ نہیں آتا تھا۔ مسلمان 2 ہاں باد مقرر ہے، اس کی فیصلہ: حجازی اور وہاں سے چلے آئے۔ یہ واقعہ افریقہ میں ابراہیم بن احمد بن محمد بن اغلب کی حکمرانی کے زمانے میں پیش آیا۔

جمادی الآخرہ 264ھ جولائی 897ء میں ابراہیم بن احمد نے اپنے بیٹے ابو العباس (عبداللہ) کو حاکم بنمایا۔ ابو العباس نے مصلیہ کے نائبوں کو غزوئی جنگ میں شکست دی۔ ایک مؤرخ لکھتا ہے: "ووقع زلزلۃ فی کل شہر من شہرہ (موتوہ) میں داخل ہوا، دوا شہر کی مسجد کو دہ

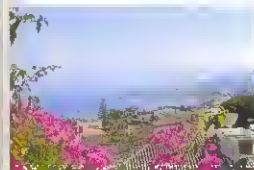


۱۰۔ (کامیاب و ناظمی)

رہے کہ تیسرا قدم داروں میں چھٹے۔ پھر جب غلبہ میں آ گیا تو اس نے آجائے مسینا پارک اور جنوبی اٹلی پر حملہ کر دیا۔ اس جنگ میں بے شمار آدمی قتل ہوئے۔ پھر ابھرا اس علاقے پر ٹیٹ آف 288 اور 900 میں اس نے اپنے جہزی جہاز کے ساتھ دمشق (دیموک) کا محاصرہ کر دیا۔ کئی دن جاری رہا۔ اس کے بعد اس نے آجائے مسینا پارک کے اٹلی کے ساحل پر واقع ریگیو (Reggio) پر محاصرہ کیا اور اس پر قابض ہو گیا۔ یہاں سے کثیر لشکر نکلتا ہوا۔ پھر وہاں آ گیا تو وہاں شمشیر سے آباد ہو کر جڑا لشکر اٹھ کر پلایا۔ ان میں گزرا دو ہو گیا۔ مسلمان کا سب سے بڑا 30 روپیہ ہزاروں کے ہاتھ لگے۔

تبرینا (طبرین) کی فتح

289ھ میں عباسی خلیفہ معتضد نے ابراہیم بن احمد افسی سے ناراض ہو کر اسے ولایت افریقیہ سے معزول کر دیا اور اس کے بیٹے ابراہیم کو اس منصب پر فائز کیا، چنانچہ ابراہیم باپ کے پاس افریقیہ چلا آیا اور ابراہیم نے افریقیہ کی تمام حکومت بیٹے کے سپرد کی اور خود نوہ (افریقہ) ^۱ سے بحری جہاز میں روانہ ہو کر 17 ربیع الاول 289ھ بمطابق مارچ 902ء کو



خیر چہنا (سلسلی) کا ساحل ہو گینا ویل

۱۔ نوید: خوش نوا اور اعلیٰ درجہ کے درمیان فرق کیا کہ چھوٹا مہذب ہے۔ اس کے علاوہ نوید (سوان) مصر کے جنوب میں ایک وسیع و عریض خطہ ہے۔ مدینہ منورہ سے نوید ان کے مہذب پر ایک مہذب بن کر نکلا ہے۔ نیز قرطبہ (سپین) فاران الحلیج (عربی) کے ساحل پر پہنچی نوید آباد ہے جسے نوید (سوان) آئے تے والوں نے کہا تھا۔ عبد اللہ بن ابی بکر بن کلابہ کے سرزمین بھی نوید کہا جاتا تھی کہ نوید سرزمین چٹانوں پر مشتمل سرزمین تھی۔ (معجم البلدان: 308/5)





ٹراپانی (مسطب) کا ساحل

ٹراپانی (مسطب) کے ساحل پر آٹھ-28 درجہ کو چار سو میں داخل ہوا۔ جن لوگوں سے ظالمانہ طور پر مال و غیرہ چھین لیا گیا تھا، اس نے وہ لوٹا۔ نئے کا حکم دیا، پھر 9 شہاں 19/289 ع 1902ء کو اس نے طرین یا طرین (Taormina) پر پٹار کی۔ اس جگہ خنزیر جنگ ہوئی۔ ان گت یسائی قتل اور بہت سے قید ہوئے۔ ابراہیم نے اپنے چچے لیاؤۃ اللہ بن ابراہیم اس کے قلعہ میکیش (Mikasc-Miques) کی طرف اور اپنے بیٹے ابراہیم غلب کو دشمن (Demona) کی طرف پٹار کا حکم دیا۔ اہل و عش قرار ہو گئے اور مسلمان شہر پر قابض ہو گئے۔ دوسری آٹھ ابراہیم کے حکم پر اس کے بیٹے ابراہیم نے رمطہ (Rametta) پر دھاوا کیا تو اہل رمطہ نے جزیہ دینا قبول کر لیا۔ سعدون بنی فحل کر لیا۔ سعدون نے قلعہ کو غالی کرنا قبول کر لیا۔ سعدون نے قلعہ ڈ کر اس کے طرف پٹا کو امت ایٹا کے قریب چلن قلعہ کی تو وہاں کے باشندوں نے جزیہ دینا اور قلعہ کو غالی کرنا قبول کر لیا۔ سعدون نے قلعہ ڈ کر اس کے چھر سعدون میں ڈال دیے۔

سعدون پٹار قلعہ ریحہ پر پٹار

اب ابراہیم اپنے لشکر کے ساتھ مسینا (Messina) پہنچا اور 2 دن وہاں مقیم رہا، پھر اس نے آٹھائے پانچ کے اہل کے شہر قلعہ ریحہ (Calabria) پر لشکر کشی کی (26 رمضان 289ھ / 3 ستمبر 902ء)۔ وہاں سے کستہ (Cosenza) کی طرف قیڑ قلعہ کی جو خلیج تازو کے قریب واقع تھا۔ 25 شوال 289ھ کو اس نے کستہ پر چڑھ کر اسے اپنے چچوں اور قوی اشراف کو خیر کے دورہ لوں پر انگ انگ تعینات کیا اور وہاں متحین بنیں کراہیں۔ اس دوران میں 18 ذی قعدہ کو ابراہیم نے چار سو کرنا 5 سال کی عمر میں وفات پائی۔ اہل شہر کو اس کے فوت ہونے



قلعہ ریحہ (رقی)



وہاں اہل قلعہ میں سے ہاتھ ایٹا کا شکر

۶ عربی نے میں "لایاؤۃ اللہ" کا نام کی وجہ سے "لایاؤۃ اللہ" کہہ رہا ہے، جو درست نہیں۔



ٹارنٹو (تصویر: ویکی)

ی خبر جنگی اور انہوں نے مسلحی ہتھیار کی جو قبضہ کر لی تھی۔ لشکر اسلام وہاں نیمہ زن رہا حتیٰ کہ وہ بہت جو کھارہا (ظہور یہ) سمجھا گیا تھا، لوٹ آیا، پھر اسلامی فوج ابراہیم کی اولاد کے ساتھ واپس بلرمونچلی۔ وہاں ابراہیم کی تدفین ہوئی اور ساری فوج افریقہ لوٹ آئی۔

اس کے بعد مقلوبہ پر کئی مسلم حکمران مقرر ہوئے۔ ان میں سے بعض مقامی باشندوں کے ہاتھوں قتل ہوئے اور بعض معزول کر دیے گئے۔ 318ھ / 928ء میں سابر مقلوبہ افریقہ سے 30 ہجیروں کے ہمراہ وارد ہوا۔ والی مقلوبہ سالم بن ابی راشد کانائی کو ساتھ لیا اور آٹھ سو سببا پار کر کے قہور پہنچ گیا۔ راستے میں انہوں نے شہر تارنٹو (Taranto) پر قبضہ کر لیا، پھر شہر اور منت کا چار عاصروں کا اور اس کے برج گردا دیے۔ لشکر اسلام قہور پہنچا تو اہل شہر نے ادا علی بزیہ پر صلح کر لی۔ وہ اس ہفت تک جڑ پھانسیا کرتے رہے جب تک مہدی (فاطمی خلافت کا بانی) افریقہ میں مقیم رہا۔

تجزیہ (طبرستان) پر دوسرا حملہ

343ھ / 954ء میں فاطمی خلیفہ المعز علی بن اللہ ابن المعز نے ابو سعید بن افسس بھی کو مقلوبہ کی حکومت پر فائز کیا۔ اس کے زمانے میں مسلمانوں نے 325 فی قعدہ 351ھ / 261 دسمبر 962ء کو طبرستان (طبرستان یا طبرستان) Tabrimina فتح کر لیا۔ یہ دیہاتوں کا سب سے شاندار قلعہ تھا جو سلاطین سات ماہ کے عاصروں کے بعد فتح ہوا اور اس کا نام المعز پر رکھا گیا۔ یہاں سے 4570 قیدی خلیفہ المعز کی خدمت میں بھیجے گئے۔ مسلمانوں نے طبرستان شہر اور اس کے قلعوں میں سکونت اختیار کی۔

رومیوں کا جوابی حملہ

رومیں ان کا وفادار مددگار ملے سرنگی کی اور قیصر مستقل سے مدد طلب کی۔ اس پر حسن بن عمار نے وجہ 352ھ / اگست 963ء میں شہر کا محاصرہ کر لیا اور اس کے گرد مسجدیں نصب کر دیں۔ دستگیر نے میٹیک کی قیادت میں ایک بڑا لشکر روانہ کیا جو شوال 353ھ / اکتوبر 964ء میں سینا پہنچ گیا۔ رومی فوج کی یہ بہت بڑی تعداد تھی جو نو دن تک کچھ آدمیوں کے مقلوبہ پہنچ گئی۔

رومیوں نے سینا میں قلعہ بند ہو کر اس کی فضاں مضبوط کر لی اور رومگرد حندق کھودی، پھر یہ عظیم مسیحی لشکر مدینہ کی طرف بڑھا۔ اس میں کھنڈی، اڑتی اور رومی شامل تھے جو کھنڈی پر رومی بڑی تعداد میں جڑے میں داخل ہوئے تھے جس میں عمار نے ایک فوج "مسیحی مشفق" متفقہ "مسیحی مشفق" (مسیحی) میں تھکات کی اور دوسری "مسیحی مشفق" متفقہ "مسیحی مشفق" دی۔ وہ جرمینوں نے اپنی دو فوجیں مشفق اور مشفق کی طرف روانہ کیں اور تیسری فوج شہر اور مدینہ کی طرف نکلی۔ اس شکست فاشی کا مقصد یہ تھا کہ مدینہ کا محاصرہ کر کے والی اسلامی فوج کو تکمیل نہ مل سکے۔ خود میٹیک نے چھ دستوں کے ساتھ مسلمانوں کو تھکات کی کوشش کی تو مدینہ کی طرف سے مسلمان ان پر لوٹ پڑے۔ جرمینوں میں کھسان کا ران پڑا حتیٰ کہ مسلمان اپنے بیٹوں میں لوٹ آئے۔

میٹیک کو اپنی کامیابی کا یقین تھا۔ اصرار سے بلند آواز سے اللہ کا پکارا: اے اللہ! آدم زادوں نے مجھے دشمن کے دم دکریم پر چھڑ دیا ہے مگر تو میرا

ساتھ نہ چھوڑنا۔ ”غرض جنگ کا بازار گرم ہوا اور ایک بجائے نے رومی سپہ سالار میتھنل اُتلی کر ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی میتھنل ٹکستے کھا کر بھاگ نکلے۔ اس دوران میں سپاہ کٹنا چھاگئی، ہاڈل گرہنے لگا اور بجلی کڑکی۔ مسلمان سپہ سالاروں نے دہیوں کا حقہ کیا۔ ابھر رہیوں نے جیسے جہاں میدان خیل کیا تھا وہ ڈھاڑا گڑا ثابت ہوا اور اس کے آگے گہری شہنشاہی۔ رومی اس شہنشاہی میں گرتے رہے اور مسلمانوں کے سپہ سالاروں نے انہیں پھیلنے چلے گئے۔ مسلمان قیام رات چار طرف جہانگیر کو محسوس کئے گھاٹ اچار سے رہے۔ انہوں نے دہیوں کے سرکردہ لوگ گرفتار کر لیے اور انہیں مال پھینستے میں دشمن کا ساز و سامان، گھوڑے اور ہتھیار لے۔ اس جنگ میں اس چڑا سے فریاد نہ کی گئی ہوئے۔ بہت کم رومی گھوڑوں پر فرار ہو سکے۔

المعز لدین اللہ کی صلح

ان دنوں غازی غازی طغیاں لغز افریہ کی جنگوں میں مصروف تھا اور مصر فتح کر سکی کی تک دو کر رہا تھا، لہذا اس نے 356ھ/966ء میں اس شرط پر قبضہ روم دستقل سے صلح کر لی کہ مسلمان طبرمین اور روم غازی کر دیں گے۔ یوں مسلمانوں کو طبرمین اور روم سے اٹھنا پڑا اور وہ اس صورتحال سے طرٹ غرزد ہوئے۔ اٹھا کے وقت انھوں نے ان دڈوں شہنشاہ کو ہمار کر دیا اور آگ لگا دی۔ پھر صلیب کی حکومت شہان 359ھ/970ء میں ابوالغلام کو سونپی گئی۔ ابوالغلام نے 368ھ/975ء میں حلقہ کے پانچوں کے خلاف جنگ کی اور قاعدہ روم کی تعمیر کا حکم دیا۔ اس نے جہاں جاری رکھا حتیٰ کہ 372ھ/982ء کی جنگ میں شہادت سے سرگرد ہو گیا۔



عقوبہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا

مسلمان عقوبہ پر از صحتی سو سال سے نگران تھے مگر اس دوران میں وہ باہمی اختلافات اور کشمکشوں میں الجھ گئے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر فرنگی بادشاہ، رابرٹ¹ نے 982ھ/ 372ء میں ملطیہ پر قبضہ کر لیا (عائلاً و جنوداً و شہر Mlazo کو عرب ملطیہ کہتے تھے) پھر سز سال بعد جب 444ھ/ 1 اکتوبر 1062ء میں فرنگیوں نے جوش قدی کی اور پے بہ پے شہروں کو فتح کرتے ہوئے قسریانہ پہنچ گئے جہاں ابن الجوش نے شکست کھا کر قلعے میں پناہ لی۔ تاہم کار وسالمت کی بنا پر عقوبہ سے کثیر تعداد میں علماء اور صلحین افریقیہ ہجرت کر گئے اور ان میں سے کچھ لوگوں نے امیر افریقیہ سے عقوبہ پر سستی کی شکایت کی۔ اس پر امیر افریقیہ نے ایک بحری بیڑا بھیجا اور اس پر ایک فوج توہمہ کی طرف روانہ کی۔ یہ موسم سرما تھا۔ اچانک سمندر میں طوفان اٹھا۔ بیڑہ جزائری ہو گئے اور ان پر سوار غازیوں میں سے بہت کم زندہ رہے۔

اب یہا نیوں کے لیے راستہ ہموار تھا۔ وہ بڑے اہمیتان سے جزیرے کے ارد گرد کے شہروں اور قصبوں کو فتح کرتے گئے اور انھیں کہیں مزاحمت پیش نہ آئی حتیٰ کہ مسلمانوں کے پاس صرف قسریانہ اور جزیرت و شہر رہ گئے۔ یہا نیوں نے ان دونوں کا محاصرہ کر لیا۔ 1088ھ/ 484ء میں جزیرت نے اور 484ھ/ 1091ء میں قسریانہ نے ہتھیار ڈال دیے۔ اس طرح اٹلی کے شاہ رابرٹ نے چارے عقوبہ پر قبضہ کر لیا۔ مسلمان تقریباً 272 سال یہاں باہر اٹھارہ سو اور اس کے بعد روکی اور فرنگی (فارسی) اور مسلمان یہاں (تقریباً ۱۷۰۰ سو برس) اٹھتے بٹھتے رہے۔

اور کائنات جہاد میں جہاد

اٹلی کے اندر ایک مسلم ریاست "لوبرا"



سسی (عقوبہ) یہا نیوں کے قبضے کے بعد پہلی دہائی کے اوائل کے نزدیک دوم کے خلاف بغاوت ہوئی۔ اس نے 1224ء میں سسی کے تمام مسلمانوں کو جزیرے سے ہٹا دیا اور اٹلی اور با نیوں میں بہت سے مسلمان قتل کر دیے۔ صوبہ لوبرا (Lucera) منتقل کر دیے گئے جسے مشرقی رومی نگران ٹولوس دوم نے 683ء میں فتح کر کے جہاد پر پار کر دیا تھا اور گرد کے کچھ علاقوں میں گھسے یہ مسلمان سسی شاہی اٹھارہ سو کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ وہاں وہ کچھ بادشاہوں کو گھس دیتے اور فوجی خدمات انجام دیتے رہے۔ آخر کار ان کی تعداد پندرہ سو ہزار ہو گئی اور لوبرا کو (Lucera Saracenorum) (شاہی میل) یعنی مسلمانوں کا لوبرا) کہا جانے لگا کیونکہ شاہی میں مسلمانوں کی آخری ستیود آبادی تھی۔ 75- سال تک یہ مسلمان "کراستہ" پر وہاں پر شہمی تھی کہ آخر (فرانس) کے بادشاہ چارلس دوم نے 1300ء میں ملطہ کے انھیں جہاد کی گدی پر تمام جہاد کی جہاد بہت سوں نے افریقہ میں جہاد کی۔ ان کی کچھ جہاد گدی تھیں ان کو گھسے پالا گیا جن میں مائت مارڈینا و رمانی گرجا بھی شامل ہے۔ (دیکھیں)

1 رابرٹ، اٹلی کی تاریخی نگران قند فرنگیوں (فرانسیسی) اور کینٹر نے نیون (تاریخ) ملطہ فرانس کے علاقے ہارمطی میں 912ء میں آباد ہونے سے پہلے وہاں کیلا تے ہیں۔ وہ کیا وہاں یہی صدی صوبی میں فرنگی نے سب کے نگران ہی گئے تھے۔ ہارمطی کے ولیم نے 1066ء میں وینڈیٹن فتح کر دیا اور ولیم فاتح کہا گیا (دیکھو وینڈیٹن رافلز ڈنٹری میں 990ء فرنگ (Frank) کی سز یہی ملطہ فرنگی یا افریقہ ہے جن سے قاسم القاد "فرنگ" یا "ارنگ" اور "فرنگی" وجہ میں آئے۔

مالٹا، جزائر بلیارک اور سارڈینیا کی مہمات

مسلمانوں نے مالٹا¹ 256ھ/70-869ء میں ابو الغریبن محمد بن احمد بن اغلب کی قیادت میں فتح کیا۔ انہوں نے یہاں صوبہ کی کھڑی سے جہاز سازی کا کارخانہ (دور الصناعة للسفن) قائم کیا۔ 440ھ/1048ء کے بعد وہاں نے اس جزیرے کو واپس لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ 483ھ/1090ء میں تارنٹوں نے مالٹا پر حملہ کیا اور فتح علاقہ کے بعد وہ اس پر بھی قابض ہو گئے، تاہم مسلمانوں کو 647ھ/1249ء تک یہاں رہنے کی اجازت حاصل رہی۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان اس وقت تک مالٹا میں تنگ تھے جب مولویں صدی عیسوی میں امیر انکولا کا لیت نے اس پر قبضہ کیا۔ اس دوران میں عربی بل مالٹا کی زبان ہو گئی تھی، حالانکہ علاقہ اور سارڈینیا میں اس کو زوال آ چکا تھا۔



مالٹا کی جہاز سازی کا کارخانہ کا پانہ اور حکومت کا پانہ



جزائر بلیارک (میں سے)

یہ علاقہ (انڈس) کے مشرق میں سمیرا درم میں واقع تین جزیرے ہیں۔² سب سے بڑا جزیرہ میجورکا (میدوق) ہے، پھر مینورکا (منورق) ہے اور تیسرا چھوٹا جزیرہ ایب۔ جزائر بلیارک پر پہلا حملہ وہی بن نصیر نے 89ھ/707ء میں کیا تھا، پھر امیر عبدالرحمن اوسط نے 300 ہجری جہازوں میں ان پر یافار کی (234ھ/848ء) کیلئے ہل بلیارک کے حملہ شکنی کی تھی اور وہاں آنے جانے والے مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتے تھے۔ انہوں نے امیر سے ہم کی درخواست کی اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا، چنانچہ 235ھ/849ء میں امیر نے انہیں معاف کر دیا۔ پھر 290ھ/902ء میں عصام خولانی انڈس سے ہجرتی جہاز میں حج کو روانہ ہوا لیکن سمندری طوفان کے باعث اسے طویل

۱ مالٹا: وسطی سمیرا درم کا یہ جزیرہ مسیحی سے ۱۵۰ کلومیٹر جنوب میں ہے۔ ۱۹۹۱ء میں اس کی آبادی 3۰۰ کا کہ 66 جزائر تھی۔ دارالحکومت ولینا ہے۔ اس پر شفا، پہاڑی فرطانی اور عرب قابض رہے۔ ۱۵۹۰ء میں ڈائن شاہ رابر نے مالٹا پر قبضہ کر لیا۔ ۱۵۳۰ء میں چارلس پنجم (شاہ کین و ولینڈ) نے یہ جزیرہ صلیبی بادشاہی ہسپانویزوں سے ۱۵۶۵ء میں 3۰ جزائر ملٹی سپاء اور ۱8۱ ہجرتی جہازوں نے تین ماہ یہاں مختلف قلعوں کا محاصرہ کیے رکھا مگر شہر بے نقصان اٹھا کر واپس ہوا جزائر ۱7۹8ء میں اس پر فرانسیسی اور 18۱۸ء میں برطانوی قابض ہوئے۔ 1964ء میں مالٹا آزاد ہو گیا۔ (اکسپوزیٹو انٹرنیشنل ڈی شری، تاریخ جزائر، ص 1۱۱)

۲ جزائر بلیارک: وراسل ان میں تین جزیرے میجورکا (Majorca)، مینورکا (Minorca) اور ایب (Ibiza) ہیں۔ وہ چھوٹے جزیرے فورمنٹرا (Formentra) اور کابریا (Cabrera) شامل ہیں۔ عربی میں انہیں جزائر البلیار کہا جاتا ہے۔

عصرِ جزیرہ سمجھو کہ میں تنگرا غار ہونا پڑا۔ وہاں اسے اُن جزائر کے حالات جاننے کا موقع ملا اور اُس کے دل میں انہیں فتح کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ جی سے وہ کسی پر اُس نے امیر عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن¹ کو جزائر بلبارک کے چشم دید حالات سے آگاہ کیا، چنانچہ اُس نے عصام خولانی کے ہمراہ فتح روانہ کی جس نے جزائر بلبارک کے قلعے کیلئے بعد دگر سے فتح کیے۔ امیر عبداللہ نے عصام بنی کو جزائر بلبارک کا حاکم مقرر کیا۔ عصام دس دس تھکران رہا اور اُس کے بعد اُس کے بیٹے عبداللہ کو دہاں کی حکومت ملی۔ جزائر بلبارک مسلمانوں کے تسلط میں رہے حتی کہ فرنگیوں نے سلطنتِ موحدہ بن² کے آخری زمانے میں یہ جزیرے مسلمانوں سے بھیج دیے۔

جزیرہ سارڈینیا

اس کو پہنائی جزیرے³ میں پائی کی کھت ہے۔ اس میں تین آبادیاں تھیں: فیٹہ (جنوب میں)، قالہ اور کھسار۔ مینی بن ٹھیر نے 707ھ/89ء میں عبداللہ بن مرہ کو کھڑکافریا⁴ کی ہم پر مامور کیا تھا۔ عبداللہ نے سارڈینیا کے ساحل پر انزکراس کے کئی شہر فتح کر لیے اور



والاسارڈ (سارڈینیا) کا ایک شہر

بارہائی مالِ ثیمت حاصل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ 92ھ/711ء میں فتح اٹلس کے بعد چلی آیا۔ بائیس پران کے جہاز افراد اور مالِ ثیمت کی کثرت کے باعث سمندر میں غرق ہو گئے۔ 103ھ/721ء اور 106ھ/724ء میں سارڈینیا کی دو جنگیں ہوئیں اور 117ھ/735ء میں عقبہ بن نافع بن مالک کے پوتے حبیب بن ابی حمید نے سارڈینیا پر چڑھائی کی اور کثیر مالِ ثیمت حاصل کیا۔ پھر 135ھ/752ء میں عبدالرحمن بن حبیب الغری نے صقلیہ اور سارڈینیا پر یٹاری کی اور وہاں سے قیدی اور مالِ ثیمت چاھ آئے۔ سارڈینیا دانوں کے جزیرہ ادا کرنے کی شرط پر مسلح کر لی۔

1 اٹلس کے حاکم اموی تھکران عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن (الواسارڈ) نے 278ھ سے 300ھ تک حکومت کی۔ اس کا نام اٹلس الفوجات (الواسارڈ) (عربی) میں لٹلی سے "عبداللہ بن مینی بن ٹھیر" لکھا گیا ہے۔ امیر عبداللہ کا چاہن اُس کا پوتا عبدالرحمن ثالث الناصر بن محمد بن عبداللہ بن جس نے "ملطہ" کا لقب اختیار کر کے اٹلس میں اموی خلافت کا آغاز کیا۔

2 موحدہ بن نے مرہٹین کے بعد مغرب اور اٹلس پر 515ھ/667، 1121ھ/1269ء کے دوران میں حکومت کی۔ جنگ عقب (809ھ/1212ء) میں جہانپاں کے ہاتھوں موحدہ بن کی شکست سے اٹلس میں کان کی حکومت ختم ہو گئی (المسجد فی الاعاد: 553)۔ جنگ عقب جس مقام پر لڑی گئی اس کا ہسپانی نام (Los Navas de Tolosa) ہے۔ مغربی نگاروں نے اسے تلہ (طلونہ) لکھا ہے۔ تلہ قرطاب کے شمال میں صوبہ جیان (Jaen) میں واقع ہے۔ عرب نگاروں نے اسے جنگ عقب لکھا ہے کیونکہ اس میں سلطانوں کا صفائی نام پہن گیا تھا۔

3 جزیرہ سارڈینیا: یہ جزیرہ مغربی بحیرہ روم میں جزیرہ سلی کے شمال مغرب میں واقع ہے اور ان دونوں آبی میں شامل ہے۔ سارڈینیا کے شمال میں قرطبی جزیرہ کارینیا ہے، جہاں پچیسین جہاز ادا تھا۔ سلی کے بعد سارڈینیا بحیرہ روم کا دور دراز جزیرہ ہے۔ ان کا رقبہ 24 ہزار مربع کلومیٹر سے زیادہ ہے۔

4 کھڑکافریا: مغربی بحیرہ روم کے اسی حصے کو عرب بحیرہ قرطبہ کا نام دیتے تھے جس کے شمال میں سلی سارڈینیا اور بلبارک کے جزائر ہیں اور جنوب میں آفریقہ (جزیرہ البر الجزائر) واقع ہے۔



نقشہ 124

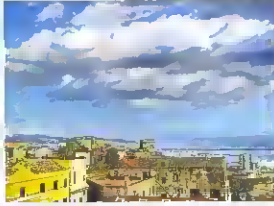
سارڈینیا اور جزائر کی ہم

ہوئی انٹارڈیسوں سے یہاں مشہور تھے۔ بنائے تو رفلینوں نے 201ھ/816ء میں ساراڈینا پر بٹا دی اور مال شہریت کے ساتھ لوہٹے۔ اس کے بعد محمد بن معاویہ بھی نے 206ھ/821ء میں ساراڈینا پر حملہ کیا مگر وہ اسے فتح نہ کر سکا۔

937ھ/323ء میں قاضی طیفیہ النعم بن المہدی نے یعقوب بن اسحاق کی مرکزہ کی میں ایک بڑی ساراڈینا بنایا۔ یعقوب بن اسحاق نے اس بڑے سے کچھ کر کے وہاں قدم جمائے، کچھ باشندے قیدی بنا لیے اور ان کے چھڑا دیے۔ پھر ابو اسحق اسحاق بن اسحاق نے 406ھ/1015ء میں 120 بڑی جہازوں اور 8 ہزار گھوڑوں کے ساتھ ساراڈینا کے شہر کا لہاری (Cagliari) کے پاس انٹارڈیسوں نے بڑے سے کے پہاڑی گھاٹیوں پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اس نے مغربی اٹلی کے ساحلوں پر دھوا مارا اور سچھ سچھ (Spezia) پر اور دیاسے ماجرا کے قتل میں واقع شہروں پر قبضہ کر لیا، پھر اسے مرکزہ بنا کر چاہا۔ اٹلی نے چیسا (Pisa) اور دیگر شہروں پر غلط کر لی۔ اس دوران میں چیسا، جنوا اور فرگھتائن (فرانس) کے بڑی جہازوں نے اس کے خلاف اتحاد قائم کر کے اس کی ساراڈینا کو اپنی کاراستہ رکھ لیا۔ یوں سچھ چاہا اٹلی سے پہلے ساراڈینا چھٹے گئے اور انھوں نے دوبارہ اس پر قبضہ کر لیا۔



جنوا (اٹلی) کی راستہ ساراڈینا



کلاہری (ساراڈینا) چیسا اسحاق بن اسحاق

- 1۔ وائے پیہلیس (Valencia) کے جنوب میں آج کی ایک بندرگاہ ہے۔ برائیس کے خاکہ اطراف کے محمد بن اسحاق اٹلی کا دارالحکومت تھا۔ اس کی ریاست میں وائے پیہلیس (جنوب مشرق) شامل تھے۔ (المعجم ص: 240)
- 2۔ چیسا (Pisa) اٹلی کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔ قرون وسطیٰ میں ایک بڑی شہر، راستہ بند پہلے یہ پھر روم کے تین ساحل پر واقع تھے۔ روم کے آؤ کی کا، پہلے سے اب سمندر سے تقریباً 10 میلے دور چلا گیا ہے۔ چیسا کا زمین چھوڑ کر 55 میلے بند ہے۔ یہ چارہ پانچویں صدی عیسوی کے آخر میں تعمیر کیا گیا تھا۔ (آکسفورڈ انکلیش ڈکشنری ص: 1104)
- 3۔ اٹلی پر مسلمانوں کے حملوں کا آغاز 688ء کے آس پاس ہوا۔ جنوی اٹلی میں انھوں نے نوآبادیوں قائم کر لی ہیں اور ایک مرکزہ بنایا تھا۔ چیسا سے کربستان انھیں کے قائم روڈوں پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ وائے پیہلیس میں اس مرکزہ کا نام فرانکی (Franks) تھا گیا ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ص: 189/2)
- 4۔ فرانکی (فرگھتائن) مغربی یورپ کے اس ملک کو پہلی صدی ق م میں جلیکس بیز نے فتح کر کے دی سوبہ "کال" بنایا تھا۔ پہلی صدی عیسوی میں جے راکھ نسل کے فرانکیس (Franks) نے کال فتح کر لیا۔ قرون وسطیٰ میں اس پر کھرجا تھا جس سے کئی کوسوں 15ء قادیان کی صدی کے دوران میں فرانکیس ایک بڑی طاقت بن گیا۔ پنڈتوں کے محمد بن فراتسی حشر یورپ پر قابض رہے۔ (آکسفورڈ انکلیش ڈکشنری ص: 649)۔ فرانکیوں کی نسبت ہی سے "فرانکی" یا "فرنگی"، "فرنگ" اور "فرگھتائن" کی اصطلاحات وجود میں آئیں۔